https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، جدہ کے مقاماتِ مقدسہ کی اہم معلومات پر مبنی سفرنامہ

دیارِ پاک کا ہر منظر حسین ہے

فیضان

حضرت علامہ الحاج المفتی

فیض ملت محمد فیض احمد اویسی رضوی

مرتب

الحاج مفتی صاحبزادہ

محمد فیاض احمد اویسی

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور
0313-8222336
0321-4716086

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ..... دیارِ پاک کا ہر منظر حسین ہے

فیضان ..... حضرت علامہ الحاج مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

مرتب ..... الحاج مفتی صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی

نظر ثانی ..... ریاست علی مجددی

قیمت 140

ملنے کے پتے

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ قادریہ، مسلم کتابوی
والضحیٰ پبلیکیشنز، کرمانوالہ بک شاپ، چشتی کتب خانہ، دارالعلم پبلیکیشنز
ہجویری بک شاپ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، نشان منزل دارلنور
صراط مستقیم پبلی کیشنز (دربار مارکیٹ لاہور)، مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر لاہور
نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور، مکتبہ قادریہ، مکتبہ الفرقان
مکتبہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ، مکتبہ نظامیہ، جامعہ نظامیہ نبی پورہ شیخوپورہ،
مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم، رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ رضائے مصطفےٰ
فیضان مدینہ کھاریاں، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر، اہلسنہ پبلی کیشنز دینہ
مکتبہ ضیاء السنہ، فیضان سنت، مہریہ کاظمیہ ملتان، احمد بک کارپوریشن
اسلامک بک کارپوریشن، مکتبہ غوثیہ عطاریہ، مکتبہ امام احمد رضا راولپنڈی
مکتبہ اویسیہ رضویہ، مکتبہ حنفیہ بہاولپور

﴿حُسنِ ترتیب﴾

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
01	﴿حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو﴾	07
02	نعت شریف کی شرح	09
03	﴿مدینے کا سفر ہے.....اور میں﴾	27
04	حاضری مدینے کی	28
05	مطار (ائیر پورٹ) مدینہ منورہ	29
06	گذشتہ ماہ کا سفرنامہ شائع ہوگیا	30
07	مدینہ منورہ میں رمضان المبارک کی آمد	30
08	رمضانُ المبارک میں اہل مدینہ کی شانِ ضیافت	31
09	مدینہ منورہ سچ مچ محبت اور ضیافت کا شہر ہے	32
10	مدینہ منورہ میں افطاری کا منظر	34
11	آج بھی مدینہ کے شہری کسی اجنبی کو دیکھتے ہیں تو؟	40
12	﴿رمضان المبارک میں عمرہ﴾	42
13	شارع ہجرہ	46
14	طواف کرتے وقت میزاب رحمت کی زیارت کی	45
15	مکہ مکرمہ سے جدہ روانگی	46

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

16	میدانِ حدیبیہ		46
17	صحابہ کرام اور ادبِ نبی کریم ﷺ		49
18	جدہ کا نام اور تعارف		54
19	سیدہ بی بی حوا علیہا السلام کی قبر مبارک کا محل وقوع اور مزید تحقیق		55
20	جدہ کی جغرافی اور تجارتی حیثیت		59
21	یوم سیدہ الزہراء علیہا السلام		61
22	واپس مدینہ منورہ		61
23	﴿حاضری کے آداب﴾		63
24	بابِ جبریل علیہ السلام		65
25	فوٹو بازی کی وباء		66
26	زیاراتِ مدینہ		67
27	ہر نماز کے بعد جنازے		68
28	بڑا لطف آیا سویرے سویرے		68
29	بڑا لطف آیا سویرے سویرے		68
30	کام کی باتیں		69
31	سونا		69
32	مسجد قباء کے سامنے دو قبرستان کو بلڈوز کر دیا گیا		70
33	آہ صد آہ نجدیوں نے ان قبرستانوں کو ملیا میٹ کر دیا		71
34	بیئر غرس کی زیارت		71

35	مسجد ابی ذر کی تاریخی حیثیت		72
36	مدینہ منورہ میں دجال کے اُترنے کا مقام		74
37	مدینہ منورہ کی کھجوریں		75
38	عجوہ شریف		77
39	سات کے عدد میں حکمت؟		79
40	مسجد نبوی شریف.....ایک نظر میں		80
41	سعودی تعمیر کی تفصیلات		82
42	مسجد نبوی ﷺ شریف کی تاریخ میں سب سے بڑی توسیع		83
43	اسطوانات رحمت		85
44	منبر نبوی شریف		86
45	گنبد خضراء شریف		86
46	محراب نبوی شریف		87
47	اسطوانہ ابولبابہ رتوبہ		87
48	حجرہ نبوی شریف		91
49	مزارات مبارکہ کا محل وقوع		93
50	مقام تہجد		99
51	مدینہ منورہ میں یوم حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ منایا گیا		103
52	آہ محترم امجد فرید صابری قوال		109
53	یہ ہیں خادم الحرمین؟		111

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

54	بچے عالم باعمل بنیں		112
55	مفتی محمد صالح اویسی رحمۃ اللہ علیہ		113
56	ہوا ایسا کہ		113
57	سانس کی بیماری اور اس کی علامات		114
58	بچاؤ کے طریقے		115
59	۲۷ ویں شب رمضان المبارک مدینہ منورہ میں		119
60	آہ صد آہ		120
61	﴿عمرہ قدم بہ قدم فوٹو بازی کے ساتھ﴾		124
62	﴿خودکش دھماکے ایک نظریاتی جنگ﴾		127
63	اختتام		128

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

(کلام)

امام اہلسنت، امام عشق ومحبت

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دلآرا دیکھو

آبِ زم زم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جوئے شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابر رحمت کا یہاں روز برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مثل پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خوب آنکھو سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

اولیں خانۂ حق کی ضیائیں دیکھیں
آخریں بیت نبی کا بھی تجلا دیکھو

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولھا دیکھو

ایمن طور کا تھا رکن یمانی میں فروغ
شعلۂ طور یہاں انجمن آرا دیکھو

مہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم ان کا دیکھو

عرضِ حاجت میں رہا کعبہ کفیل الحجاج
آؤ اب داد رسیء شہ طیبہ دیکھو

دھو چکا ظلمت دل بوسہء سنگ اسود
خاک بوسیء مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

کر چکی رفعت کعبہ پر نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاک درِ والا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں نازِ گنہ کا دیکھو

جمعہ مکہ تھا عید اہل عبادت کے لیے
مجرمو آؤ یہاں عید دو شنبہ دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم اُلجھنا دیکھو

خوب مسعیٰ میں باُمید صفا دوڑ لیے
رہ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دل خوں نابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

اس نعت شریف کی شرح

(شارح)

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان

علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ

•••••

اِس نعت شریف میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے بہت خوب صورت اور دلنشین انداز میں اُن لوگوں کے اِس باطل نظریے کا رد کیا ہے جو کہتے ہیں کہ حج کر آؤ' مدینے شریف جانے کی ضرورت نہیں یا پھر روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جانے کی نیت نہ کرو' فقط مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کی نیت کرو۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ ایک طرف خانہ کعبہ سے برکتیں ملنے کی سعادت کا ذکر کر رہے ہیں تو دوسری طرف روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور شہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے والی نعمتوں اور رحمتوں کا تذکرہ فرما رہے ہیں کہ اہمیت دونوں جگہ کی ہے' نعمتیں دونوں جگہ سے مل رہی ہیں' اللہ کی رحمتیں دونوں جگہ بارش کی طرح برس رہی

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں بلکہ مکہ مکرمہ اور خانہ کعبہ کی برکتیں اور وہاں کی تمام نعمتیں اور رب کی وہاں تمام رحمتیں اس مدینے والے آقا ﷺ کا صدقہ ہیں تو حاجی ان کو کیسے بھول جائے؟ جن کے صدقہ وہ حاجی بنا۔ حاجی روضۂ رسول ﷺ پر کیوں نہ جائے' جن کے صدقہ وہ مومن بنا۔ غرضیکہ کائنات کی ہر نعمت خواہ کہیں سے بھی مل رہی ہو وہ اس مدینے والے محبوب ﷺ کی عطا اور بخشش ہے۔

میرا اس نعت شریف کی شرح لکھنے کا مقصد ایک تو یہ ہے کہ میرے وہ بھائی جو آپ (اعلیٰ حضرت) کی نعت شریف اردو کے مشکل ہونے کی بنا پر سمجھ نہیں پاتے وہ سمجھ لیں اور دوسرا آپ (اعلیٰحضرت) کے عشق رسول ﷺ کی اک چھوٹی سی جھلک دکھلاسکوں کہ آپ کتنے بڑے عاشق رسول تھے' بلکہ امام عشق ومحبت تھے۔

قارئین کرام! آپ کو جو لطف اعلیٰ حضرت کی نعت کے اشعار پڑھ کر آئے گا ان اشعار کی شرح سے لطف دوبالا ہو جائے۔

یقیناً وہ میری تشریح کرنے میں نہ آئے کیونکہ کلام الامام امام الکلام ہوتا ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....شہنشاہ (بادشاہوں کا بادشاہ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ)

شرح

اے حجاج کرام! خوش نصیب ہو کہ تمہیں حج کی سعادت نصیب ہوئی تم نے بیت اللہ شریف کے انوار وتجلیات کو اپنے دامن میں سمیٹا' اب میری بات سنو! چلو چلو مدینہ شریف کی جانب چلو! اس شہنشاہِ ہر دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں جس نے کعبہ معظمہ

کو بت خانہ سے بیت اللہ شریف وقبلہ بنایا' اگر یہ کعبہ ہے اور یقیناً کعبہ ہے تو مدینے کا تاجدار تو کعبہ کا بھی کعبہ (قبلہ) ہے۔

کعبے کا کعبہ؟

یہاں کعبے کا کعبہ کہہ کر حضور ﷺ کی شان وعظمت کا اظہار کیا جارہا ہے۔

ہمارے جسم کا قبلہ خانہ کعبہ ہے اور روح کا قبلہ حضور ﷺ کی ذات پاک۔

مطلب کیا ہوا کہ اگر دل عشق مصطفیٰ ﷺ سے خالی ہو تو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا فائدہ نہ دے گا' کوئی عبادت قبول نہیں' بلکہ ایمان کی دولت سے ہی محروم کہلائے گا

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے طواف کعبہ کرتے ہوئے کعبہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

اے کعبہ! تو بھی پاکیزہ' تیری ہوا بھی پاکیزہ' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کی عزت تجھ سے کہیں زیادہ ہے۔

جب مومن کی عزت کعبہ شریف سے زیادہ ہے تو جن کے صدقے مومن کو عزت ملی' جن کے صدقے اور رضا سے کعبہ قبلہ بنا ان نبی کریم ﷺ کی شان وعظمت اور شان وعزت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

حضرت علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ کتاب "شرف المصطفیٰ" سے نقل فرماتے ہیں:

قیامت کے روز کعبہ شریف اپنے رب سے عرض کرے گا: الٰہی مجھے محمد مصطفیٰ ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کی اجازت دے تو اللہ عزوجل اسے اجازت دے گا اور وہ حضور ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوگا۔

کعبہ کا قبلہ بننے حضور ﷺ کی رضا تھی جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نظر کعبہ پر نہ پڑتی تو کوئی نظر بھی ادھر نہ اٹھتی۔

حضور ﷺ تمام مخلوق الٰہی میں افضل واعلیٰ ہیں' کعبہ بھی مخلوق ہے' عرش وکرسی بھی مخلوق ہے۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دلآرا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....رکن شامی (خانہ کعبہ کا شمالی کونہ)

☆.....وحشت (ڈر، ہیبت)

☆.....شامِ غربت (سفر کی رات)

☆.....صبح دلآرا (ایسی صبح جو دل کو زینت و آرام دینے والی ہے)

شرح

اے خوش قسمت حاجیو! تمہارے سفر کی وحشتیں، تکلیفیں، کلفتیں تو دورانِ طواف رکن شامی کی زیارت سے ہی دور ہو چکی اگر دل کی صفائی، پاکیزگی اور چمک چاہتے ہو اگر دل کو اللہ کے اسرار و تجلیات کی جلوہ گاہ بنانا چاہتے ہو تو چلو مدینہ شریف کی سہانی صبح کا نظارہ کر لو جو دلوں کو حضور ﷺ کے نور کی برکت سے ایمان کا حسن اور تقویٰ کا زیور عطا کرتی ہے۔ وقتی وحشت تو رکن شامی کی زیارت سے دور ہو گئی ہے مگر دارین کی وحشت کو دور کرنے کے لیے اور دائمی سکونِ قلب کے لیے مدینہ منورہ کی حاضری اکسیر اعظم (حصولِ مقصد کے لیے نہایت مؤثر) ہے۔

آبِ زم زم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....جود (کرم، بخشش، عطا)

☆.....شہ کوثر (حوضِ کوثر کا مالک، بادشاہ ﷺ)

شرح

اے زائرین حرم! تم نے مکہ مکرمہ میں آبِ زم زم پی کر خوب پیاس بجھائی اور اپنے دل اور جان کو ٹھنڈا کیا، روح کو ستھرا کیا، بہت اچھا کیا، لیکن اب یہاں ہی نہ بیٹھے رہو، چلو مدینہ چلو اور وہاں جا کر دیکھو مالک کوثر، مصطفیٰ کریم ﷺ کے کرم کا سمندر کیسے ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ آپ ﷺ کی بارگاہ سے بھیک بھی ملے گی اور ساتھ دُعا بھی ملے گی، کائنات کی ہر نعمت حضور ﷺ کے کرم سے ملے گی۔ مغفرت کا سامان بھی ہو گا وہاں اور محبوب کی شفاعت بھی نصیب ہو گی اور جھولیاں بھر جائیں گی تمہاری کیونکہ آپ ﷺ قطرہ قطرہ نہیں دیتے بلکہ نعمتوں کی برسات کرتے ہیں، عطاؤں کے دریا بہاتے ہیں۔ خدا کی قسم! اتنا عطا کرتے ہیں کہ کچھ کمی نہیں رہتی۔

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں روز برسنا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....زیرِ میزاب (میزاب کے نیچے)

☆.....میزاب (خانہ کعبہ کا پرنالہ جسے میزابِ رحمت بھی کہتے ہیں)

☆.....روز برسنا (روزانہ بارش ہونا)

شرح

میزابِ رحمت جو خانہ کعبہ کا رحمت والا پرنالہ ہے، جب بارش ہوتی ہے تو حجاج کرام اس کے نیچے آ جاتے ہیں تاکہ کرم کے چھینٹے اور کرم کے قطرے ان پر پڑ جائیں اور ان کو یہ سعادت نصیب ہو جائے مگر یہ تب ہی ممکن ہے جب بارش ہو اور بارش تو کبھی کبار ہوتی ہے تو اے حجاج کرام! تم نے زیرِ میزاب کرم کے چھینٹے لے لیے اور وہ بھی

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قطرہ قطرہ نصیب میں آئے تمہارے۔ اب مدینہ کو چلو وہاں چل کر دیکھو وہاں تو ہر وقت 'دن ہو یا رات ہو' صبح ہو یا شام ہو غرض کہ ہر لمحہ رحمت خداوندی کی بارش چھما چھم برس رہی ہے اور کیوں نہ ہو وہاں خدا کے محبوب ﷺ کا دربار گوہر بار موجود ہے' وہ محبوب جس کو ساری کائنات بلکہ دو جہانوں کے لیے رحمت بنایا "وَرَفَعْنَا" کا تاج اُن کے سر پر سجایا' محبوب کیا مالک و مختار بنایا' مومنین کے دلوں کا سرور بنایا' جن کو یہ حکم فرمایا کہ منگتا تمہاری بارگاہ میں آئے تو جھڑکنا مت' جن کی دُعا کو مؤمنین کے دل کا چین قرار دیا۔ وہاں پر رب کی عنایتوں' رحمتوں اور کرم کا عالم کیا ہوگا؟

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....دھوم (ہلچل' زور و شور' ہجوم)

☆.....بیتاب (بے قرار) مشتاق (طالب' وہ جسے شوق ہو)

☆.....حسرت (آرزو)

شرح

اے حاجیو! تم نے درِ کعبہ پہ عشاق کو کیسے بے تاب و بے قرار ہو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے دیکھا؟ ایک بے خودی اور وارفتگی کی دھوم دھام اور ہلچل وہاں تھی تو اب اللہ کے رسول ﷺ کے در پر چلو اور دیکھو کہ سرکار ﷺ کے دیوانے کس طرح درِ اقدس پر حسرت دیدار اور شوق و آرزو میں کس طرح تڑپ رہے ہیں اور بعض خوش نصیب مراد ملنے پر کیسے حضور ﷺ کی رحمت پر مچل رہے ہیں۔

مثل پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....پروانہ (پتنگا' چراغ پر جلنے والا کیڑا)

☆.....شمع (موم بتی)

☆.....گرد (چاروں اطراف)

شرح

اے حجاج کرام! تم خانہ کعبہ کے گرد کس قدر شوق و وارفتگی کے ساتھ طواف کرتے تھے اور اس شمع (خانہ کعبہ شریف) پر پروانوں کی طرح قربان ہو رہے تھے' چلو مدینہ چل کر دیکھو تمہاری یہی شمع کس طرح' کس محبت و وارفتگی اور شوق سے جمال مصطفوی ﷺ کا پروانہ بنی ہوئی ہے اور کس محبت سے قربان ہو رہی ہے۔

اس شوق و وارفتگی کا نظارہ دیکھنا ہو تو سیرتِ حلبیہ کی یہ روایت ملاحظہ فرمائیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت ہوئی تو کعبہ شریف (خوشی میں وجد کرتا ہوا) تین دن اور تین رات حرکت کرتا (جھومتا) رہا۔

خوب آنکھو سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....قصرِ محبوب (اللہ کے محبوب ﷺ کا محل مبارک)

☆.....جلوہ (نورانیت)

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شرح

اے حاجیو! تم نے غلافِ کعبہ کو آنکھوں سے لگا کر خوفِ خدا میں خوب رو رو کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور اپنے گناہوں سے توبہ کی' اب مدینہ شریف جا کر دیکھو کہ محبوب ﷺ کے عالیشان محل کا پردہ کتنا خوبصورت، کس قدر برکتوں سے بھرپور' اللہ کی رحمتوں میں شرابور ہے' اس کی نورانیت کے جلوے لو اور اس کے سائے میں عشق رسول ﷺ کی چمک کے مزے لو اور خوب وصلِ محبوب کی نعمت کی برکتیں سمیٹو۔

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....واں (وہاں کا مخفف)

☆.....مطیعوں (تابعداروں' نیک لوگ)

☆.....سیہ کاروں (گناہ گاروں)

شرح

اِس شعر میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مدینہ شریف حاضری کی برکتیں سمجھا رہے ہیں۔ فرماتے ہیں وہاں مکہ میں بڑے بڑے نیک لوگوں' تابعدار و اطاعت شعار لوگوں کو' اس خیال سے کہ یہاں ایک گناہ ہو گیا تو ایک لاکھ لکھ دیا جائے گا' خوفِ خدا سے کانپتے دیکھا اور خوفِ خدا سے ان کا جگر پانی پانی ہو رہا تھا' مگر مدینہ شریف کی شان ذرا ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں مدینہ شریف میں گناہ گار لوگ بھی حضور ﷺ کی رحمت کے سہارے مچل رہے ہیں۔ شرمساری پر اُمید کرم کا غلبہ ہے اور اس لیے بھی خوشی سے مچل رہے ہیں کہ اگر خدانخواستہ شامتِ نفس کی وجہ سے گناہ ہو بھی گیا تو ایک ہی لکھا جائے

گا جب کے ایک نیکی کی تو پچاس ہزار لکھی جائیں گی بلکہ حضور ﷺ کی اس دُعا کے مطابق کہ اے اللہ جتنی برکت تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وجہ سے مکے میں ڈالی میری دُعا کی وجہ سے اس سے دگنی برکت مدینہ میں ڈال دے دو لاکھ ملیں کیونکہ مکہ میں ایک لاکھ اور اس کا ڈبل دو لاکھ ہی تو بنتا ہے۔ یار ہیں پچاس ہزار ہی مگر یہ پچاس ہزار دو لاکھ پر بھاری ہوں

اولین خانۂ حق کی ضیائیں دیکھیں
آخریں بیت نبی کا بھی تجلا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....اولین (پہلے)

☆.....آخریں (بعد میں)

☆.....بیت نبی (نبی کا گھر ﷺ)

☆.....تجلا (نور)

شرح

اے حجاج کرام! پہلے تم نے حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کی وہاں خوب خوب اللہ کی رحمتوں کی' اللہ کے انوار و تجلیات کی برکتیں لوٹیں' اب اس کے بعد حضور سید عالم' جانِ رحمت' سرورِ کونین ﷺ کے گھر گنبد خضریٰ کے نور سے دلوں کو منور کرو اور گنبد خضریٰ کی شان و عظمت کے جلوے دیکھو کہ اللہ نے اس کی شان کیسے بلند کی ہے اور کیسے یہاں پر آنے والوں کو محبوب کے گھر کی نسبت کی وجہ سے نوازتا ہے اور کیا نعمت ہے جو یہاں سے ملتی نہیں' سب کچھ ہی تو یہاں سے ملتا ہے۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولھا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....عروسوں (عروس کی جمع یعنی دلہن)

☆.....بناؤ (آرائش وزیبائش)

☆.....کونین (دُنیا وآخرت)

شرح

بے شک کعبہ معظمہ کی زیب وزینت میں لاکھوں دلہنوں کا بناؤ سنگھار اور حسن و جمال ہے لیکن دلہن کے دولہا نہ ہو تو دلہن کس کام کی اور اگر دو جہاں کا دولہا دیکھنا ہو تو وہ مدینہ شریف میں روضۂ رسول ﷺ میں جلوہ فرما ہے اور وہ دولہا بھی کس شان وعظمت والا کہ جس کے صدقے کعبہ لاکھ دلہنوں سے زیادہ حسن و جمال والا بنا تو جس کا صدقہ اتنا خوبصورت ہے تو اس کا دربار گوہر بار کس قدر خوبصورت ہوگا اس کے نظارے تمہیں مدینہ شریف میں نظر آئیں گے۔

ایمن طور کا تھا رکن یمانی میں فروغ
شعلۂ طور یہاں انجمن آرا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....ایمن طور (طور پہاڑ کی امن والی وادی)

☆.....رکن یمانی (ملک یمن کی جانب والا خانہ کعبہ کا کونہ)

☆.....فروغ (رونق، عزت)

☆.....شعلہ (جلوہ)

☆.....انجمن آرا (رونق محفل)

شرح

اے حجاج کرام! رکن یمانی میں تم نے طور پہاڑ کی امن والی وادی جیسی پاکیزگی برکتیں اور تجلیاں دیکھیں اور حاصل کی اب مدینہ منورہ بھی آؤ اور دیکھو کہ جس جلوے کی وجہ سے طور امن والی وادی بنا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس جلوے کی تاب نہ لاکر بے ہوش ہو گئے تھے، خود اس جلوے کا ایک شعلہ (جلوہ) مدینہ شریف میں رونق محفل بنا ہوا ہے تو یہاں برکتوں، رحمتوں اور نعمتوں کا عالم کیا ہوگا اور تم یہاں سے کون سی نعمت ہے جو نہیں پاسکو گے۔

مہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدایاں کرم ان کا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....مہر مادر (ماں کی گود)

☆.....آغوش (گود)

☆.....حطیم (کعبہ معظمہ کا وہ حصہ جس پر میزاب رحمت گرتا ہے)

☆.....فدا (قربان).....☆.....یاں (یہاں)

شرح

اے حاجیو! اگر حطیم کی گود میں پہنچ کر تمہیں ماں کی گود میں پہنچ جانے جیسا سکون ملتا ہے تو مدینہ شریف میں وہ پاکیزہ ہستی تشریف فرما ہیں جن کی عزت وعظمت، شان وشوکت اور جن کے نام پر تمام مومنین اپنے ماں باپ قربان کرتے ہیں اس پاکیزہ ہستی ﷺ کے کرم کا کیا عالم ہوگا جن کے پاکیزہ دل میں ہزاروں ماں باپ سے زیادہ ہمارے لیے محبت اور لطف وکرم ہے۔ چلو آؤ مدینہ شریف میں ان کا شانِ کرم دیکھتے ہیں اور برکتیں لوٹتے ہیں۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرضِ حاجت میں رہا کعبہ کفیل الحجاج
آؤ اب داد رسیء شہ طیبہ دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....عرض (گذارش کرنا)
☆.....کفیل الحجاج (حاجیوں کا کفیل وضامن)
☆.....دادرسی (انصاف کرنا)
☆.....شہ طیبہ (مدینہ شریف کے تاجدار ﷺ)
☆.....حاجت (ضرورت)

شرح

کعبہ شریف حجاج کرام کی حاجات کا ضامن بنا رہا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زائرین کی حاجات کو خوب پیش کیا اب مدینہ شریف چلو اور محبوب علیہ السلام کو اپنی حاجتوں کا ضامن بناؤ پھر دیکھو کس کی ضمانت پہلے درجہ قبولیت کو پہنچتی ہے۔ تم خود کہو گے کہ روضۂ رسول ﷺ پر بس ہاتھ اُٹھانے کی دیر تھی اللہ نے جھولیاں بھر دی۔

دھو چکا ظلمت دل بوسہء سنگ اسود
خاک بوسیء مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....ظلمت (گناہوں کی سیاہی)
☆.....سنگ اسود (سیاہ پتھر جو دیوار کعبہ میں نصب ہے)
☆.....خاک بوسی (مٹی کو چومنا)
☆.....رتبہ (شان وعظمت)

شرح

اے حاجیو! مانا کہ تم نے سنگ اسود کو چوما تو اس سے تمہارے دل سے گناہوں کی سیاہی مٹ گئی اب مدینہ شریف چلو اور وہاں کی خاک کو چوم کر دیکھو تمہیں کیا کیا برکتیں نصیب ہوں گی۔ تمہارا مقدر چمک جائے گا۔ مدینہ شریف کی خاک مبارک کی شان وعظمت کس قدر ہے اور کیا کیا نعمتیں تمہیں نصیب میں آئیں گی چومنے سے تمہیں اندازہ ہو جائے گا۔

کر چکی رفعت کعبہ پر نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاک درِ والا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....رفعت (بلندی)
☆.....درِ والا (بلند شان والا دروازہ)
☆.....ٹوپی تھام کر (سنبھل کر)

شرح

اے حجاج کرام! تم نے حج کے دوران بار بار کعبہ شریف کا دیدار کیا بار بار دیدار کعبہ سے مشرف ہوتے رہے تمہاری نظر میں خانہ کعبہ کی شان وعظمت کی بلندی برکتیں لوٹا رہی ہے یہ سعادت کی بات ہے۔ اب اگر مدینہ شریف کا رُتبہ دیکھنا ہے تو تم اس بات سے اندازا کر لو کہ مدینہ شریف کی خاک کی شان وعظمت کی بلندی دیکھنے کے لیے تمہیں سنبھلنا پڑے گا کیونکہ جس چیز کی شان زیادہ ہوتی ہے اس کا ادب بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے اور کہیں بے ادبی نہ ہو جائے اس لیے محتاط بھی بہت زیادہ ہونا پڑتا ہے۔
(اعلیٰ حضرت نے اس شعر میں ٹوپی تھامنے کا لفظ اس لیے استعمال کیا کیونکہ یہ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلیہ ہے کہ جب بلند بالا ٹاور کی بنیاد میں آپ کھڑے ہو کر اس کی قامت دیکھنا چاہیں تو آپ کو اوپر کو دیکھنا پڑے گا اور جس سے سر پہ پہنی ہوئی ٹوپی اگر نہ تھامی وہ نیچے گر جاتی ہے اور مدینے کی خاک کا رتبہ بتانے کے لیے کہ اسی طرح اس خاک پاک کی بلندی کو دیکھنے کے لیے تمہیں ٹوپی کو تھامنا پڑے گا)

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....طاعت (بندگی)

☆.....گنہ (گناہ)

شرح

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور اسکی بے نیازی کی صفت بیت اللہ شریف میں بھی نمایاں نظر آتی ہے اس لیے بڑے بڑے اطاعت شعار و عبادت گزار اس خیال سے کانپتے دیکھے گئے کہ کہیں ہماری عبادتیں اللہ کی بے نیازی کی نظر نہ ہو جائیں اور سبحان اللہ حاجیو ذرا مدینہ شریف آ کر دیکھو حضور ﷺ کی رحمت کا دریا اپنے پورے شباب اور جوش پر ہے۔ گناہ گار رحمت پروردگار جناب رحمۃ اللعلمین ﷺ کی شان رحمت پر ناز کر رہے ہیں کہ شامت نفس کی وجہ سے گناہ کر تو بیٹھے لیکن شفاعت مصطفیٰ ﷺ بھی تو گناہگاروں کے لیے ہے۔

جمعہ مکہ تھا عید اہل عبادت کے لیے
مجرمو آؤ یہاں عید دو شنبہ دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....عید (خوشی)

☆.....دوشنبہ (پیر کا دن، جس دن حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی)

شرح

عبادت گزاروں کے لیے مکہ شریف میں جمعہ کا دن عید سے کم نہ تھا' اے گناہ گارو! مدینہ شریف آؤ اور یہاں آ کر حضور ﷺ کی ولادت باسعادت والے پیر شریف کے دن کی عید کا مزہ لو کیونکہ اسی ولادت والے دن کی وجہ سے جمعہ ملا، عید ملی، رمضان ملا، ایمان ملا، بلکہ خود رب رحمان ملا۔

اس دن کی عظمت کے کیا کہنے اور اگر حضور ﷺ پیدا نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ اس دن کی عزت تو سب عیدوں کی عزت سے زیادہ ہے کیونکہ وہ سب اس کا صدقہ ہیں۔

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم اُلجھنا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....ملتزم (حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان کا حصہ جہاں لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے)

☆.....ارمان (خواہش، آرزو)

☆.....باہم (آپس میں)

☆.....الجھنا (جھگڑنا)

شرح

اے حجاج کرام! تم نے ملتزم سے لپٹ کر خوب رو رو کر اپنے دل کے ارمان اور

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسرتیں نکال لیں اللہ قبول فرمائے۔ اب میری بات مانو مدینے چلو اور وہاں جا کر دیکھو کہ شوق اور ادب کیسے آپس میں یہاں الجھ رہے ہیں، شوق اور ادب کا باہم الجھنا تمہارے اندر عشق کا طوفان برپا کر دے گا اور کیا لطف آئے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتے۔ شوق کہتا ہے کہ اللہ کے محبوب کی اتنی تعظیم کروں کہ تعظیم میں سجدہ کر دوں مگر ادب کہتا ہے کہ ان کو سجدہ کرنا بے ادبی ہے اور یہ تعظیم نہیں کیونکہ محبوب نے اس سے منع فرمایا ہے، اور محبوب کی بات نہ ماننا عشق نہیں، تعظیم نہیں، تعظیم تو یہ ہے کہ محبوب کہ ہر حکم پر سر خم تسلیم کر دو، شوق کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے روضہ پاک کی جالی کو محبت میں چھولوں، بوسہ لے لوں، مگر ادب یہ کہتا ہے کہ کہاں وہ پاکیزہ جالیاں اور کہاں تیرا گندا وجود، تو گناہوں سے لت پت اور وہ عرش سے عالی جالیاں۔ خبردار قریب بھی نہ جانا۔

اسی منظر کو برادر اعلیٰ حضرت استاذ زمن حضرت حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان کیا:

شوق و آداب بہم گرم کشاکش رہتے ..... عشق گم کردہ تو ان عقل سے اُلجھا کرتا
بیخودانہ کبھی سجدہ میں سوئے در گرتا ..... جانب قبلہ کبھی چونک کے پلٹا کرتا
کبھی کہتا کہ یہ کیا جوش جنوں ہے ظالم ..... کبھی پھر گر کے تڑپنے کی تمنا کرتا
کبھی رحمت کے تصور سے ہنسی آ جاتی ..... پاس آداب کبھی ہونٹوں کو بخیا کرتا

خوب مسعیٰ میں باُمید صفا دوڑ لیے
رہ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....مسعیٰ (صفا مروہ کا درمیانی حصہ جہاں دوڑا جاتا ہے)
☆.....صفا (صفائی، پاکیزگی)
☆.....رہ جاناں (محبوب ﷺ کا راستہ اور گزرگاہ)

شرح

اے حجاج کرام! تم نے صفا مروہ کے درمیان خوب چکر لگائے اس اُمید پر کہ گناہوں سے پاک ہو جاؤ، دل کی پاکیزگی حاصل ہو جائے اب مدینہ شریف چلو اور وہاں حضور ﷺ کی گزرگاہ میں چل کر دیکھو، بیٹھ کر دیکھو، وہاں ریاض الجنۃ ہے جہاں بیٹھنا گویا جنت میں بیٹھنا ہے، مطلب وہاں مدینہ شریف میں اپنی زندگی میں تمہیں جنت میں بیٹھنے کا انعام ملے گا۔ ورنہ جنت تو مرنے کے بعد ملتی ہے۔ یہ مدینہ شریف کی برکت کا ثمر ہے۔ یہاں دل بھی صاف ہوگا، جنت بھی ملے گی شفاعت بھی ملے گی اور نعمتیں بھی ملیں گی۔

رقص بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دل خوں نابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

الفاظ کے معنی

☆.....رقص بسمل (زخمی و بیقرار دل کا تڑپنا)
☆.....منیٰ (مکہ شریف کے قریب ایک میدان جہاں حجاج کرام قربانی کرتے ہیں اور شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں)
☆.....خوں نابہ (خون کے آنسو)
☆.....فشاں (جھاڑنا)

شرح

اے حجاج کرام! تم نے منیٰ میں قربانی کی اور خوب ثواب کمایا اور جانوروں کو قربانی کے دوران خون میں لت پت تڑپتے دیکھا۔ اب مدینہ شریف چلو اور وہاں دیکھو کہ روضہ رسول ﷺ پر کس طرح عشاق وصل محبوب کی خوشی میں آنکھوں سے آنسو

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہاتے ہیں کہ حاضری کی بہت بڑی خواہش اللہ نے پوری فرمائی اور ساتھ ہی پھر جدا ہو جانے کے خوف سے کس طرح ان کے دل تڑپتے ہیں اور خون کے آنسو روتے ہیں کہ کچھ دیر کا شرف اور پھر لمبی جدائی پتا نہیں پھر قسمت میں محبوب کے در کی حاضری ہے بھی کہ نہیں بس دل چاہ رہا ہوتا ہے کہ کاش یہیں محبوب کے قدموں میں موت آ جائے اور ہم قربان ہو جائیں محبوب پر گویا کہ وہاں مکہ شریف میں تم نے جانوروں کو قربان ہوتے تڑپتے دیکھا اور یہاں مدینہ شریف میں دیکھو عاشق تڑپ رہے ہیں اور قربان ہو رہے ہیں۔

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

مشکل الفاظ کے معنی

☆.....صدا (آواز کی گونج)

شرح

اے احمد رضا! ان حاجیوں کو بتا کہ اگر تمہیں مجھ (احمد رضا) کی بات کی سمجھ نہیں آ رہی تو کعبہ کی صدا سن لو کعبہ کا پُر نالے کا رخ مدینہ شریف کی طرف ہے گویا کہ وہ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے مدینہ شریف جاؤ، میری آنکھوں کا اشارہ سمجھو، جاؤ مدینہ شریف میں روضہ رسول کی زیارت کرو کیونکہ میری شان و عظمت بھی اس محبوب ﷺ کا صدقہ ہے۔

مدینے کا سفر ہے.....اور میں

رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ

میں کیا اور میری اوقات کیا.....اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا جا سکتا چاہے ساری عمر ایک ہی سجدہ میں کیوں نہ گزار دوں کہ ایک سانس اندر گیا اور پھر واپس آ جائے باہر.....

یہ میرے حضور قبلہ و کعبہ والد گرامی حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی قبول دُعاؤں کا نتیجہ ہے کہ جب بھی دل میں خواہش جنم لیتی ہے کہ مدینہ منورہ کی حاضری اور بیت اللہ شریف کی زیارت کی سعادت حاصل کی جائے یا آقائے نامدار والی کائنات ﷺ کے روضۂ پر نور اور آپ کے شہر مبارک کی گلی کوچے کی پر کیف فضاؤں میں سانس لوں تو یقین کریں اللہ رب العزت حاضری کے اسباب بنا دیتا ہے اور بغیر کسی مشقت کے خیر و عافیت کے ساتھ پہنچا دیتا ہے۔

فقیر ۱۹۸۷ء سے قبل جب تک حرمین شریفین کی زیارت سے بہرہ مند نہیں ہوا تھا تو اکثر یہ دُعا کرتا تھا کہ یا اللہ صرف ایک بار بیت اللہ شریف کی حاضری اور روضہ رسول ﷺ کی زیارت کروا دے۔ ایک مرتبہ صرف اس ہستی کے روضہ انوار کا دیدار تو کروا دے جس کے لیے تو نے ساری کائنات بنائی جو تیرا محبوب ﷺ ہے۔

اب تو فقیر پر کرم یہ کہ سال میں بارہا مرتبہ حاضری کے اسباب بن جاتے ہیں۔

یقین کریں فقیر جب بھی حاضر ہوتا ہے تو یہ لگتا ہے کہ پہلی مرتبہ آیا ہوں کہ گنبد

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خضریٰ شریف کے دیدار سے دل ہی نہیں بھرتا سچ ہے.....

حاضری سو بار ہو پر حسرت نہیں جاتی

فقیر کی دلی دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حج بیت اللہ اور روضہ رسول کریم ﷺ کی زیارت نصیب فرمائے.....آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین ﷺ.....

حاضری مدینے کی

مدینہ منورہ کی حاضری سعادت کی معراج ہے خوش نصیب ہیں وہ اہل ایمان جو باادب حاضری کا جذبہ لیکر دیار حبیب پاک ﷺ میں سر کے بَل جاتے ہیں امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقعہ ہے اے جانے والے

فقیر کی خوش نصیبی کہ آج مورخہ ۲۸ رشعبان المعظم ۱۴۳۷ھ 4-6-2016 مدینہ منورہ روانگی ہے گھر میں نوافل برائے آسانی سفر حجاز مقدس ادا کر کے اپنے والدین کریمین کے مزارات پر حاضری دی۔ حافظ فیاض احمد اویسی قادری اپنے چک 23 سے قافلہ لیکر آ گئے جامع مسجد سیرانی کے ہال (بیسمنٹ) میں محفل سجی درود و سلام اور دُعا کے بعد ہم مدینۃ الاولیاء ملتان شریف کے لیے روانہ ہوئے وہاں ائیر پورٹ پر امیگریشن ہوا ہمیں مدینہ منورہ کے لیے بورڈنگ کارڈ دے دیا گیا اور جہاز میں اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے صبح 8-30 بجے کے قریب جہاز کے عملہ نے اعلان کیا کہ جہاز مدینہ منورہ کے لئے پرواز شروع کر رہا ہے ہمارا یہ سفر 4 گھنٹے کا ہوگا۔ تمام مسافروں کو دُعائے سفر پڑھائی گئی جہاز نے اُڑان بھری ہم نے پاکستان کو خدا حافظ کہا اور اپنے اصلی وطن مدینہ طیبہ خوشی خوشی روانہ ہو گئے چار گھنٹے کیسے گزارے یہ نہ پوچھیں۔ عرب ٹائم کے مطابق دن 1 بجے جہاز کے کپتان نے اعلان کیا کہ ہم مدینہ منورہ کے ائیر

پورٹ پر اُترنے والے ہیں جونہی کانوں میں مدینہ منورہ پہنچنے کا اعلان سنائی دیا تو جسم میں جان آئی کسی نے آ کر کہا کہ۔

مدینہ نبی کا قریب آ گیا ہے.....مقدر پہ اپنا نصیب آ گیا ہے
نہ گھبرا نہ گھبرا مریض محبت.....وہ دیکھ سامنے کوئے طیب آ گیا ہے

جہاز کے شیشوں سے شہر محبت کا دیدار کیا تو آنکھیں کیا روشن ہوئیں دل و جان میں روشنی ہی روشنی محسوس ہوئی۔ بس تھوڑی دیر بعد جہاز نے مقدس زمین کے بوسے لئے ہم گیٹ سے باہر آئے تو طیبہ کی پر کیف فضاء سے جسم کے انگ انگ نے سکون کی دولت پائی امیگریشن پر غیر معمولی تاخیر کی وجہ سے احباب کو باہر کافی دیر رکنا پڑا۔

مطار (ائیر پورٹ) مدینہ منورہ

ماشاء اللہ مدینہ منورہ کا جدید ائیر پورٹ بہت ہی خوبصورت ہے فقیر مدینہ منورہ کے اس مطار (ائیر پورٹ) سے کئی بار پہلے بھی سفر کر چکا ہے قارئین کرام کے ذوق کے لیے اس کا تعارف پیش خدمت ہے۔ مدینہ منورہ کا بین الاقوامی ہوائی اڈہ 40 لاکھ مربع میٹر پر محیط ہے پہلے مرحلے میں یہاں سالانہ 80 لاکھ مسافروں کی آمد و رفت کی گنجائش ہے دوسرے مرحلے میں یہ تعداد ایک کروڑ 80 لاکھ جبکہ تیسرے مرحلے میں چار کروڑ مسافر سالانہ ہو جائے گی۔ یہ سعودی عرب میں نجی شعبے کے تعاون سے بی او ٹی کی بنیاد پر تعمیر کیا جانے والا پہلا ائیر پورٹ ہے۔

جدہ سے بذریعہ سعودی ائیر لائن کی پرواز ڈائریکٹ مدینہ منورہ کے لئے دستیاب ہے جبکہ جدہ کے لئے روزانہ فلائٹ سروس موجود ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک کے لیے مدینہ منورہ ائیر پورٹ سے فلائٹیں جاتی ہیں پاکستان کے مختلف ائیر پورٹ مثلاً کراچی، ملتان، لاہور، اسلام آباد کے لیے جہاز آتے جاتے ہیں۔ آج ہم مدینۃ الاولیاء سے مدینۃ الرسول ائیر پورٹ آئے تو باہر عزیزان محمد انور، محمد ذوالفقار قادری

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گاڑی لئے منتظر ہیں۔

فقیر کے ہمراہ محترم صوفی مختار احمد اویسی، حضرت حافظ محمد فیاض اویسی قادری' برادرم محمد لطیف اویسی ہیں۔ فقیر نے قافلہ والواں سے کہا کہ شہر طیبہ میں داخلہ سے قبل امیر طیبہ سید الشہداء اسد اللہ واسد الرسول حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی جائے' الحمدللہ ہم جبل اُحد کے دامن میں سیّد الشہداء کے دربار پرانوار حاضر ہوئے کیا کیف دروحانیت ہے..... سبحان اللہ

گذشتہ ماہ کا سفر نامہ شائع ہو گیا

فقیر ۹ رجب المرجب تا ۷ رشعبان المعظم ۱۴۳۷ھ 17 راپریل تا 14-مئی 2016ء حرمین طیبین حاضر رہا میرے ہم سفر میرے برادرِ طریقت حاجی محمد سرور اویسی نے اس مبارک سفر کی روئیداد بہت خوبصورت انداز میں شائع کی' آج میرے برادرِ طریقت محمد رفیق خان لاہور سے مدینہ منورہ آئے تو یہ شائع شدہ سفر نامہ ساتھ لائے۔ یوں مدینہ شریف کا سفر نامہ مدینہ شریف میں پڑھ کر بہت لطف آیا۔

(خواہش مند حضرات کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور سے طلب کر سکتے ہیں)

مدینہ منورہ میں رمضان المبارک کی آمد

۵ رجون اتوار نمازِ مغرب کے بعد مدینہ منورہ میں رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ کا اعلان ہوا اس طرح ۶ رجون 2016ء کو پہلا روزہ ہے یوں تو دُنیا بھر جہاں رمضان المبارک کا چاند نظر آجائے تو اہل ایمان کی خوشیاں دیدنی ہوتی ہیں مگر رمضان مدینہ کی کیا بات ہے ایک خاص سماں ہوتا ہے۔

آج مدینہ منورہ میں ماہ رمضان المبارک کی عظیم الشان مہمانی کے روح پرور لمحات ایک بار پھر آپہنچے اور دنیا کے گوشہ و کنار کے اہل ایمان مدینہ منورہ میں موجود

ہیں چاہے وہ کسی بھی قوم وملت اور مذہب ومسلک سے تعلق رکھتے ہوں ہر جگہ اور ہر طرف سعادت وبرکت کے دسترخوان بچھ گئے ہیں روزوں کے ساتھ قیام وقعود، رکوع وسجود، دعاؤں مناجات اور تلاوت قرآن کے دسترخوان، یہ ایام روزمرہ کی زندگی کے شور وغل سے نکل کر سرور وشادمانی سے معمور دلنشین ودلنواز حسین حقیقتوں سے متصل ہو جانے کی دعوت دے رہے ہیں۔

واہ واہ علامہ غلام شبیر مدنی

محترم علامہ ابو مصعب غلام شبیر مدنی فقیر کے لیے عمرہ ویزہ سے لیکر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں قیام وطعام کا اعلیٰ انتظام کرتے ہیں اس بار تو فقیر کی خواہش پر ہمارے فندق میں نمازِ عشاء اور تراویح کا بندوبست بھی کرا دیا آج پہلی شب رمضان شریف میں محترم حضرت قاری سعید احمد کی اقتداء میں ہم نے نمازِ عشاء مع تراویح ادا کی۔ قاری صاحب نہایت خوش الحان ہیں قرآن پاک تجوید وترتیل سے پڑھتے ہیں تو لطف آجاتا ہے۔ میرے برادر طریقت قاری محمد شاہنواز اویسی سامع ہیں اللہ تعالیٰ ہر دونوں (منتظم رقاری صاحب) کو اجر عظیم عطاء فرمائے..... آمین' بحرمت سید الانبیاء و المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

رمضانُ المبارک میں اہل مدینہ کی شانِ ضیافت

احادیث وسیرت کی مستند کتب میں موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں سب سے زیادہ فیاض اور کریم النفس ہیں۔ آپ کے درِ دولت پر حاضر ہونے والا سائل دُنیا وآخرت کی لازوال نعمتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے لیکن رمضانُ المبارک خصوصاً آخری عشرے میں آپ کا کرم' آپ کی فیاضی اور آپ کا ایثار طوفان کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ آپ سال کے ہر موسم' سال کے ہر دن سے زیادہ فیاضی اور کرم گستری کا

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مظاہرہ رمضانُ المبارک میں فرمایا کرتے تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ اہل مدینہ نے اپنے آباءواجداد کے توسط سے یہ وصف جمیل رحمۃ العالمین سے بدرجہ اتم ورثہ میں حاصل کر رکھا ہے۔ رمضان المبارک میں مدینہ منورہ آنے والے واپس جاتے ہیں تو وہ اہل مدینہ کی ضیافت کی ایسی تصویر کھینچتے ہیں کہ اچھے خاصے لوگ اس پر یقین کرتے ہوئے ہچکچاہٹ کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ بعض لوگ اہل مدینہ کی رمضان تقریبات کی تفصیلات سن کر ہلکے پھلکے فقرے چست کرتے ہوئے کہنے لگتے ہیں کہ بڑی اچھی بات ہے کہ آپ شاعری کر رہے ہیں۔ بھلا آج کے زمانے میں ایسا بھی کہیں ہوتا ہے کہ میزبان مہمانوں کی خوشامد کر کے انہیں اپنے دسترخوان پر بلاتے ہوں اور بلاتے وقت عاجزانہ انداز اختیار کر لیتے ہوں؟

مدینہ منورہ سچ مچ محبت اور ضیافت کا شہر ہے

علامہ ابومصعب غلام شبیر مدنی نے بتایا کہ رمضان المبارک آتا ہے تو اہل مدینہ اپنی مساجد کی صفائی کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ مساجد کا فرش تبدیل کرتے ہیں۔ نیا قالین بچھاتے ہیں۔ رنگ برنگی روشنیوں کا بندوبست کرتے ہیں۔ جس طرح وہ اپنے گھروں کو شادی بیاہ کیلئے سجاتے ہیں اسی طرح مساجد کی سجاوٹ میں بھی غیر معمولی دلچسپی لیتے ہیں۔

رمضان المبارک کے خصوصی کھانوں، مشروبات اور مٹھائیوں کا بندوبست کرتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں رمضان المبارک کی اہم ڈش شوربہ ہے۔ جسے برصغیر کے لوگ سوپ کے نام سے جانتے پہچانتے ہیں مدینہ والے سوپ کا ذائقہ بڑا مختلف ہوتا ہے۔ جو شخص بھی ایک بار یہ شوربہ نوش کر لیتا ہے وہ بار بار اسے نوش کرنا چاہتا ہے۔

رمضان المبارک کے دوران مدینہ منورہ کا کوئی گھر ایسا نہیں ہوتا جہاں رمضان

کے روزے پوری شان کے ساتھ نہ رکھے جاتے ہوں۔ تقریباً ہر فرد پابندی سے روزہ رکھتا ہے۔ تمام نمازیں پابندی سے ادا کرتا ہے۔ تراویح اور تہجد کا اہتمام کرتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے۔ رمضان المبارک کے دوران حفظ قرآن کے مقابلے ہوتے ہیں۔ دینی تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ یہاں شب قدر کا انتظار بڑی بے چینی سے کیا جاتا ہے۔ چھوٹے، بڑے خواتین اور مرد سب بڑی چاہت سے شب قدر کا انتظار کرتے ہیں اور رمضان المبارک کا پورا آخری عشرہ شب قدر کیلئے وقف کر دیتے ہیں۔

رمضان المبارک کی آمد سے قبل تمام گھریلو لوازمات خرید لئے جاتے ہیں۔ گھریلو خواتین انواع واقسام کے مصالحہ جات پہلے ہی تیار کر لیتی ہیں۔ رمضان کا بجٹ رشتہ داروں، دوست احباب اور متوقع اور غیر متوقع مہمانوں کی تعداد، حیثیت اور رتبے کو پیش نظر رکھ کر بنایا جاتا ہے۔ رمضان کی تیاری کئی مہینے پہلے سے شروع کر دی جاتی ہے۔ گھروں کو رنگ وروغن کرایا جاتا ہے۔ ہر چھوٹی بڑی چیز کو صاف کیا جاتا ہے۔ باورچی خانے کو درکار برتن وغیرہ نئے لائے جاتے ہیں۔ گھریلو خواتین سبزیوں اور گوشت سے تیار کئے جانے والے مختلف کھانوں کی تیاریوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتی ہیں۔

رمضان کا مہینہ اہل مدینہ کیلئے واحد مہینہ ہے جس میں خاندان کے تمام افراد پر جوش خاندانی ماحول میں جمع ہوتے ہیں۔ سب لوگ مل جل کر افطار اور سحری کرتے ہیں۔ روزہ رکھنے والے بچوں کی حوصلہ افزائی بہت پیارے انداز سے کی جاتی ہے۔ اہل مدینہ کھجور اور پانی سے روزہ کھولتے ہیں۔ مغرب بعد انواع واقسام کی مٹھائیاں جنہیں دونات کہا جاتا ہے، کھاتے ہیں۔ شوربہ مدینہ منورہ کے ہر دسترخوان پر پورے مہینے نظر آتا ہے۔ انواع واقسام کی مٹھائیوں کے اپنے نام ہیں ان میں المقروط،

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المقروظ اور الزلابیہ قابل ذکر ہیں۔ اہل مدینہ سحری میں عام طور پر کھسہ کھاتے ہیں۔ یہ گوشت کا بھی ہوتا ہے اور مرغی کا بھی۔

مدینہ منورہ میں افطاری کا منظر

(6 جون 2016ء) ۱۴۳۷ھ کو رمضان المبارک کا پہلا روزہ (پیر شریف) مدینہ منورہ میں عین گنبد خضراء شریف کے سامنے مسجد نبوی شریف کے عقب گیٹ نمبر 39 پر افطار کیا' مدینہ منورہ میں سحر و افطار کی کیا بات ہے۔

یوں تو ماشاء اللہ حرمین طیبین (مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ) میں پورا سال رونق رہتی ہے مگر جونہی رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہوتا ہے تو یہاں رونقیں اور روح پرور مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں خاص کر افطار کے وقت فرزندان توحید کا زائرین کو روزہ افطار کرانے کا منظر دیدنی ہوتا ہے حرمین شریفین میں رمضان المبارک میں ہزاروں (صفرے) دستر خوان لگائے جاتے ہیں فقیر نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف کے اندر ایک ستون سے دوسرے ستون کے درمیان کا فاصلہ تقریباً چار میٹر کا ہے۔ اس طرح مسجد نبوی شریف کے اندر چار میٹر کے تقریباً تین ہزار دستر خوان لائے جاتے ہیں۔ جس میں اہل عرب کے خیراتی اداروں کی جانب سے اور اس کے علاوہ انفرادی طور پر بھی دستر خوان سجائے جاتے ہیں، اس طرح مسجد نبوی شریف کے اندر چار میٹر کے دستر خوانوں کی تعداد تین سے ساڑھے تین ہزار تک ہوتی ہے۔ اگر تین ہزار دستر خوانوں کا حساب کریں تو اس کا فاصلہ بارہ کلومیٹر بنتا ہے۔ اس طرح مسجد نبوی کے صحن میں تیس میٹر کے تقریباً چار ہزار دستر خوان لگائے جاتے ہیں جس کا فاصلہ ایک سو بیس کلومیٹر بنتا ہے۔ اس طرح ٹوٹل ایک سو بتیس کلومیٹر شمار ہوگا' اس کو ہم دُنیا کا سب سے بڑا دستر خوان شمار کریں گے تیس میٹر کے دستر خوان پر تقریباً پچیس سو سے دس ہزار ریال خرچ ہوتے ہیں۔ دستر خوان پر کھجور،

لسی (زبادی) دہی، جوس، آب زم زم، عربی قہوہ سادہ چائے، سوپ چاول، مرغی، ڈبل روٹی، فروٹس اور مقامی مٹھائیاں وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔ حیران کن بات یہ ہے کہ ایک سو بتیس کلومیٹر کا طویل دستر خوان صفائی کی ڈیوٹی پر مامور نوجوان تین سے پانچ منٹ کے اندر سمیٹتے ہوئے صفائی کر لیتے ہیں۔ کیونکہ پھر اسی جگہ پر باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق حرمین شریفین میں سوسائٹی کی جانب سے چار سے پانچ لاکھ لوگوں کو روزانہ سحری و افطاری کرائی جاتی ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے بلکہ قابل فخر ہے کہ مدینہ منورہ میں پاکستان کے بے شمار مخیر حضرات کی جانب سے ہر سال رمضان المبارک میں دستر خوان لگایا جاتا ہے اس کے علاوہ دیگر پاکستانی جو یہاں پر مقیم ہیں وہ بھی ہمیشہ ہر سال یہاں دستر خوان سجاتے ہیں اور نیکیاں سمیٹتے ہیں۔

ہم کسی اور مقام پر جب ایک نیکی یا عبادت کریں تو اس کا دس نیکیوں کے برابر کا ثواب ملتا ہے لیکن احادیث کے مطابق جب ہم مدینہ منورہ میں کوئی نیکی خدمت خلق یا نماز نفل سنت ادا کریں تو اس کا ثواب لاکھوں لکھا جاتا ہے اسی طرح حرم مکہ شریف کی حدود میں ایک نیکی کے بدلے ایک لاکھ نیکی کا ثواب ملتا ہے گویا جس شخص نے مدینہ منورہ میں اگر ایک روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اس نے لاکھوں افراد کا روزہ افطار کرایا۔ اسی طرح حرم مکہ شریف میں ایک روزہ دار کا روزہ افطار کرانے کا مطلب ایک لاکھ روزہ دار کا روزہ افطار کرانا ہے سب سے بڑی بات یہ کہ جس نے عبادت کی اسے جنت ملے گی۔ مگر جس نے انسانیت کی خدمت کی اسے خود خداوند کریم کی ملاقات ہو گی اور روز قیامت جسے خدا مل جائے اسے اور کیا چاہیے۔ سبحان اللہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مدینہ منورہ میں مقیم خاص کر اہل مدینہ اتنے خوش اخلاق و ملنسار جب ان سے ملیں تو جیسے دل کو ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے مکہ مکرمہ کے لوگوں کا ایک اپنا مقام ہے۔ مگر

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سبحان اللہ کیا بات ہے مدینہ والوں کی خلق وملنساری محبت وعاجزی تو کوئی ان سے سیکھے۔ افطار کے وقت جن لوگوں نے دستر خوان لگائے ہوئے ہوتے ہیں۔ مسجد نبوی میں داخل ہونے والے ہر شخص کو دور سے مصافحہ کر کے بڑی عاجزی، پیار ومحبت سے منت سماجت کر کے اپنے لگائے ہوئے دستر خوان تک لے آتے ہیں وہاں دستر خوان لگانے والے ہر شخص کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ زائرین اس کے مہمان ہوں۔

مدینہ منورہ میں گذشتہ کئی سالوں سے مسلسل دستر خوان لگانے والے خوش نصیب حضرات میں پیارے بھائی محمد یٰسین نے بتایا کہ ہمیں پورا سال اسی ماہ کا انتظار رہتا ہے۔ کیونکہ جو مزہ مدینہ منورہ میں آئے ہوئے مہمانوں کو روزہ افطار کرانے میں آتا ہے وہ کہیں اور نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان تمام لوگوں کے رزق ومال میں برکت عطا فرمائے.....آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین ﷺ

مدینہ منورہ کے افطاری کے دستر خوان (صفرے) کے متعلق ایک اخباری رپورٹ ملاحظہ ہو

دُنیا کے کسی اور ملک میں روزہ افطار کرنے کے اتنے بڑے اجتماعات نہیں ہوتے جتنے یہاں ہوتے ہیں۔

مدینہ منورہ میں دُنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے انتہائی مقدس جگہ ہے یہاں ہر سال پچاس لاکھ سے زائد افراد زیارتِ روضۂ رسول کریم روف ورحیم ﷺ اور عبادات کی غرض سے حاضر ہوتے ہیں۔

سب سے زیادہ افراد دوران حج یہاں کا سفر کرتے ہیں جبکہ دوسری بار رمضان المبارک کے مہینے میں یہاں سب سے زیادہ افراد آتے ہیں۔ اسی سبب رمضان شریف میں یہاں صفائی ستھرائی سے لیکر لاکھوں افراد کے سحری اور افطار کے وسیع

پیمانے پر انتظامات کئے جاتے ہیں۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ غالباً دنیا کے کسی اور ملک میں روزہ افطار کرنے کے اتنے بڑے اجتماعات نہیں ہوتے جتنے یہاں ہوتے ہیں۔ مسجد نبوی شریف میں روزہ افطار کرنے والوں کی تعداد کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ افطار اجتماع کے انتظامات سنبھالنے والے خدام کی تعداد پانچ ہزار سے زائد ہوتی ہے۔

ملازمین کی تعیناتی کے لئے باقاعدہ ایک ایجنسی کام کرتی ہے جس کی خدمات میں مسجد نبوی کے امور کی دیکھ بھال شامل ہے۔ یہ ادارہ سعودی حکمران کو جوابدہ ہے۔

مسجد نبوی میں 10 ہزار سے زائد قالین بچھے ہوئے ہیں جن پر دوران رمضان ہر شام نہایت وسیع وعریض دستر خوان بچھائے جاتے ہیں جن پر بیٹھ کر لاکھوں عمرہ زائرین اور دیگر افراد بیک وقت روزہ افطار کرتے ہیں۔ یہ انتہائی پرلطف اور دلکش منظر ہوتا ہے۔ پوری مسجد اس کا صحن اور اردگرد کا تمام علاقہ رزہ افطار کرنے والوں سے کھچا کھچ بھرا ہوتا ہے۔

پانچ ہزار ملازمین کے علاوہ صاحب حیثیت اہل مدینہ روزے کے انتظامات اپنی جیب سے بھی کرتے ہیں۔ ایسے افراد کی تعداد میں سینکڑوں میں ہے۔ ان افراد کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ روزہ داران کے دستر خوان پر روزہ افطار کریں چنانچہ روزہ داروں کو مسجد نبوی شریف کے گیٹ سے ہی باقاعدہ ہاتھ پکڑ پکڑ کر اپنے اپنے دستر خوان پر بیٹھایا جاتا ہے۔ اس کام کے لئے انہوں نے ملازمین بھی رکھے ہوئے ہیں جن کا کام صرف روزہ داروں کو دستر خوان تک لانا ہوتا ہے۔

سعودی عرب کے سرکاری خبر رساں ادارے ایس پی اے کے مطابق مسجد نبوی میں یومیہ ایک لاکھ سے زائد افراد بیک وقت افطار کرتے ہیں۔ یہاں قدیم سعودی

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روایات کے مطابق افطار میں روٹی، دہی، کھجوریں، پانی، قہوہ اور قماش قماش کے جوسز اور پھل موجود ہوتے ہیں۔ کچھ افراد سموسوں، سینڈوچ اور دیگر اسی قسم کے دیگر لوازمات بھی رکھتے ہیں جبکہ بسکٹ، بریڈ اور چاکلیٹ تو عام بات ہے۔

وائس آف امریکہ کا نمائندہ اس بات کا عینی شاہد ہے کہ روزہ کھلنے کے دس منٹ بعد ہی دسترخوان جس تیزی سے ہٹائے اور قالین صاف کیے جائے ہیں وہ منظر بھی قابل دید ہوتا ہے۔ کئی کئی میٹر طویل پلاسٹک کے دسترخوان اس تیزی اور نفاست سے سمیٹے جاتے ہیں کہ قالین یا فرش پر ایک چیز نہیں گرتی۔ ساری صاف ستھرائی منٹوں میں ہوتی ہے چونکہ چند لمحوں بعد ہی نماز مغرب ادا کی جاتی ہے۔

پوری مسجد نبوی شریف میں آب زم زم سپلائی کیا جاتا ہے۔ مسجد کے امور کی دیکھ بھال کرنے والے ادارے کے مطابق مسجد میں ہر روز 300 سے زائد آب زم زم سپلائی ہوتا ہے۔ زم زم براہ راست مکہ مکرمہ سے لایا جاتا ہے۔

مسجد کے صحن میں نمازیوں کو دھوپ اور بارش سے بچانے کے لئے نہایت بڑی بڑی اور خودکار الیکٹرک چھتریاں لگائی گئی ہیں۔ ان چھتریوں کی تعداد 250 سے زیادہ ہے۔ سن 2010ء میں پہلی مرتبہ ان کی تنصیب شروع ہوئی تھی۔ صحن میں چھتریوں کے ساتھ ساتھ پنکھے بھی نصب ہیں جن کی تعداد تقریباً 450 ہے۔

نمازیوں کے جوتے رکھنے کے لئے مسجد میں جگہ جگہ لکڑی کے باکس اور الماریاں موجود ہیں تاہم اس سال جوتے رکھنے کے لئے المونیم کے بنے تین ہزار سے زائد نئے باکسز رکھے گئے ہیں۔

جبکہ ایک رپورٹ کے مطابق مدینہ منورہ کی مخیر تنظیموں اور متمول افراد کی طرف سے افطار پر روزانہ 25 لاکھ ریال خرچ کیے جا رہے ہیں۔ نمازِ عصر کے فوراً بعد مسجد نبوی شریف کے اندر اور باہر چاروں طرف افطار کے انتظامات شروع کر دیئے

جاتے ہیں۔ سینکڑوں افراد روزانہ ریڑھیوں پر ٹوکریاں، ڈبے، تھرموس، نائلون کے دسترخوان اور ڈسپوزایبل کپ اور پلیٹیں لے کر حرم نبوی شریف پہنچ جاتے ہیں اور سرخ قالینوں پر دسترخوان بچھا کر روزہ داروں کو افطار کی دعوت دیتے ہیں۔ اس موقع پر مسجد انتظامیہ کی طرف سے 20 ہزار واٹر کولروں میں آب زم زم فراہم کیا جاتا ہے۔ صفائی کیلئے مامور دو ہزار کارکن افطاری کے فوراً بعد دسترخوان اکٹھے کر کے نماز کیلئے جگہ بناتے ہیں۔ مسجد نبوی شریف میں خواتین کیلئے بھی دو علیحدہ حصے مخصوص کیے گئے ہیں جہاں خواتین کیلئے افطار کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آج بھی مدینہ کے شہری کسی اجنبی کو دیکھتے ہیں تو؟

(یہ کالم فقیر کو کسی دوست نے بھیجا)

آج بھی مدینہ کے شہری کسی اجنبی کو دیکھتے ہیں تو اُسے محمد کہہ کر پکارتے ہیں اور ساتھی کو یا صدیق' لہٰذا یہ دُنیا کا واحد شہر ہے جس میں ہر مہمان، ہر اجنبی کا نام محمد اور ہر ساتھی صدیق ہے۔ انصار نے حضور ﷺ کی تواضع کی اور ان کی نسلیں حضور ﷺ کے مہمانوں کی خدمت کر رہی ہیں۔ رمضان المبارک میں پورا مدینہ اشیاء خورونوش لے کر مسجد نبوی حاضر ہو جاتا ہے دستر خوان بچھا دیئے جاتے ہیں، میزبانوں کے بچے مسجد نبوی کے دالانوں، ستونوں اور دروازوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں، حضور ﷺ کا جو بھی مہمان نظر آتا ہے۔ وہ اس سے لپٹ کر افطار کی دعوت دیتے ہیں۔ مہمان دعوت قبول کر لے تو میزبان کے چہرے پر روشنی پھیل جاتی ہے، نامنظور کر دے تو میزبان کی پلکیں گیلی ہو جاتی ہیں، میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو ایک سات آٹھ برس کا بچہ میری ٹانگ سے لپٹ گیا اور بڑی محبت سے کہنے لگا چچا، چچا آپ میرے ساتھ بیٹھیں گے میرے منجمد وجود میں ایک نیلگوں شعلہ لرز اٹھا، میں نے جھک کر اس کے ماتھے پر بوسا دیا اور سوچا یہ لوگ واقعی مستحق تھے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اللہ کے گھر سے اُٹھ کر ان کے گھر آ ٹھہرتے اور پھر واپس نہ جاتے۔

وہاں روضہ اطہر کے قریب ایک دروازہ ہے..... باب جبرئیل، آقا کریم رؤف و رحیم ﷺ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں قیام فرماتے تھے،

افطار کا وقت ہوتا، دستر خوان بچھتا، گھر میں موجود چند کھجوریں اور دودھ کا ایک آدھ پیالہ اس دستر خوان پر چن دیا جاتا، حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ فرماتے عائشہ (رضی اللہ عنہا) باہر دیکھو باب جبرئیل کے پاس کوئی مسافر تو نہیں آپ اُٹھ کر دیکھتیں، واپس آ کر عرض کرتیں یا رسول اللہ ﷺ وہاں ایک مسافر بیٹھا ہے۔ آپ کھجوریں اور دودھ کا وہ پیالہ باہر بھجوا دیتے۔ میں جونہی باب جبرئیل کے قریب پہنچا، میرے پیروں کے ناخنوں سے رانوں کی ہڈیوں تک ہر چیز پتھر ہو گئی، میں وہیں بیٹھ گیا، باب جبرئیل کے اندر ذرا سا ہٹ کر حضرت سیدہ عائشہ کے حجرے میں میرے آقا حضور کریم ﷺ آرام فرما رہے ہیں۔ میں نے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچا، آج بھی رمضان ہے۔

ابھی چند لمحوں بعد اذان ہو گی، ہو سکتا ہے آج بھی میرے حضور ﷺ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیں ذرا دیکھئے باہر کوئی مسافر تو نہیں اور ام المومنین عرض کریں گی یا رسول اللہ ﷺ باہر ایک مسافر بیٹھا ہے، شکل سے مسکین نظر آتا ہے، نادم ہے، شرمسار ہے، تھکا ہارا ہے، سوال کرنے کا حوصلہ نہیں، بھکاری ہے لیکن مانگنے کی جرات نہیں، لوگ یہاں کشکول لے کر آتے ہیں یہ خود کشکول بن کر آ گیا، اس پر رحم فرمائیں یا رسول اللہ ﷺ بیچارہ سوالی ہے، بے چارہ بھکاری ہے اور پھر میرا پورا وجود آنکھیں بن گیا اور سارے اعضاء آنسو.....

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رمضان المبارک میں عمرہ

۴ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ ۱۰ رجون 2016ء جمعرات کو ہم عمرہ شریف کی ادائیگی کے لیے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔

الحمدللہ ہم رمضان شریف کے پہلے جمعہ کی شب میں عمرہ کی ادائیگی کے لیے حاضر ہیں اور قبل ازیں بھی فقیر رمضان شریف میں عمرے کی سعادت حاصل کر چکا ہے آیئے ایک نظر رمضان شریف میں ادا کیے گئے عمرہ کی فضیلت حدیث پاک کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

حدیث مبارکہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون سے فرمایا کیا وجہ ہے کہ تو نے ہمارے ساتھ حج نہیں کیا؟ اس (عورت) نے عرض کیا: ہمارے پاس ایک پانی بھرنے والا اونٹ تھا۔ اس پر ابوفلاں اور اس کا لڑکا یعنی اس کا شوہر اور بیٹا سوار ہو کر حج کے لئے روانہ ہو گئے اور اپنے پیچھے ایک آب کش اونٹ خاندان کی ضرورت کے لئے چھوڑ گئے (اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی سواری نہیں)۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فإذا كان رمضان اعتمري فيه فإن عمرة في رمضان حجة

جب رمضان المبارک آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔ (بخاری شریف، کتاب العمرۃ، باب عمرۃ فی رمضان)

اور بخاری شریف کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں

حجة معي (بخاری، فضائل المدینۃ)

اس مقام پر اس عورت کا نام بھی اُمّ سنان انصاریہ بیان کیا گیا ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا جب رمضان المبارک آئے تو اس میں عمرہ کرنا، اس لئے کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا، حج کے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا

"ایک کے بعد دوسرا عمرہ درمیانے گناہوں کیلئے کفارہ ہے"

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اس فضیلت کے باعث دُنیا بھر سے کثیر تعداد میں اہل اسلام رمضان المبارک کے دوران عمرہ کی ادائیگی کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور بسا اوقات مختلف ممالک میں سعودی سفارت خانے عمرہ کی حاضری کے لئے درخواستیں جمع کرنا عارضی طور پر بند کر دیتے ہیں۔ پاکستان میں بھی رمضان المبارک کے دوران عمرہ کا ویزہ حاصل کرنے کے لئے کئی مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔ کبھی سفارت خانہ کھلنے کا انتظار اور کبھی عمرہ کمپنیوں کی طرف سے فیسوں میں اضافہ۔

فقیر سمیت قافلہ کے پانچ افراد (محترم محمد رفیق خان، صوفی مختار احمد اویسی، حافظ فیاض احمد اویسی، محمد لطیف اویسی) ہیں۔

رمضان المبارک کے چوتھے روزے (خمیس) کو شرکہ الوسام کی بس میں مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ گاڑی مدینہ منورہ سے روانہ ہوئی مسجد میقات (بیئر علی) پر ہم نے آ کر عمرہ شریف کے نوافل پڑھے اور نیت کی اور تلبیہ پڑھنے لگے

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ.....

کیا ہی ایمان افروز الفاظ ہیں، کیا ہی راحت بخش ترانہ ہے۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شارع ہجرہ

ہماری بس شارع ہجرہ سے مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئی یہ اونچے نیچے پہاڑوں، وادیوں اور چھوٹی بڑی بستیوں سے گزرتا صحرائی راستہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانے میں اسی (مشرک) طریق ہجرہ پر اونٹوں کے قافلے کئی ہفتوں کے بعد مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ پہنچتے تھے، لیکن ہم مدینہ منورہ سے ظہر کی نماز پڑھ کر نکلے تھے عشاء ہم نے مکہ مکرمہ میں ادا کی جبکہ عصر کا وقت راستہ میں ہو گیا۔ نمازِ مغرب اور افطار کے لیے ڈرائیور نے ایک ریسٹورنٹ پر گاڑی روکی ہم نے نماز ادا کی حافظ فیاض احمد اویسی چاول لائے جو ہم نے بس میں بیٹھ کر کھائے۔

قارئین! آج کل کے دور کی سفری سہولیات اور رسول اللہ ﷺ کے ظاہری دور کے سفر کا موازنہ کیا جائے تو عقل دھنگ رہ جاتی ہے۔ اونٹ اور پیدل سواری میں مہینوں لگ جاتے ہوں گے اور دھوپ کی تپش اور پانی کی قلت کا مقابلہ کرنا بھی مشکل ہوتا ہوگا۔ اللہ کے بندے اللہ کے گھر کی طرف تلبیہ پڑھتے رواں دواں ہوتے ہوں گے۔ مگر اب تو مہینوں کا سفر چند گھنٹوں میں ہو جاتا ہے۔ ہم رات ۱۲ بجے مکہ مکرمہ پہنچے تو محترم محمد آصف پٹانی ہمارے منتظر ہیں کمرہ نمبر 710 (غرفہ) کی چابی دی ہم نے سامان رکھا تازہ وضو کر کے حرم شریف چل دیئے۔

آج (۵ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ) جمعہ کی شب تھی اور ہم ڈر رہے تھے کہ حرم میں بہت رش ہوگا، لیکن جیسے ہی ہم باب الملک عبد سے حرم مکہ میں داخل ہوئے، سارا خوف جاتا رہا، بلاشبہ لوگ ہمارے تصور سے بھی کہیں زیادہ تھے، مگر انسانوں کے سمندر میں ہمارا قافلہ بھی بڑی آسانی سے رواں دواں ہو گیا۔ ہم تیز رفتار کشتی کی طرح انسانوں کے اس سمندر کے سینے پر تیرتے ہوئے مطاف کی دوسری جانب میں داخل ہو گئے۔ طواف کے سات چکر ہوتے ہیں۔ ہر چکر حجر اسود سے شروع اور اسی پر ختم کرنا

ہوتا ہے۔ حجر اسود کے سامنے کی دیوار میں سبز ٹیوب لائٹ نصب کی گئی ہے جس سے رش کی صورت میں حجر اسود کی سمت معلوم ہوتی ہے۔

طواف کرتے وقت میزاب رحمت کی زیارت کی

جو کہ حطیم کی دیوار کے ساتھ منسلک ہے۔ اس کا رُخ مدینہ منورہ کی جانب ہے گویا کہ کعبہ اشارہ کر رہا ہے کہ

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

ہم نے تو رات کو طواف کیا دن میں اگر طواف کیا جائے تو حرم کے صحن (مطاف) میں ایسا پتھر نصب کیا گیا ہے جو کہ سخت دھوپ میں بھی گرم نہیں ہوتا۔ رش کے باوجود ہم آدھے گھنٹے میں طواف سے فارغ ہو گئے۔ جب آپ لاکھوں انسانوں میں شامل ہو کر مصروف عبادت ہوں تو قطرہ بھی دریا بن جاتا ہے، تنہائی بھی ایک ناقابل بیان خوشی کا احساس لاتی ہے۔ طواف کے بعد ہم نے مقام ابراہیم کے سامنے دو رکعت نفل ادا کیے اور سعی کے لیے صفا و مروہ چلے گئے۔

اب سعی کرنے کے لیے ذکر و درود میں مشغول صفا کی جانب چل دیئے۔ سعی، صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانے کو کہتے ہیں۔ آج کل تو اس جگہ پر سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور ائر کنڈیشنر کا انتظام بھی ہے اور ایک سعی وہ بھی تھی جب بے آب و گیاہ میدان میں ننھے سیدنا اسماعیل علیہ السلام شدتِ پیاس سے بلک رہے تھے اور تلاشِ آب میں بے تاب حضرت سیدہ بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا چلچلاتی دھوپ میں ان راستوں میں پھر رہی تھیں..... اللہ اکبر۔

سعی کرنے کے بعد اب عمرہ کا آخری رکن سر مونڈوانا تھا وہ ہم اپنے فندق کے قریب حجام کی دوکان پر آئے اور حلق کرایا۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگرچہ حرم مکہ میں تعمیری کام جاری ہے مگر شاید رمضان المبارک کے دنوں میں حرم کعبہ کا تعمیراتی کام روک دیا گیا ہے، چنانچہ ہم نے دیکھا کہ بیت اللہ شریف کے سارے دروازے کھلے ہوئے تھے، لاکھوں انسانوں کا مسجد الحرام کے ہر حصے تک پہنچنا اور خانہ کعبہ کا طواف کرنا اور سعی کرنا بے حد آسان ہو گیا تھا۔

شاید رمضان المبارک کے بعد دوبارہ تعمیری کام شروع ہوگا۔ اُمید ہے کہ تیس لاکھ لوگ آئندہ چند برسوں میں مسجد کے وسیع کمپلیکس میں آسکیں گے اور ۲۰۲۰ء تک مسجد کی تعداد پچاس لاکھ تک پہنچا دی جائے گی۔

مکہ مکرمہ سے جدہ روانگی

۵ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ جمعۃ المبارک کو مکہ مکرمہ کی زیارات کے بعد محترم محمد نعیم جدہ سے گاڑی لیکر آئے ہیں آج ان کے ہاں یوم سیدہ الزہراء کے حوالہ سے محفل ہے ہم مکہ شریف سے جدہ کے لیے روانہ ہوئے تو میدانِ حدیبیہ سے ہمارا گذر ہوا فقیر نے احباب کو حدیبیہ کے متعلق عرض کیا جو نذرِ قارئین ہے:

میدانِ حدیبیہ

ہجرت کے پانچویں سال غزوۂ خندق کے موقع پر عالم ماکان ومایکون محسن انسانیت ﷺ نے فرمادیا تھا کہ اب قریش تم پر چڑھائی نہیں کرسکیں گے۔ چنانچہ چھ ہجری میں آپ نے ایک بار فجر کی نماز کے بعد صحابہ کرام کو فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ نبی کا خواب صرف سچا ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ وحی ہونے کے ناطے حکم ربی ہوتا ہے اور اسے پورا کرنا ضروری ہوتا ہے اس لیے عمومی طور پر کُل مسلمان اور مہاجرین خصوصی طور پر نہایت خوش ہو گئے کہ چھ سالوں کی طویل مدت کے بعد وہ حرم شریف کا سفر کریں گے اور اپنے آبائی شہر کو روانہ ہوں گے۔

ذوالقعدہ ۶ ہجری کو کم وبیش چودہ سو مسلمان نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے اور عمرہ کی نیت سے اور قربانی کے جانوروں، ستر اونٹوں، کی معیت میں آپ بغیر کسی جنگی ہتھیار کے عازم مکہ ہوئے۔ محسن انسانیت ﷺ نے خاص طور پر اس مقصد کے لیے ''ذوالقعدہ'' ایک محترم مہینے کا انتخاب فرمایا جس میں جنگ منع تھی تاکہ قریش مکہ پر واضح ہو سکے کہ مسلمان لڑائی کے لیے نہیں بلکہ خالصتاً عمرے کی نیت سے آرہے ہیں۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی اس سفر سعادت میں آپ کے ہمراہ تھیں۔ راستہ میں ذوالحلیفہ (بیئر علی) کے مقام پر آپ نے احرام بھی باندھ لیا جس سے دُنیا پر اور خاص طور پر اہل مکہ پر واضح ہو گیا کہ اس لشکر نبوی کے کوئی جنگی عزائم نہیں ہیں اور یہ خالصتاً ایک مذہبی سفر ہے جو زیارت کعبۃ اللہ کے لیے کیا جارہا ہے۔ جیسے جیسے مکہ مکرمہ کی وادی قریب آتی جارہی تھی اہل مکہ کی طرف سے تکلیف دہ خبریں ملتی چلی جا رہی تھیں چنانچہ آپ نے مکہ مکرمہ داخل ہونے سے پہلے حدیبیہ نامی ایک کنویں کے جوار میں پڑاؤ ڈال دیا تاکہ براہ راست ٹکراؤ سے بچا جا سکے۔

دوسری طرف اہل مکہ مکرمہ نے طے کرلیا کہ وہ مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے کیونکہ وہ مسلمانوں کو معاذ اللہ بے دین، باغی بھگوڑے سمجھتے تھے۔ کفارِ مکہ خود کو مذہبی ٹھیکیدار خیال کرتے تھے اور جو بھی ان کے مذہب کو مانے گا وہ تو دیندار ہے مگر جو کوئی ان کے مذہب سے انکار کرے گا وہ دہریہ ہے' کافر ہے' لادین ہے' مرتد ہے اور گویا ان کا مجرم ہے اور اس قبیل کے افراد کو کوئی حق نہیں کہ وہ کعبہ اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرسکیں۔ ان خیالات کی مالک قریش کی قیادت مسلمانوں کو حرم کی حدود میں داخلے کی روادار نہ تھی جس کے باعث نوجوانانِ قریشِ مکہ مسلمانوں سے جنگ پر آمادہ تھے حالانکہ خود ان کے عقیدے کے مطابق اس ماہ مقدس میں اور ان حدود حرم میں جنگ وجدال قطعاً ممنوع تھی لیکن جب خواہش نفس کو

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا بنالیا جائے اور مذہب کی تعلیمات مذہبی پروہتوں کے ہاتھ میں کھلونا بن جائیں تو حلال وحرام اور جائز وناجائز کا معیار بدل جاتا ہے چنانچہ تمام تقدیسی تحریمات کو پس پشت ڈال کر مسلمانوں سے جنگ کا فیصلہ کرلیا گیا اور قریش مکہ کے کچھ دستے خالد بن ولید جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے ان کی قیادت میں شب خون مارنے کے لیے روانہ بھی ہو گئے۔ ان دستوں کی کہیں کہیں چھوٹی موٹی جھڑپیں بھی ہوئیں اور مسلمانوں نے ان کے کچھ افراد پکڑ کر بارگاہ رسالت مآب میں پیش بھی کر دیے لیکن سرکار کریم ﷺ نے انہیں رہا کرنے کا حکم دیا کیونکہ آپ کسی قیمت پر بھی جنگ نہیں چاہتے تھے۔

جنگ سے اعراض کرنے کی اس مسلسل پالیسی نے قریش کو مجبور کیا کہ وہ سفارت کاری پر آمادہ ہوں۔ انہوں نے دارالندوہ میں مشورہ کیا اور بنی ہاشم کے دوست قبیلہ بنوخزاعہ کے سردار بدیل بن ورقاع کو بھیجا گیا کہ گفت وشنید کر کے مسلمانوں تک قریش کا غیض وغضب پہنچا سکے۔ گویا اب قریش کی صورتحال ایسی تھی جیسے حالات سے شکست کھایا ہوا بھیڑیا جہاں سرخ سرخ آنکھوں سے حریف کو گھور رہا ہوتا ہے وہاں دم بھی ہلا رہا ہوتا ہے کہ شاید مصالحت کی کوئی صورت نکل آئے۔ بدیل بن ورقاع نے قریش مکہ کو بتایا کہ اہل مدینہ صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں اور ان کے کوئی عسکری عزائم نہیں ہیں سوانہیں عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ آنے کی اجازت دے دی جائے۔ پس قریش کی یہ تدبیر بھی انہیں پر الٹ گئی تھی۔ اب کی بار قریش نے بہت ہی بزرگ سردار عروہ بن مسعود کو بھیجا اس نے واپس آ کر قریش کو مشورہ دیا کہ دیکھو اس شخص کے ساتھ جنگ کا ارادہ نہ کرو، اس نے کہا کہ ہم نے ساری عمر تجارت کی غرض سے سفر کیے ہیں اور بڑے بڑے سرداروں اور بڑے بڑے بادشاہوں کے لشکری دیکھے ہیں لیکن جس طرح اس شخص کے چاہنے والے ان پر جان نچھاور کرتے ہیں اس

کی مثال دُنیا میں کہیں اور نہیں دیکھی۔

عروہ بن مسعود ثقفی نے واپس جا کر کر مشرکین مکہ سے صحابہ کرام کی جان نثاری کو والہانہ انداز میں بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ اے میری قوم!..... میں قیصر وکسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں میں نے کبھی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ جس کے اصحاب اس کا اتنا ادب کرتے ہوں جتنی عزت محمد ﷺ کے اصحاب ان کی کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم جب وہ لعاب بھی پھینکتے ہیں تو ان کے صحابہ میں سے کوئی نہ کوئی اپنے ہاتھ پر لے لیتا ہے۔ جب وہ وضو کرتے ہیں تو اس کا پانی لینے کیلئے صحابہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب کوئی حکم فرماتے ہیں تو ان کے اصحاب اس حکم کو پورا کرنے کیلئے دوڑتے ہیں۔ جب وہ کلام فرماتے ہیں تو ان کے اصحاب کی آوازیں ہلکی ہو جاتی ہیں۔ مزید یہ کہ صحابہ انہیں بڑی محبت اور ادب کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

بخاری شریف میں اس طرح ہے کہ

وإذا توضأ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کادوا یقتتلون علی وضوئہ

آپ کے وضو کے پانی کو لینے کے لیے ایسے دوڑتے ہیں گویا قریب ہے کہ لڑ مریں گے۔

اس سے صحابہ کرام کی محبت وعشق کا واضح ثبوت ملتا ہے۔

صحابہ کرام اور ادبِ نبی ﷺ

دورانِ گفتگو ایک اور واقعہ بھی پیش آیا جسے تاریخ نے محفوظ کیا' ملاحظہ ہو:

عروہ بن مسعود حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جب حاضر ہوا تو دورانِ گفتگو اُس نے حضور سرورِ کائنات ﷺ کی ریش مبارک کو ہاتھ لگانا چاہا۔ اس پر حضرت مغیرہ بن

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شعبہ رضی اللہ عنہ نے سختی کے ساتھ اُس کا ہاتھ پیچھے ہٹا دیا۔ عربوں کے ہاں گفتگو کے دوران ایک دوسرے کی داڑھی کو پکڑنا اُن کا معمول تھا مگر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے کافر چچا عُروہ کی یہ حرکت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے منافی اور بہت ناگوار گزری۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نہ صرف بنو ثقیف میں سے تھے، بلکہ یہ دونوں ایک ہی خاندان سے تھے۔ عروہ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا باپ شعبہ دونوں آپس میں سگے بھائی تھے۔ یوں عروہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا چچا تھا۔ عروہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی شکایت کی تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمھارا اپنا بھتیجا مغیرہ بن شعبہ ہے۔ عروہ بن مسعود نے اپنے بھتیجے مغیرہ بن شعبہ کو بہت برا بھلا کہا۔

فائدہ

صحابہ کرام کے عمل سے معلوم ہوا کہ اصل رشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا ہے۔

عروہ کا مشورہ

صحابہ کرام کا ادب اور جانثاری کو دیکھ کر عروہ نے اہل مکہ کو مشورہ دیا کہ دیکھو تم ان سے کبھی نہیں جیت سکتے پس صلح کی پیشکش کو قبول کرلو۔ ابھی سفارت کا سلسلہ جاری تھا کہ مکہ کے شریر ذہنوں نے اسی (۸۰) جنگی افراد پر مشتمل ایک دستہ کو بھیجا تاکہ مسلمانوں کو ہراساں کیا جاسکے اور وہ مدینہ کی جانب لوٹ جائیں۔ وہ دستہ جو مسلمانوں کو خوفزدہ کرنے آیا تھا خود مسلمانوں کے نرغے میں آ گیا اور اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا گیا، جنگ سے چونکہ اعراض پیش نظر تھا اس لیے اس دستہ کو بھی اس لیے آزاد کر دیا گیا کہ قریش صلح پر آمادہ ہو جائیں۔ جب قریش کی تمام سفارتوں کا نتیجہ قریش کی ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہ نکلا تو آپ نے اپنی سفارت بھیجنے کا ارادہ فرمایا۔

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا، انہوں نے بڑی جرات مندی سے قریش سے کہا کہ اب دو ہی راستے ہیں تمہارے سامنے، مسلمانوں کو عمرہ کرنے دو یا پھر جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ قریش مکہ بھلا اہل ایمان کو عمرے کی اجازت کیسے دیتے اور ریاست مدینہ طیبہ سے مسلسل چھیڑ چھاڑ کرتے، اب انہیں جنگ کے قابل بھی نہیں چھوڑا تھا چنانچہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہ وہ خود طواف کرلیں اور واپس چلے جائیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے بغیر طواف کرنے سے صاف انکار کر دیا جس کے نتیجے میں قریش نے ان کا اونٹ قتل کر دیا اور انہیں نظر بند کر دیا۔ کافی وقت گزرنے کے بعد جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نہ لوٹے تو مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی کہ انہیں قتل کر دیا گیا ہے۔ اس پر محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم ببول کے ایک درخت نیچے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ عثمان کے خون کا بدلہ لینا ہم سب پر لازم ہے، کون ہے جو اس کاروائی میں میرا ساتھ دے گا؟؟؟ چودہ سو کے چودہ سو مسلمانوں نے آپ کے ہاتھ پر قتل عثمان کے انتقام پر بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بیعت پر اپنی خوشنودی کا پیغام بھیجا اور سورہ فتح میں اللہ تعالیٰ نے ان تمام افراد پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، اسی لیے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ یہ اطلاع جب وادی مکہ کے مکینوں تک پہنچی تو ان کے پاؤں تلے سے زمین سرک گئی، اب ان کے لیے مسلمانوں سے صلح کے سوا کوئی راستہ نہ تھا۔

خطیب قریش سہیل بن عمرو جو زبان دانی میں اور خطابت میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا قریش کی طرف سے جب مسلمانوں کے لشکر میں پہنچا تو جنگی تیاریاں دیکھ کر بہت گھبرایا اور فوراً بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچ کر عرض کی کہ عثمان رضی اللہ عنہ ابھی زندہ ہیں اور تھوڑی دیر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پہنچ بھی گئے جس سے

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمانوں کا غصہ تھم گیا۔ بیٹھتی جھاگ دیکھ کر عروہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ چند شرائط مان لیں تو ایک خوفناک جنگ ٹل سکتی ہے۔ شرائط پیش کی گئیں، جو اگرچہ بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں لیکن چونکہ نگاہ نبوت بہت دور تک دیکھ رہی تھی اور پہلی بار یہود سے صلح کر کے قریش سے ٹکر لی گئی اور اب کی بار ہر قیمت پر اس مورچے کو خاموش کر کے تو یہود کا قلع قمع کرنا مقصود تھا اس لیے یہی شرائط قدرے قدوغد کے بعد مان لی گئیں:۔

1۔ اس سال لوٹ جائیں اور اگلے سال عمرے کے لیے نہتے آئیں اور تین دن قیام کے بعد چلے جائیں۔

2۔ اہلیان مکہ میں سے کوئی مدینہ آیا تو اسے واپس کیا جائے گا اور کوئی مسلمان مکہ آیا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

3۔ اگلے دس سالوں تک فریقین میں جنگ نہیں ہوگی اور قبائل عرب جس فریق کے ساتھ چاہیں مل سکتے ہیں۔

ان یکطرفہ شرائط کے علاوہ بھی معاہدہ نامہ لکھے جاتے وقت قریش کی طرف سے کچھ بدتمیزیاں دیکھنے میں آئیں لیکن نگاہ نبوی نے انہیں برداشت کیا۔ ابھی دستخط ہونا باقی تھے کہ کچھ مسلمان جنہیں مکہ مکرمہ میں قریش نے قید میں ڈال رکھا تھا کسی طرح آزاد ہو کر لشکر اسلام میں پہنچ گئے لیکن قول وقرار کی بنیاد پر آپ نے انہیں اہل مکہ کے حوالے کر دیا تاہم کچھ ہی دیر بعد چند خواتین اسلام بھی مکہ مکرمہ سے فرار ہو کر لشکر اسلام تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئیں۔ سہیل بن عمرو نے کہا کہ انہیں بھی ہمارے حوالے کر دیں لیکن رسول کریم ﷺ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ معاہدے میں مردوں کا ذکر ہے عورتوں کا نہیں۔ ان شرائط پر عام مسلمان مطمئن نہیں تھے لیکن یہ مسلمانوں کی سیاسی فتح تھی کہ اہل مکہ نے اہل اسلام بقول ان کے بھگوڑوں اور

لادینوں کو اپنے ہم پلہ مان کر ان سے معاہدہ کیا تھا اسی لیے چند دن بعد جب سورۃ فتح میں اس صلح کو فتح مبین قرار دیا گیا تو صحابہ کرام کو اطمینان ہو گیا۔ صلح نامہ کی تکمیل کے بعد مسلمانوں نے اسی مقام پر قربانیوں کے جانور ذبح کیے، حلق کرایا اور احرام کھول دیئے۔

معاہدے کی پہلی شرط کے مطابق اگلے سال مسلمان مکہ مکرمہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آئے اور آپ کے ساتھ عمرہ ادا کیا۔ قریش کو اپنی آنکھوں سے اہل ایمان کا طواف کرتے دیکھنا قبول نہ تھا اس لیے وہ پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے اور مکہ شریف خالی کر دیا۔ مسلمانوں نے بڑے اطمینان سے تین دنوں تک حرم کعبہ کی فیوض و برکات کو سمیٹا اور لوٹ آئے اور اس طرح نبی ﷺ کا خواب پورا ہو گیا۔ دوسری شرط بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھی لیکن نگاہ نبوی نے اسے قبول کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مکہ شریف سے بھاگنے والے مسلمان نوجوانوں نے قریش کے قافلوں کو پریشان کرنا شروع کر دیا۔ مکہ سے بھاگے ہوئے یہ مسلمان قریش مکہ کے قافلوں کو، جنہیں پورے عرب میں کوئی پریشان نہ کرتا تھا، انہیں یہ نوجوان خالی نہ جانے دیتے تھے۔ قریش مکہ نے جب ریاست مدینہ طیبہ سے رجوع کیا تو ریاست کی طرف سے انہیں صاف جواب مل گیا کیونکہ یہ نوجوان مسلمان تو تھے لیکن ریاست مدینہ طیبہ کے شہری نہ تھے۔ چنانچہ جب قریش بہت پریشان ہوئے تو اس شرط سے دستبردار ہو گئے اور رسول کریم ﷺ نے ان نوجوانوں کو مدینہ طیبہ بلا لیا۔ دوسری شرط کے دوسرے حصے کے باعث اہل مکہ بلا روک ٹوک مدینہ طیبہ جانے لگے اور مسلمانوں کا قائم کردہ معاشرہ دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ اہل مکہ کے مسلمان ہونے کی شرح میں بہت اضافہ ہو گیا اور خالد بن ولید اور عمرو بن العاص جیسے لوگ بھی اسی دوران مسلمان ہو گئے۔ تیسری اور آخری شرط کے باعث مسلمانوں نے یہودیوں کا زور توڑ دیا اور اتنی سرعت سے یہ کاروائی کی

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ ذوالقعدہ میں یہ معاہدہ ہوا اور محرم میں خیبر پر چڑھائی کر دی گئی۔ اور پھر تاریخ نے ثابت کیا کہ یہی تیسری شرط فتح مکہ کا مقدمہ ثابت ہوئی اور مسلمانوں کو باغی، کافر، مرتد اور بھگوڑے سمجھنے والے خود تا قیامت ان استعارات کے مستحق ٹھہرے۔

سیرت النبی سے ثابت ہوتا ہے کہ حکمران آقاؤں کے خلاف بغاوت کا آغاز قوموں کی تاسیس سے ہوتا ہے، معاشی تنگ دستی، جنگ و جدال اور اس دوران منافقت سے نبرد آزما ہونا قوموں کی زندگی کا دوسرا اہم سنگ میل ہوا کرتا ہے اور جب دشمن کے اعصاب شل ہو جائیں تو مصالحت و صلح جوئی پر آمادگی دشمن کے زوال کا آغاز ہوتا ہے اور اس کے بعد کامیابی ایسی زندہ قوموں کے قدم چوم لیتی ہے اور وقت ان پر بے پناہ مہربان ہو جاتا ہے۔

صلح حدیبیہ کے واقعات سناتے ہم جدہ جا پہنچے اس شہر کے متعلق کچھ معلومات ملی ہیں وہ عرض کرتا ہوں۔

جدہ کا نام اور تعارف

جدہ کے لغوی معنی عظمت و جلال کے بھی ہیں یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ عربی میں جدہ دادی یا grandmother کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق تمام انسانوں کی ماں سیدہ بی بی حوا کی قبر مبارک جدہ کے ایک قبرستان میں ہے۔ جسے مقبرہ اماں حوا کہا جاتا ہے۔ فقیر کے ایک دوست نے بتایا کہ میں نے اس قبرستان میں حاضری دی۔ قبرستان بہت صاف ستھرا، تمام قبریں ایک ترتیب سے بنی ہوئی ہیں، ہر قبر پر نمبر ڈلا ہوا ہے۔ جہاں تک سیدہ بی بی حوا کی قبر کا تعلق ہے اسے مخفی رکھا گیا ہے۔ قبرستان میں خدمت انجام دینے والوں کو یقیناً معلوم ہوگا لیکن وہ عام لوگوں کو اس قبر کے بارے میں نہیں بتاتے۔ کہا جاتا ہے کہ 1975 میں سیدہ بی بی حوا کی قبر کو بجری اور سیمنٹ سے محفوظ کر دیا گیا تھا اس کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ مسلمان بڑی

تعداد میں قبر پر جانے لگے تھے۔ سعودی عرب میں نجدی رائج عقیدہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ لوگ قبر پر حاضری دیں اور فاتحہ پڑھیں۔ یہ صورت حال صرف اماں حوا کی قبر کے حوالے سے ہی نہیں بلکہ یہاں ہر تاریخی قبرستان میں معروف اور اہم شخصیات کے قبروں کے نشانات تک مٹا دیئے گئے ہیں۔ ایسا سعودی عرب میں رائج مسلک اس کی بنیاد ہے۔ یہاں قبروں پر کتبہ لگانے کا رواج نہیں اور نہ ہی مرنے والے کا نام قبر پر لکھا جاتا ہے۔ مکہ مکرمہ میں جنت المعلیٰ، مدینہ منورہ میں جنت البقیع جیسے قبرستانوں میں کیسی کیسی عظیم المرتبت ہستیاں آسودہ خاک ہیں ان کے مزارات کو مٹا کر اہل اسلام کے قلوب زخمی کیا گیا۔

سیدہ بی بی حوا کی قبر مبارک کا محل وقوع اور مزید تحقیق

سیدہ بی بی حوا کی قبر العمار یہ اور البغدادیہ محلوں کے درمیان واقع ہے۔ یہ قبر ایک قبرستان میں ہے جو جدہ کا قدیم ترین قبرستان ہے اور اماں حوا کے نام سے ہی منسوب ہے۔ جدہ کے اس تاریخی قبرستان کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا اور بہت کچھ لکھا جائیگا۔ اس حوالے سے کافی چہ میگوئیاں اور اختلافات کئے گئے اور کئے جاتے رہیں گے۔ مؤرخین میں سے بعض کا دعویٰ ہے کہ یہی وہ قبرستان ہے جہاں ام البشر حضرت حواء علیہا السلام مدفون ہیں۔ اسی لئے اس قبرستان کا نام اماں حوا کا قبرستان پڑ گیا۔ اب یہ جدہ کا ایک مشہور و معروف قبرستان ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس شہر میں اس سے پرانا قبرستان کوئی نہیں تو یہ مبالغہ نہ ہوگا۔ یہ جدہ کی قدیم فصیل کے اختتام پر واقع ہے۔ فصیل کے منہدم ہونے کے باوجود قبرستان اپنی جگہ پر قائم رہا۔ یہ قبرستان اس پتھر سے بنا ہوا ہے جس سے جدہ کے قدیم گھر تعمیر کئے جاتے تھے۔

حالیہ دنوں میں اس کا نیا احاطہ بنایا گیا ہے اور باہر سے سنگ مرمر لگا دیا گیا ہے۔ قبرستان کے اندر چلنے پھرنے کے لئے گزرگاہ کا بندوبست بھی ہے تاکہ آنے

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والے اور اپنے اعزہ واحباب کی قبروں کی زیارت کیلئے قبروں کے اوپر سے ہو کر نہ گزریں۔

قبرستان العمار یہ محلہ کے اور البغد ادیہ محلہ کے درمیان میں ہے۔ یہ علاقہ آباد ہونے سے قبل واٹر ٹینکرز کا مرکز ہوا کرتا تھا۔ جدہ کے قدیم باشندے یہاں جمع ہونے والا بارش کا پانی گھروں میں استعمال کے لئے لیجایا کرتے تھے۔ یہ اس دور کی بات ہے جب بارش کے پانی پر جدہ کے باشندے زیادہ انحصار کیا کرتے تھے۔ اس علاقے کا حال کافی عرصے تک ایسا ہی رہا۔ ایک زمانہ وہ آیا جب شہر کی فصیل منہدم کر دی گئی اور اہل جدہ کو پانی کی سپلائی عین العزیزیہ کے توسط سے ہونے لگی۔ اس وقت سے جدہ والے بارش کے پانی اور انکے حصول کے لئے مخصوص ٹینکر سے نجات پا گئے۔ آگے چل کر یہ علاقہ رفتہ رفتہ آباد ہو گیا۔ آبادی میں وہ نظم وضبط نہیں جو منظم شہروں میں درکار ہوتا ہے۔

جدہ کا کوئی قدیم باشندہ آپ کو وثوق کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ جس مقبرے کو سارا جہاں اماں حوا کا مقبرہ کہہ رہا ہے آیا وہاں اماں حوا مدفون ہیں یا نہیں؟ آپ جس سے بھی یہ سوال کریں تو وہ آپ کو یہی جواب دیگا کہ حقیقت تو اللہ بہتر ہی جانتا ہے۔ ہم اپنے آباء واجداد سے یہی سنتے آرہے ہیں کہ یہاں اماں حوا دفن ہیں۔

عمر رسیدہ لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ جس قبرستان کو ہم سب لوگ سیدہ بی بی حوا کا قبرستان کہتے ہیں وہ کافی پرانا ہے۔ اسکی تاریخ جدہ کے وجود سے کہیں زیادہ پرانی ہے۔ کتنی پرانی ہے یہ کوئی نہیں جانتا۔

جدہ کا نام اماں حوا کے مقبرے سے ماخوذ ہے۔ امام طبری اپنی کتاب تاریخ الطبری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان میں ایک ایسے پہاڑ پر اُترے تھے جسے واسم کہا جاتا تھا جبکہ سیدہ بی بی

حوا جدہ میں اُتری تھیں۔ اکثر تاریخی روایات اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت حوا اُم البشر ہیں اور وہ جدہ میں اتری تھیں۔ تاریخی روایات اس بات میں مختلف ہیں کہ انکی قبر کہاں ہے؟

امام طبری نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ جب آدم علیہ السلام ہندوستان میں اُترے تو وہ اماں حوا کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ دونوں مل گئے۔ دونوں کا تعارف میدان عرفات میں ہوا۔ اسی وجہ سے عرفات کو میدان التعارف کہا جاتا ہے۔ یہ بات ابن جبیر نے بھی تحریر کی ہے۔ ان سے قبل الحمدانی بھی اسی قسم کی بات تحریر کر چکے ہیں۔

علامہ ابن اسحاق کا کہنا ہے کہ اہل تورات کا کہنا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام واسم نامی پہاڑ پر ہندوستان میں اترے تھے اور اماں حوا مکہ مکرمہ کی سرزمین سے جدہ میں اتری تھیں۔

بعض مورخین کا کہنا ہے کہ اماں حوا کی موجودہ قبر کی جگہ پہلے ایک ڈھانچہ ہوا کرتا تھا جسے قبیلہ قضاعہ کے لوگ اسلام سے قبل پوجا کرتے تھے پھر اسکی جگہ اسلام کے بعد قبر بنادی گئی۔ ابن جبیر چھٹی صدی ہجری میں جدہ آئے تھے۔ انہوں نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ انہوں نے وہاں ایک قدیم گنبد تعمیر پایا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ام البشر اماں حوا کا مکان تھا۔ ابن بطوطہ نے 7ویں صدی میں جدہ کا سفر کیا تھا۔ انہوں نے بھی گنبد کا ذکر کیا ہے۔ آثار قدیمہ سے بھی اماں حوا کے مقبرے کے قدیم ہونے کے ثبوت ملتے ہیں۔ ترکی سیاح اولیا جلبی اپنے سفر حجاز میں جو 1082ھ میں کیا گیا تھا لکھتے ہیں کہ

وہاں ایک چھوٹا سا گنبد ہے جہاں اماں حوا محو خواب ہیں، جگہ ریتلی ہے، صحراء کے درمیان واقع ہے لیکن سادہ ہے، آراستہ نہیں ہے۔ قبر پر سبز ریشم کی چادر چڑھی

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئی ہے۔ قبر کے اطراف کنکریاں بچھی ہوئی ہیں۔ کنکریاں سر کی جانب بھی ہیں اور قدموں کی جانب بھی۔

مؤرخ اسحاق کے بقول حضرت آدم علیہ السلام نے طویل عمر پائی۔ ان کا انتقال میدانِ عرفات میں ہوا اور وہ سراندیپ میں نہیں گئے۔ اکثر اقوال یہی ہیں کہ آدم اور حوا علیہما السلام نے طویل عرصہ وادی مکہ میں گزارا۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے لئے جنت سے ایک گھر اتار دیا تھا۔ دونوں اس میں عبادت کیا کرتے تھے۔ ہر سال بیت معمور کی زیارت کیلئے آتے۔ طواف کرتے اور میدانِ عرفات میں چلے جاتے۔

بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ اماں حوا نے حضرت آدم علیہ السلام سے زیادہ عمر پائی۔ اماں حوا ہی نے ہابیل و قابیل اور نبی شیث علیہ السلام کو جدہ کے قریب دفنایا۔ اللہ و رسولہٗ اعلم۔

بہت ساری باتیں ایسی ہیں جن سے انسان اس حوالے سے یقین اور شک و شبہ کی کیفیتوں سے دوچار ہو جاتا ہے کہ سیدہ بی بی حوا کا مقبرہ سچ مچ اس شخصیت کا مقبرہ ہے جس سے یہ منسوب ہے؟ دراصل بعض سیاحوں اور وقائع نویسوں نے قبر کی ایسی تفصیلات بیان کی ہیں جن سے لگتا ہے کہ یہاں یقیناً سیدی بی بی حوا دفن ہونگی۔ مثال کے طور پر وہ بتاتے ہیں کہ قبر کتنی لمبی تھی اور اسکی دیگر تفصیلات کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ اس حوالے سے بہت ساری باتیں عربی اور انگریزی زبان کی ایک کتاب میں مذکور ہیں جس کے مصنف اینگلو ہسکو ہیں۔ کتاب کا نام جدہ عرب شہر کا عکس ہے۔ اینگلو ہسکو نے اس کتاب میں اس بات کی نشاندہی بھی کی ہے کہ اماں حوا کا سر کس طرف ہے اور قدم کس جانب ہیں۔

ایک سیاح محمد لبیب بشنونی نے سیدہ بی بی حوا کی قبر کا تعارف کراتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ یہ جدہ میں مسلمانوں کے ایک قبرستان میں ہے۔ قبر 150 میٹر لمبی ہے۔

ایک میٹر اونچی ہے، 3 میٹر چوڑی ہے۔ یہ اماں حوا کی قبر ہے۔ اس پر کچھ ایسی علامتیں نصب ہیں جن سے سر اور پیروں کی جگہ کی نشاندہی ہوتی ہے۔

محمد یوسف طرابلسی اپنی کتاب جدہ ایک تمدن کی کہانی میں واضح کیا ہے کہ جدہ کی تاریخ اور اس قبرستان کی تاریخ جاننے کے لئے انہوں نے جتنی کتابوں سے استفادہ کیا ان سب میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اماں حوا کو اللہ تعالیٰ نے جدہ میں اتارا تھا البتہ یہ مؤرخین اماں حوا کی قبر کی جگہ پر متفق نہیں ہیں۔ آیا وہ قبر جو ان کے نام سے منسوب ہے وہ انہی کی قبر ہے یا نہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ قبرستان انتہائی پرانا ہے۔ بہت سارے مؤرخین اور سیاحوں نے اپنی کتابوں میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ کتابوں کی انتہائی تاریخ نویں صدی ہجری تک کی ملتی ہے۔

چونکہ بہت سارے مقامی شہری اور حاجی یہ سن کر کہ یہاں اماں حوا دفن ہیں قبرستان کی زیارت کے لئے پابندی سے آتے جاتے تھے۔ تبرک حاصل کرتے۔ اسکا سلسلہ 14 ویں صدی ہجری کے وسط تک چلتا رہا۔ مگر نجدی حجاز مقدس پر قابض ہوئے تو اسلامی آثار و تبرکات اور مزارات کو مٹا دیا۔

جدہ کی جغرافی اور تجارتی حیثیت

جدہ، ریاض کے بعد سعودی عرب کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ یہ رقبے کے اعتبار سے ہمارے ملک پاکستان کے شہر لاہور اور آبادی کے لحاظ سے فیصل آباد کے برابر ہے۔ سعودی عرب کے مشرق و مغرب دونوں جانب سمندر لگتا ہے۔ مشرق میں خلیج فارس ہے جس کی سب سے بڑی بندرگاہ دمام ہے اور مغرب میں بحیرہ احمر یا ریڈ سی ہے جس کی سب سے بڑی بندرگاہ جدہ ہے۔ جدہ کی بندرگاہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور سے حجاج کی آمد و رفت کے لئے استعمال ہوتی آ رہی ہے۔ قدیم دور میں یہ ایک چھوٹی

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی بستی تھی جہاں اس دور کے چھوٹے موٹے جہاز اور کشتیاں لنگر انداز ہوتے تھے۔ اب یہ ایک جدید بندرگاہ کی شکل اختیار کر چکا ہے جو حجاج کی آمد و رفت کے باعث "میناجدۃ الاسلامی (Jeddah Islamic Port) کہلاتی ہے۔

جدہ شہر شمالاً جنوباً تیس چالیس کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ شرقاً غرباً اس کا پھیلاؤ بمشکل دس بارہ کلومیٹر ہے۔ شہر کے مشرقی کنارے پر پہاڑیوں کے ساتھ ساتھ ایک روڈ جنوب سے شمال کی طرف چلتی ہے جسے (دائری) رنگ روڈ کہا جاتا ہے۔ جنوب مشرق میں یہ مکہ مکرمہ، طائف اور ریاض کی طرف چلی جاتی ہے جبکہ شمال مشرق میں یہی روڈ جدہ ائرپورٹ سے ہوتی ہوئی سوئے مدینہ طیبہ رواں دواں ہوتی ہے اور آگے جا کر تبوک اور پھر اردن تک جاتی ہے۔ اسی روڈ پر جدہ ائرپورٹ کا حج ٹرمینل بھی ہے جہاں سے عازمین مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔ جدہ سے تیسری سڑک جنوب میں جازان کی طرف نکلتی ہے۔ یہ گاڑیوں کی سیکنڈ ہینڈ مارکیٹ ہراج سے ہوتی ہوئی لیث اور پھر آگے ابہا اور جازان کی طرف چلی جاتی ہے۔ آگے یہی روڈ یمن کے دارالحکومت صنعاء تک جاتی ہے۔

جدہ کا سٹی سینٹر بلد کہلاتا ہے۔ یہ پرانا شہر ہے اور یہاں خاصی پرانی عمارتیں موجود ہیں۔ یہ ہمارے کراچی کے صدر اور لاہور کی انارکلی کی طرز کا علاقہ ہے۔ یہاں سے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ جانے والی قدیم شاہراہیں نکلتی ہیں۔ بلد سے مدینہ شریف جانے والی قدیم شاہراہ شہر کے بیچوں بیچ گزرتی ہوئی ایئرپورٹ سے ہوتی ہوئی شمال مشرق میں مدینہ کی طرف روانہ ہوتی ہے۔ ائرپورٹ سے پہلے اس شاہراہ پر دنیا بھر کی گاڑیوں کے شوروم ہیں۔ ایئرپورٹ کے سعودی ایئرلائن والے ٹرمینل کے پاس فلائی اوورز کا بہت بڑا جنکشن ہے۔ یہاں چار سمتوں سے آنے والی روڈز پر فلائی اوورز اس طرح تعمیر کئے گئے ہیں کہ کسی بھی جانب سے آ کر کسی بھی سمت جانے کے لئے سگنل کا

سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ سیٹلائٹ تصاویر میں یہ مقام سانپوں کے بڑے سے گچھے کی مانند محسوس ہوتا ہے۔ جدہ کے مشرق سے آنے والی رنگ روڈ بھی ایئرپورٹ کے پاس مدینہ منورہ روڈ میں مل جاتی ہے۔ (جدہ کے متعلق یہ ساری معلومات فقیر نے مدینہ منورہ میں مختلف ذرائع سے حاصل کیں)

یوم سیدہ الزہراء رضی اللہ عنہا

محترم محمد نعیم و محترم محمد وسیم نے جدہ میں اپنے گھر میں سیدہ کائنات فاطمۃ الزہرۃ رضی اللہ عنہا کے یوم وصال کے موقعہ پر محفل سجائی۔ جس میں جدہ میں موجود پاکستانی کمیونٹی کی معزز شخصیات نے شرکت کی۔

افطاری سے قبل مختصر سی محفل منعقد کی گئی جس کا آغاز قاری محمد فیاض اویسی قادری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ حاجی جاوید اقبال قادری اور صوفی مختار احمد اویسی نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی۔ فقیر راقم نے شان سیدہ کائنات فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی نسبت سے گفتگو کی۔ آخر میں درود و سلام اور دعا کے بعد تمام احباب نے روزہ افطار کیا اور نماز مغرب ادا کی۔ اور محترم محمد نعیم بھائی نے ہمیں مکہ مکرمہ پہنچایا۔

واپس مدینہ منورہ

فقیر نے مکہ مکرمہ میں محترم محمد آصف پٹانی کہہ دیا کہ ہم نے ہفتہ (۶ رمضان المبارک) کو مدینہ منورہ جانا ہے پروگرام کے مطابق صبح ۷ بجے شرکہ والوں کی بس تیار ہے ہم خوشی خوشی مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے۔ تقریباً دن ۱۲ بجے ہم حدودِ مدینہ شریف میں داخل ہوئے مسجد میقات سے ہماری گاڑی جب آگے بڑھی تو مسجد نبوی شریف کے میناروں پر نظر پڑتے ہی آنکھیں روشن اور دل منور ہو گئے۔ بس میں

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موجود زائرین نے صلوٰۃ وسلام کی صدائیں بلند کیں۔ ان صداؤں میں دبی دبی سسکیاں اور ہچکیاں بھی شامل تھیں۔ پلکوں پر لرزاں اشکوں میں ستاروں کی سی چمک دکھائی دے رہی تھی۔ نگاہیں کہکشاں اور سینے گلستاں تھے۔ روحیں عجیب طرح کا اطمینان محسوس کر رہی تھیں۔ عجیب اطمینان تھا۔ اضطراب بھی تھا، ٹھہراؤ بھی۔ جذبات مچل رہے تھے، مگر نگاہیں میناروں پر جمی ہوئی تھیں۔ سواروں کی یہ حالت تھی اور سواری یعنی گاڑی اپنے معمول کے مطابق مدینہ پاک کی شاہراہوں پر رواں کشاں کشاں مسجدِ نبوی کی طرف جا رہی تھی۔

مدینہ شریف کی گلیاں اور بازار نور سے معمور سے زائرین کے دل عقیدت و محبت سے منور تھے۔ گویا ظاہر و باہر نور ہی نور تھا۔ اس کیفیت کو چند منٹ گزرے ہوں گے کہ گاڑی رک گئی۔ ہماری رہائش گاہ آ گئی ہم نے اپنا سامان اتارا اور اپنے کمرہ میں جا کر تازہ وضو کیا نماز ظہر ادا کی اور سو گئے عصر سے قبل تیار ہو کر حرم نبوی شریف کے لیے روانہ ہوئے اور بارگاہ بیکساں پناہ شافع مجرماں حضور سید العالمین ﷺ میں حاضر ہوئے۔

حاضری کے آداب

جب آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں غلام حاضر ہوں تو تن اور من کی پاکیزگی حاصل کرنے کے بعد حاضر ہوں۔ یہ تو وہ بارگاہ ہے کہ جس میں حاضری کے آداب اللہ پاک خود قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔ (پ۲۶ سورۃ الحجرات:۱)

اے ایمان والو! (کسی بھی معاملے میں) اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے آگے نہ بڑھا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو (کہ کہیں رسول ﷺ کی بے ادبی نہ ہو جائے)، بیشک اللہ (سب کچھ) سننے والا خوب جاننے والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

(پ۲۶ سورۃ الحجرات:۲)

اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبیِ مکرم (ﷺ) کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور اُن کے ساتھ اِس طرح بلند آواز سے بات (بھی) نہ کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز کے ساتھ کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے سارے اعمال (ایمان سمیت) غارت ہو جائیں اور تمہیں (ایمان اور اعمال کے برباد ہو جانے کا) شعور تک بھی نہ ہو

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

(پ۲۶ سورۃ الحجرات:۳)

بیشک جولوگ رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہ میں (ادب ونیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقوٰی کے لئے چن کر خالص کرلیا ہے۔ ان ہی کے لئے بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہے

(یہ آیات آج بھی مواجہہ اقدس پر خوبصورت لکھائی کے ساتھ کندہ ہیں جو زائرین کرام کو دعوتِ ادب دے رہی ہیں)

بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضری دینے کی وہ گھڑیاں آ گئی تھیں جن کا انتظار تھا۔ جس حاضری کے لئے اپنا دیس اپنا گھر بار اور سب اعزاء واقارب کو بہت دور سمندر پار چھوڑ کے آئے تھے اور نہ اپنا گھر یاد آتا تھا نہ کوئی اور وطن کی چیز یاد آتی تھی۔ جسم کا وطن دور رہ گیا تھا روح کو اپنے وطن کا ماحول مل گیا تھا روح کی سرشاریاں دیکھی نہیں جاسکتیں لیکن محسوس ہو رہی تھیں۔ اُس دربار میں حاضری کے لمحات قریب آ رہے تھے جہاں ہر روز 70 ہزار ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور اُنہیں صرف ایک دِن کے لیے قربت کی اجازت ملتی ہے اور اگلے دِن اُتنے ہی ملائکہ مزید آتے ہیں اور گزشتہ روز کے ملائکہ واپس چلے جاتے ہیں اور جو فرشتہ ایک مرتبہ آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے قیامت تک اُس کی باری دوبارہ نہیں آتی۔ اُس دربار میں حاضری کا پروانہ عطا کر دیا گیا تھا اور وہ بھی ایک، دو یا تین دِنوں کے لئے نہیں بلکہ کئی دِنوں کے لئے۔ فقیر کو سمجھ آ رہی تھی کی انسان کیوں رشکِ ملائکہ ہے؟ کہیں ساری عمر دوسری حاضری کی اجازت نہیں ملتی اور کہیں سال میں بارہا مرتبہ حاضری کی اجازت اور اجازت بھی ایسی کہ واپسی اگلے دن نہیں بلکہ کئی دن بعد ہوتی ہے۔ آج ہمیں ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے مدینہ منورہ سے دور رہ کر بہت گراں گزرے تھے اور مُلاقات

محبوب کے درمیان حارج رہے تھے وہ پل بھر میں گزر گئے ہوں۔ ہجر کی کیفایات دور رہ گئی تھیں اور وصل کی گھڑیاں آ گئی تھیں۔ حاضری کے لئے نکلنے سے پہلے ہم نے اپنے فندق میں تازہ وضو کیا اور عصر کی نماز سے قبل مسجدِ نبوی کی طرف سراپا ادب بن کر چل دیئے۔ عصر کے وقت رش زیادہ نہیں تھا مغرب کی نماز کے بعد بہت زیادہ رش ہو جاتا ہے۔ درود وسلام پڑھتے ہوئے آقا کریم ﷺ کے قدمین شریفین کی جانب سے سلام کے لئے اِس حالت میں حاضر ہوئے کہ آنکھوں میں اشکِ ندامت اور دِل اس بات سے خوفزدہ کہ کوئی بے ادبی سرزد نہ ہو جائے۔ اس بارگاہ میں تو بیتاب نگاہی بھی بے ادبی ہے، جہاں حضرت جُنید بغدادی اور حضرت بایزید بسطامی جیسے اکابر اولیاء بھی اس حال میں حاضر ہوتے ہیں کہ جیسے اُنہوں نے اپنے سانس روک رکھے ہوں اور سانس لینا بھی بے ادبی ہو۔ ایک خاص فرق جو ہم محسوس کر رہے تھے وہ یہ تھا کی خانہ کعبہ میں انوار وتجلیات کا جو عالم تھا اُس میں ہیبت اور جلال تھا آقا ﷺ کی بارگاہ میں جمال اور ٹھنڈک تھی۔ حاضری کے بعد ہم اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے باب جبریل کی طرف ایک جگہ تلاش کر کے بیٹھ گئے اور پھر یکم جولائی تک جتنے دِن بھی مدینہ پاک میں گزرے ہم نے روزانہ اپنا معمول یہی رکھا کہ نمازوں کے وقفے کے علاوہ حاضری دینے کے بعد وہیں آ کر بیٹھ جاتے درود وسلام کے ہدیے پیش کرتے اور آنکھوں سے آنسو گرتے رہتے۔ فجر کی نماز کے بعد سونے کے لئے ہوٹل جاتے ہیں۔

بابِ جبریل علیہ السلام

قدیم مسجد نبوی شریف کے شرقی جانب ایک دروازہ نام باب جبریل ہے اس کو باب نبی بھی کہتے ہیں کیوں کہ یہی وہ دروازہ ہے جس سے نبی پاک ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لایا کرتے تھے لیکن ایک خاص واقعہ کی وجہ سے اس دروازے کو "باب

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جبریل" بھی کہا جانے لگا ہے۔

غزوۂ احزاب یعنی خندق کی جنگ سے فارغ ہو کر رسول مکرم سید عالم ﷺ جب کاشانہ نبوت یعنی حجرہ عائشہ میں تشریف لائے اور اپنے ہتھیار اور جنگی لباس اتر دیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے حجرے کی دیوار کی ریخوں سے دیکھا کہ اللہ کے سب سے مقرب فرشتے "سیدنا جبریل علیہ السلام" ایک گھوڑے پر سوار انسانی شکل میں اس مقام پر اس انداز سے حاضر ہوئے کہ آپ جنگی لباس میں ملبوس تھے اور آپ کا پورا لباس اور جسم گرد آلود تھا اور آپ نے اس مقام پر جہاں آج "باب جبریل" موجود ہے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو اپنا جنگی لباس اتار دیا ہے لیکن ہم فرشتے اب بھی جنگی لباس میں ہیں اور ایسا کیجیے کہ آپ ہمارے ساتھ جنگ میں شامل ہو جائیے کیوں کہ ابھی بنو قریظہ قبیلے سے جنگ کرنا باقی ہے۔

اور اس واقعہ کی بناء پر یہ دروازہ "باب جبریل" کے نام سے جانا جانے لگا اور بی بی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہ ہستی تھیں جنہوں نے روح الامین سیدنا جبریل علیہ السلام کو انسانی شکل میں دیکھا اور وہ مکالمہ خود سنا جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا۔

فوٹو بازی کی وباء

موجودہ دور میں مدینہ منورہ کا سفر ہوتا ہے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ حاضری کیفیات سے عاری حضوری سے خالی ہے بلکہ تصویر کشی و سیلفی بنانے میں تباہ ہو رہی ہے۔ اس کے اثرات و برکات تو ایسے ہیں کہ زندگی کی کایا پلٹ جائے۔ زندگی میں روحانیت و نورانیت پیدا ہو جائے لیکن شیطان نے ہمیں بے ادبی و بے احترامی کی ایسی ڈگر پر لے کر چلا ہے کہ ہم حقیقی روح سے محروم ہیں۔

زیاراتِ مدینہ

مدینہ پاک میں مختلف زیارات کی حاضری کے لئے گئے اور مسجد قبا جو کہ تاریخِ اسلام کی پہلی مسجد ہے وہاں حاضری دی اور نوافل ادا کیے۔ وہاں نوافل ادا کرنے سے عمرہ کا ثواب ہے۔

جبلِ اُحد دیکھا وہ پہاڑ جس کے لئے آقا ﷺ نے فرمایا کہ یہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ میدانِ اُحد جہاں شوال المکرم ۳ ہجری کو جنگ اُحد لڑی گئی۔ وہ جگہ بھی دیکھی جہاں تیر لگنے سے آقا کا دندان مبارک کا کچھ حصہ شہید ہوا۔ اُس جگہ پر ہماری آنکھوں میں اپنے سلسلہ اویسیہ کے بانی خیر التابعین امام العاشقین حضرت خواجہ اویس قرنی کی محبت کا وہ منظر گھوم گیا جب اُنہیں معلوم ہوا کہ آقا ﷺ کا دندان مبارک شہید ہوا ہے تو اُنہوں نے اپنا ایک دانت اُکھاڑ ڈالا۔ پھر خیال گزرا کہ شاید یہ دانت نہ ہو کوئی دوسرا دانت ہو تو اُس کے ساتھ والا دانت اُکھاڑ ڈالا حتیٰ کہ ایک ایک کر کے سارے دانت اُکھاڑ دیئے کہ جو بھی دانت ہوگا وہ بھی اُکھڑ گیا ہوگا اور یہ شعر ذہن میں گردش کرنے لگا:

بدلے میں ایک دانت کے توڑے سارے دانت
اُس ایک دانت کا اویس کو کتنا ملال تھا

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی دندان شکنی کے متعلق میرے والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپور نور اللہ مرقدہٗ کا رسالہ "خواجہ اُویس قرنی کی دندان شکنی" کا مطالعہ کریں۔

اِس کے علاوہ جنت البقیع کے باہر کھڑے ہو کر اہل جنت کی بارگاہ میں سلام کرتے رہے۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر نماز کے بعد جنازے

مسجدِ نبوی میں تقریباً ہر نماز کے وقت کئی جنازے اُٹھتے ہیں اور اُن خوش نصیبوں کو جنت البقیع میں دفن کیا جاتا ہے۔ ہر جنازے کے وقت ہم سوچتے ہیں کہ کاش یہ میرا جنازہ ہوتا ہم دعا کرتے کہ:

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں
مدفن میرا سرکار کے قدموں میں بنا دے

بڑا لطف آیا سویرے سویرے

(12-6-2016) آج پیر شریف ہے رمضان المبارک (۱۴۳۷ھ کے 8ویں روزے کی سحری ہم نے اپنے فندق میں کی (محترم محمد یٰسین بھائی نے اہتمام کیا) محمد نعیم بھائی جدّہ سے آئے ہیں طے پایا کہ فجر کی نماز حضور سیّد الشہداء رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ادا کی جائے ہم نے صبح صبح جبل احد شریف کے دامن میں فجر کی جماعت کے ساتھ ادا کی اور امیر طیبہ سیّد الشہداء اسد اللہ واسد الرسول سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے دربار میں قدموں کی طرف سے جا پہنچے سلام۔ عاجزانہ عرض کیا صبح کا وقت تھا کیا لطف تھا مطوعے رشرطے ابھی نہیں آئے تھے سخی لجپال کے در پہ ہم بھکاری جھولیاں پھیلائے کھڑے رہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی صبح کی ہوا بھی حاضرِ درگاہ تھی بہت ہی قرار آیا۔

یوم سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

(15-6-2016) آج مدینہ منورہ میں رمضان المبارک کا پہلا عشرہ مغفرت ختم ہو رہا ہے محترم محمد انور، محمد اجمل، ذوالفقار علی نے اپنے روم میں یوم سیّدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے موقعہ پر گیارویں شریف کا اہتمام کر رکھا ہے۔ حافظ محمد فیاض اویسی قادری، بھائی لطیف احمد اویسی ان کے ہاں مقیم ہیں ان کا تقاضہ ہے کہ ہم ان کے ہاں

روزہ افطار کریں فقیر کے ہم سفر صوفی مختار احمد اویسی کو بخار ہے وہ مستشفیٰ (ہسپتال) سے دوائی لیکر فندق چلے گئے۔ فقیر نے حضرت سیّد حسن شاہ کی خدمت میں عرض کی وہ ساتھ ہو لئے رفیق احمد خان بھی ہمراہ ہیں ہم طریق قباء پر مقام محفل پر پہنچے حافظ صاحب نے تلاوت نعت و منقبت پڑھیں حضرت سیّد محمد حسن شاہ نے مختصر مگر بہت جامع پر اثر گفتگو فرمائی فقیر کو دعا کا کہا گیا اتنے میں افطار کا وقت ہوا تو صاحب خانہ نے صفرے پر انواع و اقسام کی مدنی نعمتیں سجا دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے رزق میں وسعت فرمائے آمین۔

کام کی باتیں

(17-6-2016) شب جمعہ محمد عباس اویسی جدہ سے آیا ہم نے نمازِ تراویح اپنے فندق میں ادا کی اور امیر طیبہ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ ایک بجے حرم نبوی شریف حاضر ہوئے مواجہہ اقدس میں جا کر سلام عرض کیا اور اپنے ٹھکانے بابِ مکہ کے باہر حافظ غلام سرور صاحب کے پاس بیٹھ گئے وہاں پاکپتن شریف کا ایک بابا بیٹھا تھا اس نے بڑے کام کی باتیں کیں۔

سونا

بابا نے ایک عجیب بات کی کہ لوگ سونے بنانے کے چکر میں کیا سے کیا کرتے ہیں بتایا کہ میں نے اپنی زندگی میں بہت سارے دنیاداروں کو سونا بنانے کی دھن میں کنگال ہوتے دیکھا مگر ان سے سونا نہ بن سکا۔ سونا کیسے بنتا ہے لفظ ''سونا'' پر غور کریں سو ''نا'' یعنی نہ سونے سے سونا بنتا ہے'' جو غفلت کی نیند سو جاتے ہیں وہ دُنیا میں سب کچھ کھو جاتے ہیں'' یعنی سب کچھ زائل کر جاتے ہیں۔ فقیر نے حضرت مولانا خواجہ محمد یار رحمۃ اللہ علیہ کا شعر پڑھا:

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سونا ہی بن گئے ہیں نہ سونے سے اہل دل
اس واسطے میں سوتا ہوں اک نوحہ گر کے پاس

جس گھڑی....نصیب سنورتے ہیں...اس وقت کچھ لوگ....تکیے پر سر رکھ کر سوتے ہیں....اور کچھ لوگ.....مصلیٰ پر سر رکھ کر.....روتے ہیں.....سونے والے.....خوبصورت خواب دیکھتے ہیں.....اور رونے والے.....خوبصورت تعبیر پاتے ہیں۔

مر کے اپنی ہی اداؤں پہ امر ہو جاؤں
ان کی دہلیز کے قابل میں اگر ہو جاؤں
آرزو اب تو مظفر جو کوئی ہے تو یہ ہے
جتنا باقی ہوں مدینے میں بسر ہو جاؤں

☆مدینہ منورہ میں آج ۱۷ر جون، ۱۲ر رمضان المبارک جمعۃ المبارک ہے ہم نے نمازِ جمعہ کا اہتمام کیا فقیر نے خطاب میں ''رمضان المبارک کی بہار مدینہ منورہ میں'' پر گفتگو کی نمازِ جمعہ کے بعد صلوٰۃ وسلام ہوا۔ فقیر نے جملہ احباب کے لیے دُعا کی اور قباء شریف نوافلِ عمرہ ادا کرنے کے لیے چل دیئے۔

مسجد قباء کے سامنے دو قبرستان کو بلڈوز کر دیا گیا

مسجد قباء شریف میں حاضر ہوئے تو فقیر کو دیکھ کر تشویش ہوئی کہ مسجد کے گیٹ نمبر 1 کے سامنے مشرقی جانب وسیع قبرستان تھا جہاں سے مرد حضرات مسجد میں داخل ہوتے ہیں جو کچھ بلندی پر واقعہ تھا اور سیڑھیاں بنی تھیں اور ان سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر مسجد قبا کے گیٹ کو پشت پر رکھتے ہوئے سامنے دیکھا جائے تو احاطہ میں یہ دونوں چھوٹے قبرستان نظر آتے تھے مرد حضرات تو ان قبرستانوں کو آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ خواتین بھی اگر مسجد قبا کے وضو خانے سے باہر نکل کر الٹے ہاتھ کی جانب چند قدم

آگے آتیں تو انکو یہ قبرستان آسانی سے نظر آجاتے تھے۔

تاریخی حیثیت

ان دونوں قبرستانوں کی تاریخی حیثیت یہ ہے کہ یہ صدیوں پرانے قبرستان تھے ایک عرصہ تک عرب کے ایک قبیلے کے لوگ یہاں اپنے مردوں کو دفناتے تھے۔

آہ صد آہ نجدیوں نے ان قبرستانوں کو ملیا میٹ کر دیا

فقیر شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ کے پہلے عشرہ میں حاضر ہوا تو قبرستان موجود تھے مگر آج ۱۷ر جون 2016ء/۱۲ر رمضان المبارک جمعۃ المبارک کو حاضری دی تو ان کا نام ونشان تک نہ تھا فرش بنا دیا گیا قاری محمد صدیق صاحب بتا رہے تھے کہ قبل رمضان المبارک میں قباء شریف میں نوافلِ عمرہ ادا کرنے کے لیے حاضر ہوا تو قبور کو بلڈوزر کے ذریعے اکھاڑا جا رہا تھا توبہ اَسْتَغْفِرُاللّٰہ نجدی اسلامی آثار اور متبرک مقامات اور مزارات کے ازلی دشمن ہیں جنت المعلیٰ اور جنت البقیع شریف میں صحابہ و اہل بیت کرام تابعین اور تبع تابعین، اولیاء کاملین، محبوبانِ خدا کے مزارات کو جس بیدردی سے مٹایا وہ دنیا جانتی ہے۔

بیئر غرس کی زیارت

واپسی پر ہم نے (کنواں) بیئر غرس کی زیارت بھی کی یہ مسجد قباء شریف کی شرقی جانب تقریباً آدھے میل کے فاصلے پر ہے۔ غرس مقامات کا نام ہے جو اس کے اردگرد ہیں۔ موضع قربان جو مدینہ منورہ کا مشہور مقام ہے۔ یہ کنواں بنی حنظلہ کی قبور کے قریب تھا۔

اس کی تاریخی حیثیت کا اندازہ احادیث مبارکہ لگایا جا سکتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک دن حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا میں نے آج

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رات بہشت کے کنوؤں میں سے ایک پر صبح کی ہے۔ آپ صبح کو بئیر غرس پر تشریف لے گئے وہاں وضو فرمایا اور لعاب مبارک ڈالا۔

حضرت ابراہیم بن اسماعیل مرسلین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کنواں جنت کے کنوؤں میں سے ایک کنواں ہے اور اسکا پانی جنت کے چشموں میں سے ہے اور اس کا پانی پاکیزہ ہے حضرت ابراہیم بن اسماعیل مرسلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کے نبی محتشم رسول اکرم ﷺ اس کنوئیں پر تشریف لائے تو آپ نے اس سے وضو فرمایا اور اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا کے میرے وصال کے بعد مجھے میرے کنوئیں (بیئر غرس) کے سات مشکیزوں سے مجھے غسل دینا اور آپ کو اسی کنوئیں کے پانی سے غسل دیا گیا۔ (ابن ماجہ)

اب کنوئیں کے نشانات دیکھے جاسکتے ہیں پانی تو نہیں ہے۔ ایک طویل عرصہ تک تو کنوئیں کی زیارت بھی نجدیوں نے بند کر رکھی تھی اب پتہ نہیں کیسے عقل آئی ہے کہ بورڈ بھی لگا دیا ہے۔ زیارت کے لیے آنے والوں کو منع بھی نہیں کیا جاتا۔ کنوئیں کے متصل اسکول (مدرسہ) بھی ہے۔ آج جمعۃ المبارک کی وجہ سے مدرسہ میں چھٹی ہے۔

مسجد ابی ذر کی تاریخی حیثیت

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی سے شمال (اُحد پہاڑ) کی طرف پیدل کے راستے پر یہ ایک چھوٹی سی مسجد موجود ہے (نقل جماعی بسوں کے اڈہ کے قریب) اگر آپ کو اس مسجد کی تاریخی اہمیت کا اندازہ ہو جائے تو آپ دیوانہ وار اس مسجد کو دیکھنا چاہیں گے اور اس کو دیکھے بغیر مدینہ منورہ سے واپس نہیں آئیں گے اور جب آپ کی نظر اس مسجد پر پڑے گے تو آپ کا بے اختیار "درود شریف" پڑھنے کا دل چاہے گا۔

اس مقام پر دراصل ایک صحابی رسول کا مکان ہوا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اس مقام پر تشریف لائے اور نماز ادا فرمائی۔ آپ کے ساتھ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) بھی تھے پھر یہاں رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا عمل فرمایا کہ جس سے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) گھبرا گئے اور آپ کو محسوس ہونے لگا کہ شاید رسول ﷺ کی روح مقدس جسم اطہر سے نکل چکی ہو۔ رسول ﷺ نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے گھبرانے کا سبب پوچھا اور اس کے بعد آپ کو ایک خوشخبری سنائی جو آج تک کے مسلمانوں کے لیے اللہ کا ایک تحفہ ہے۔ یہ مسجد آج کل دو ناموں سے جانی پہچانی جاتی ہے۔

اس مسجد کا ایک نام تو "مسجد ابی ذر غفاری" ہے کیوں کہ اس جگہ سیدنا ابی ذر غفاری کا گھر تھا اور اس کا دوسرا نام "مسجد سجدہ" ہے کیوں کہ اس مقام پر اللہ کے رسول ﷺ نے ایک مرتبہ طویل سجدہ فرمایا تھا۔

آپ ﷺ کے ساتھ سیدنا عبدالرحمان بن عوف بھی تھے اور جب آپ نے رسولِ مکرم ﷺ کو اتنا طویل سجدہ کرتے دیکھا تو آپ کو گمان ہوا کہ شاید آپ ﷺ کے جسم اطہر سے روح مقدس پرواز کر گئی ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کے اس سجدے میں کس قدر خشوع و خضوع تھا اور اس تاریخی سجدے میں اتنا خشوع و خضوع کیوں نہ ہوتا' کیونکہ یہ سجدہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا جبریل علیہ السلام کے اس پیغام کے فوراً بعد اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے کیا جس میں اللہ کریم نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (سورہ الاحزاب:۵۶)

ترجمہ: اللہ اور اس کے فرشتے آپ (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی ان پر درود اور سلام بھیجو۔

گویا ''درود شریف'' کی اہمیت اور فضیلت والی آیات اس مقام پر نازل ہوئیں جو واقعی اللہ کریم کا ایک ایسا تحفہ ہے جس سے آج کے مسلمان بھی مستفید ہو رہے ہیں اور قیامت تک آنے والے تمام مسلمان مستفید ہوتے رہیں گے جب ہی تو اس مسجد کو دیکھ کر بے اختیار زبان پر ''درود شریف'' کا ورد جاری ہو جاتا ہے

مدینہ منورہ میں دجال کے اترنے کا مقام

قرب قیامت کی ایک معروف نشانی یہ ہے کہ کانا دجال روئے زمین پر ظاہر ہو گا اور پوری دنیا کو اپنے فتنے کی لپیٹ میں لے لے گا دجال کا فتنہ بہت عظیم فتنہ ہوگا وہ لوگوں کو روٹی دکھائے گا اور لوگ اسکے پیچھے بھاگیں گے جو چیز وہ جنت کی بنا کر یعنی خوشنما کر کے دکھائے گا وہ اصل میں دوزخ اور برباد کر دینے والی چیز ہوگی اور جو چیز وہ بدنما کر کے دکھائے گا وہ جنت کی اور کامیاب کرنے والی چیز ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے دجال کے فتنے سے بچنے کے لیے ہمیشہ اللہ کی پناہ مانگی ہے۔

دجال ایک آنکھ سے کانا ہوگا اور اسکے ماتھے پر

.....ک ف ر.....لکھا ہوگا

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے دجال پوری دنیا کو اپنے کنٹرول میں کر لے گا مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا کیوں کہ ان دونوں شہروں کے گرد اللہ کے فرشتے محافظ کی صورت میں موجود ہونگے۔ مدینہ منورہ کے قریب جب وہ پہنچے گا تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک پہاڑ پر چڑھ جائے گا جہاں سے اسکو مقدس و محترم مسجد نبوی نظر آئے گی اور اسوقت وہ انتہائی بے بسی سے مسجد نبوی کے جانب اشارہ کر کے اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ کیا تم لوگ وہ سفید محل دیکھ رہے ہو وہ احمد کی مسجد ہے لیکن

دجال اس پہاڑ سے آگے نہ جا سکے گا۔ اس پہاڑ کا نام "جبل جبشی" ہے۔ یہ پہاڑ مدینہ شریف میں آپ بڑی آسانی سے دیکھ سکتے ہیں جب احد کی زیارت پر جائیں تو یہ پہاڑ اُحد کے میدان سے نظر آتا ہے اور اسکی بڑی پہچان یہ ہے کہ اس پر سعودی بادشاہ فہد بن عبدالعزیز نے شاہی محل بنایا ہوا ہے۔ اُحد شریف جاتے ہوئے شمال مغرب کی طرف غور سے دیکھیں تو آپکو محل کی دیواریں نظر آئیں گی۔ (رات کو اس محل کی لائٹنگ کی روشنی واضح نظر آتی ہے)

دجال مدینہ منورہ کے داخلی راستوں سے اندر داخل ہونے کی کوشش کرے گا مگر ہر راستے پر اسے ایک فرشتے کی صورت میں نگہبان ملے گا اور وہ نامراد ہو جائے گا پھر وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوگا اور مدینہ طیبہ کی مغربی سرزمین ''الجرف'' میں خیمہ زن ہوگا۔ اس دوران مدینہ منورہ کی زمین تین مرتبہ اللہ کے حکم سے ہلائی جائے گی جس کے نتیجے میں مدینہ میں بسنے والے تمام منافق بھاگ کھڑے ہونگے اور پورے مدینہ میں صرف اہل ایمان رہ جائیں گے۔

اسوقت سیدنا عیسی علیہ السلام دُنیا میں تشریف لا چکے ہونگے اور وہ دجال کا پیچھا کریں گے اور ارض فلسطین میں ''لد'' کے مقام پر اسے قابو کر لیں گے اور قتل کر کے جہنم واصل کر دیں گے۔ (قیامت کی نشانیاں از حضور فیض ملت)

مدینہ منورہ کی کھجوریں

فقیر ایک عرصہ سے مدینہ منورہ کی کھجوریں (سوق التمور) کھجور منڈی حاجی محمد انور سے خریدتا ہے (چونکہ وہ فقیر کے ہم وطن ہیں اور وہ فقیر کے ساتھ بہت محبت کرتے ہیں) حجاج کرام کے لیے مکہ مکرمہ سے آب زمزم اور مدینہ منورہ کی کھجوریں بہترین تحفہ ہیں۔

مدینہ منورہ کے پھل اور ترکاری وغیرہ ہر چیز بابرکت ہے کیونکہ نبی ﷺ نے

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس میں برکت کی دُعائیں فرمائی ہیں۔ صحابہ کرام کا معمول تھا کہ موسم کا پہلا پھل جب درخت سے توڑتے تو اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپ اس کو ہاتھ میں لے کر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دُعا فرماتے کہ اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما اور پھر کسی چھوٹے بچے کو بلا کر وہ پھل دے دیتے۔

(مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینہ)

بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ آپ ﷺ اس پھل کو آنکھوں سے لگاتے اور اسے بوسہ دیتے اور یوں دُعا فرماتے کہ اے اللہ! جس طرح تو نے ہمیں پہلا پھل کھلایا اسی طرح اس کا آخری بھی کھلا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الاطعمہ)

یعنی ان درختوں کو بار آور فرما، انہیں آفات اور خرابیوں سے محفوظ رکھ اور آخری پھل تک ہمارے لئے کھانے کے قابل رکھ۔ اہل علم نے یہ صراحت کی ہے کہ مدینہ منورہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کی جو دُعائیں ہیں وہ صرف آپ کی ظاہری حیات مبارکہ تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ دُعائیں قیامت تک کے لئے ہیں لہٰذا ہر زمانہ کے لئے یہ نبوی ﷺ دُعائیں شامل ہیں، اس طرح مدینہ منورہ کا کوئی بھی پھل ہو وہ نبی ﷺ کی دُعاء کی برکت سے بابرکت ہے۔

کھجور مدینہ منورہ کا خاص پھل ہے اور اس کے درخت یہاں زمانہ قدیم سے پائے جاتے ہیں جیسا کہ بعض روایات و آثار سے اندازہ ہوتا ہے۔ سابقہ کتابوں میں یہ پیشین گوئی کی گئی تھی کہ اللہ کے آخری نبی ﷺ جب مبعوث ہوں گے تو وہ ایسی زمین کی طرف ہجرت کریں گے جہاں بکثرت کھجور کے درخت ہوں گے۔ تاریخی روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے بہت پہلے ہی کھجور کے درخت دیکھ کر بعض یہود یہاں آ کر آباد ہو گئے تھے کہ یہی جگہ نبی آخر الزماں ﷺ کی ہجرت گاہ ہو گی۔ الغرض مدینہ منورہ کے پھلوں میں خصوصیت کے ساتھ کھجور اور اس میں بھی

خاص طور پر عجوہ کھجور (جو کہ کھجور کی ایک قسم ہے) کے بعض فضائل اور انوکھے فائدے صحیح احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ اگرچہ بعض اطباء نے طبی لحاظ سے کھجور کی افادیت اور اس کے خواص پر تحقیق کر کے اسے مفید قرار دیا ہے لیکن مدینہ منورہ کے کھجور کی افادیت کے سلسلے میں بعض اہل علم نے یہ صراحت کی کہ یہ کھجور کی ذاتی خاصیت سے بڑھ کر بلکہ اس سے ماوراء اس کی افادیت صرف نبی ﷺ کی دُعاء کی برکت سے ہے۔

عجوہ شریف

عجوہ کھجور کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ جنت سے ہے اور جنت کا ایک پھل ہے۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کمأۃ (چھتری نما پودا) من میں سے ہے (یعنی وہ من وسلویٰ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر اُتارے گئے تھے) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے اور عجوہ (کھجور) جنت سے ہے اور وہ زہر سے شفاء ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الطب، ترمذی کتاب الطب)

اکثر روایات میں صبح نہار 7 عدد کھجور کھانے کا یہ فائدہ بیان کیا گیا کہ سارا دن اسے نہ کوئی زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ ہی کوئی جادو اس دن اس پر اثر انداز ہو سکے گا۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ہر دن صبح 7 عجوہ کھجور کھا لے تو اس پورے دن میں اس کو نہ کوئی زہر نقصان پہنچائے گا اور نہ جادو۔

(بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب العجوۃ، مسلم، کتاب الاشربۃ، باب فضل تمر المدینہ)

ایک روایت میں پورے شہر مدینہ منورہ کے مقابلے میں عوالی مدینہ کے عجوہ کھجور کی فضیلت اور اس کا فائدہ مند ہونا اس طرح بیان ہوا' ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک عالیہ کے عجوہ میں شفاء ہے اور وہ صبح نہار منہ بلاشبہ تریاق ہے۔ (مسلم، کتاب الاشربۃ، باب فضل تمر المدینہ) عالیہ بلند کو کہتے ہیں جس کی جمع عوالی آتی ہے۔ مدینہ منورہ کی جنوبی سمت میں مسجد نبوی سے ایک 2 میل کی دوری پر واقع علاقہ کو عوالی مدینہ کہا جاتا تھا۔ اس کے آگے 3 میل تک بلکہ بعض نے 8 میل تک کے علاقہ کو عوالی مدینہ کہا ہے۔ (وفاء الوفاء)

الغرض حدیث بالا میں خاص طور پر اس جگہ کی کھجور کو زہر کا تریاق کہا گیا ہے بشرطیکہ صبح نہار کھائی جائے۔ ان احادیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور اور پھر خاص طور پر عالیہ کی عجوہ زہر سے تریاق میں خاص افادیت اور اہمیت رکھتی ہے۔

عجوہ کے علاوہ مدینہ منورہ کی کوئی بھی کھجور نبوی دُعاء کی برکت سے فائدہ سے ہر گز خالی نہیں۔ بعض روایات میں عجوہ کی قید کے بغیر مدینہ منورہ کی کسی بھی کھجور کا فائدہ بیان کیا گیا، سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت ان الفاظ میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص 7 کھجور صبح کے وقت اس کے (مدینہ شہر کے) دونوں لابوں کے درمیان میں سے کھالے تو شام ہونے تک اسے کوئی زہر نقصان نہ دے گا۔ (مسلم)

بعض روایات میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جو رات کو کھائے تو صبح تک کوئی چیز اسے نقصان نہ پہنچائے گی۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مدینہ کے دو لابوں کے درمیان کی 7 عجوہ کھجور صبح نہار کھالے تو اس دن شام ہونے تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (حدیث کے ایک راوی) فلیح کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ (میرے شیخ نے روایت کرتے ہوئے) یہ بھی کہا تھا اور اگر شام میں اسے کھالے تو صبح ہونے تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاطعمہ)

ان احادیث کو سامنے رکھ کر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ مدینہ منورہ کی ہر کھجور میں برکت اور شفا ہے، اگر یہ کھجور عجوہ ہو اور عجوہ بھی اگر عوالی مدینہ کی ہو تو زہر اور سحر (جادو) کا تریاق ہونے میں یہ زیادہ مفید ہے۔

سات کے عدد میں حکمت؟

7 عدد کی رعایت بھی احادیث کی روشنی میں اہم ہے چاہے اس کی حکمت اور اس میں پنہاں اسرار و رموز تک ہماری رسائی نہ ہو سکے۔ ان احادیث کی شرح کرتے ہوئے امام نووی لکھتے ہیں ان احادیث میں مدینہ طیبہ کے کھجور اور اس کے عجوہ کی فضیلت اور اس میں سے صبح 7 عدد کھانے کی فضیلت بیان ہوئی ہے، مدینہ کی دوسری کھجور کے مقابلے میں عجوہ کو خاص کرنا اسی طرح 7 عدد کی قید ان اُمور میں سے ہے جس کو شارع (اللہ تعالیٰ) ہی جانتا ہے اور ہم اس کی حکمت نہیں جانتے لہٰذا اس پر ایمان لے آنا، اس کی فضیلت اور اس میں حکمت (و مصلحت) کا اعتقاد رکھنا ہی ضروری ہے، یہ نمازوں کی تعداد اور نصابِ زکوٰۃ کی مقدار وغیرہ کی طرح ہے، اس حدیث کے سلسلے میں یہی بات صحیح و درست ہے۔ (مسلم، بشرح النووی)

حافظ ابن حجر نے بھی 7 کے عدد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس کی دوسرے اعداد کے مقابلہ میں بہر حال خاصیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین 7 بنائے، دن 7 رکھے، انسان کی تخلیق 7 مختلف مراحل میں ہوئی، عبادات میں طواف و سعی کے چکر 7 ہیں، جمرات پر 7، 7 کنکریاں ماری جاتی ہیں وغیرہ، لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس عدد کی کوئی خاصیت ضرور ہے (پھر آگے لکھتے ہیں کہ) مدینہ طیبہ کی خاص طور پر 7 عدد کھجور کا زہر اور سحر کے لئے رکاوٹ ہونا ایسی خاصیت ہے کہ اگر بقراط و جالینوس جیسا کوئی حکیم کہے تو حکماً اس پر یقین کر لیں جبکہ ان کی بات اور رائے کی بنیاد

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظن وتخمین یا تجربہ کے سوا کچھ نہیں، پس جس کی بات وحی کی بنیاد پر ہو اور ساری بات یقینی اور قطعی ہو تو اس کی باتیں زیادہ حقدار ہیں کہ وہ بغیر کسی اعتراض اور چوں وچرا کے تسلیم کرلی جائیں۔ (الطب النبوی ﷺ)

احادیث سے جہاں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مدینہ کی عجوہ کھجور زہر کا تریاق اور سحر سے حفاظت میں مفید ہے، وہیں بعض احادیث سے یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ یہ دیگر مختلف امراض میں بھی مفید ہیں بلکہ اس میں مطلقاً شفا کا پہلو ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کی دُعاء کی برکت سے ہر بیماری میں فائدہ مند ہوسکتی ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں (صحیح سند سے) منقول ہے کہ وہ سر چکرانے یا سر درد کی شکایت والے کو 7 دن نہار منہ 7 عدد عجوہ کھجور کھانے کا حکم دیتی تھیں (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطب) اسی طرح کتبِ احادیث میں ایک واقعہ یوں ملتا ہے کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ تمہیں تو دل میں کوئی تکلیف معلوم ہوتی ہے، پھر انہیں اُس وقت کے مشہور طبیب حارث بن کلدہ کے پاس جانے کا مشورہ دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اسے چاہیے کہ وہ مدینہ طیبہ کی 7 عجوہ کھجور گٹھلیوں سمیت پیس کر تمہیں کھلائے۔ (ابوداؤد، کتاب الطب)

مسجد نبوی شریف.....ایک نظر میں

ہمارے قافلہ میں بھائی محمد لطیف اویسی پہلی بار مدینہ منورہ حاضر ہوئے ہیں ان کی خواہش ہے کہ اندرون مسجد نبوی شریف کے متعلق انہیں کچھ معلومات عرض کی جائیں تو فقیر انہیں باب الصدیق کے اندر لے گیا اور مسجد نبوی شریف (ترکی حصہ) قدیم حرم کے متعلق عرض کرتا گیا بعد ازاں اپنے کمرہ میں آکر یہ مضمون تحریر کیا:

یہ مضمون فقیر نے اپنے والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ

مرقدہٗ کی تصنیف ''مسجد نبوی شریف کی تاریخ وتعمیر'' سے لیا ہے۔

مسجد نبوی ﷺ کی زمین کے اولین مالک:.....دو یتیم بچے، سہل اور سہیل۔

قطعہ زمین کی قیمت:.....سکہ رائج الوقت کے مطابق دس دینار۔

بنیاد رکھنے والے:.....حضور نبی کریم ﷺ۔

مسجد کے دروازے:.....تین عدد۔

مسجد نبوی کا رقبہ:.....(اولین تعمیر 05.5 مربع میٹر)

مسجد نبوی کی اونچائی:.....2.9 میٹر

مسجد نبوی میں توسیع:.....7 ہجری بعد از فتح خیبر

مسجد کا توسیعی رقبہ:.....2475 مربع میٹر

مسجد کی اونچائی:.....4.06 میٹر

تعمیر سوم مسجد نبوی:.....بعہد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ 17 ہجری

تعمیر چہارم مسجد نبوی:.....بعہد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ 30 ہجری

تعمیر پنجم مسجد نبوی:.....بعہد ولید بن عبدالملک (گورنر مدینہ حضرت عمر بن عبدالعزیز) 91 ہجری۔

اس توسیعی کام میں قیصر روم نے بھی اعانت کی اور ایک لاکھ مثقال سونا، ایک سو نامور کاریگر، چالیس اونٹ کندہ اور منقش پتھروں کے مدینہ منورہ بھجوائے۔

مسجد نبوی ﷺ میں پہلی مرتبہ محراب بنائی گئی جو حضرت عمر بن عبدالعزیز کی جدت تھی، اس سے پہلے مسجدوں میں محراب نہیں ہوا کرتی تھی، مسجد کے چاروں کونوں پر چار مینار تعمیر کیے گئے، جن کی اونچائی اٹھاسی فٹ تھی، توسیع کے بعد مسجد کا رقبہ طولاً و عرضاً تین سو فٹ ہوگیا۔

تعمیر ششم مسجد نبوی:.....بعہد محمد بن عبداللہ المہدی عباسی 165 ہجری، اس

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توسیع میں دس ستونوں کا اضافہ کیا گیا۔

تعمیر ہفتم مسجد نبوی:..... بعہد خلیفہ ملک ناصر الدین اور خلیفہ معتصم باللہ 655 ہجری۔

تعمیر ہشتم مسجد نبوی:..... بعہد ملک ظاہر ابوسعید 835 ہجری، اس موقع پر ریاض الجنۃ کی چھت تبدیل کی گئی۔

تعمیر نہم مسجد نبوی:..... ترک سلاطین، سلطان محمد خاں اور سلطان عبدالمجید خان 1233 ہجری۔

سلطان محمود نے روضہ اقدس کے گنبد کو از سرِ نو تعمیر کرایا اور 1255 ہجری میں اس نے گنبد پر سبز رنگ کروایا، جس کی وجہ سے اس خوبصورت گنبد کا نام ہی گنبد خضرا پڑ گیا۔

ترک دور کے بعد

مسجد نبوی میں پہلی سعودی توسیع شاہ عبدالعزیز بن سعود کے دور میں ربیع الاوّل 1373 ہجری میں ہوئی۔ توسیع کے بعد مسجد نبوی کا رقبہ 16500 مربع میٹر ہو گیا، دروازوں کی تعداد نو اور میناروں کی تعداد چار ہو گئی۔

سعودی تعمیر کی تفصیلات

دیوار سے ملحقہ چوکور ستونوں کی تعداد.....474

گول ستونوں کی تعداد.....232

مغربی دیوار کا طول.....128: میٹر 416 فٹ

مشرقی دیوار کا طول.....128: میٹر 416 فٹ

شمالی دیوار کا طول.....91 : میٹر 296 فٹ

دروازے:.....نو عدد

محراب اور ستونوں کی ڈائیں:.....189

کھڑکیاں:.....44

دیواروں اور ستونوں کی بنیادوں کی گہرائی:.....5 میٹر 16 فٹ۔

میناروں کی بنیادوں کی گہرائی:.....17 میٹر 55 فٹ

میناروں کی بلندی:.....70 میٹر 227 فٹ۔

سعودی دور کی دوسری توسیع

یہ توسیع شاہ فیصل بن عبدالعزیز کے دور میں ہوئی، 85 ہزار مربع میٹر کا مزید اضافہ ہوا، اس کے بعد مزید 5550 مربع میٹر سایہ دار میدان کا اضافہ کیا گیا۔

تیسری توسیع

شاہ خالد بن عبدالعزیز کے دور میں ہوئی، اُس میں 43000 مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

مسجد نبوی ﷺ کی تاریخ میں سب سے بڑی توسیع

شاہ فہد بن عبدالعزیز کے دور میں ہوئی، توسیع شدہ مسجد کے تین حصے ہیں:

i- تہہ خانہ.....ii- زمینی منزل.....iii- پہلی منزل

تہہ خانہ کی اونچائی 4.10 میٹر اور زمینی منزل کی اونچائی 12.65 میٹر ہے، جبکہ پہلی منزل (بشمول نئی اور پرانی توسیع) برآمدے اور 366 ستونوں پر مشتمل ہے، تہہ خانہ کو مسجد میں بہم پہنچائی جانے والی سہولتوں مثلاً الیکٹرو مکینکل کے آلات، ایئر کنڈیشنڈ سسٹم کی مشینری، فائر سسٹم، کمپیوٹرائزڈ نظام اور اسٹور کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے، جبکہ زمینی اور پہلی منزل نماز کے لیے استعمال ہو گی۔ مسجد میں ٹھنڈک پہنچانے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیلئے دنیا کا سب سے بڑا ایئر کنڈیشنڈ پلانٹ مسجد سے سات کلو میٹر دور لگایا گیا ہے، توسیع کے بعد مسجد کا کل رقبہ 98500 مربع میٹر ہو جائے گا، مسجد اور اس کے اردگرد میدانوں میں عہد رسالت کا پورا مدینہ شامل ہو جائے گا۔ مسجد کے گرد میدانوں کا کل رقبہ 235000 مربع میٹر ہے، پہلے مسجد نبوی کے چار مینار تھے، جن کی اونچائی 60 اور 70 فٹ تھی، اس میں چھ میناروں کا اضافہ کیا گیا ہے، اس طرح میناروں کی بلندی 104 میٹر ہے، جبکہ مینار پر بنے ہوئے پیتل کے تاج کی لمبائی 6 میٹر ہے (اب ان میناروں میں سبز رنگ کی لائٹیں لگا دی گئی ہیں جو بہت دیدہ زیب ہیں) تہہ خانہ میں ستونوں کی تعداد 2554 ہے، مرکزی صحن یعنی زمینی منزل میں 2174 ستون ہیں، ستونوں کے بالائی حصوں پر پیتل کے منقش تاج لگائے گئے ہیں۔

دروازے

مسجد میں داخلے کے چودہ بڑے راستے ہوں گے، جبکہ نو مرکزی گیٹ ہوں گے۔ موجودہ دروازوں کی تعداد سولہ ہے، 72 دروازوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے، اس طرح مسجد کے دروازوں کی کل تعداد 88 ہو جائے گی۔

سیڑھیاں اور فانوس

چھت پر جانے کیلئے اٹھارہ عام سیڑھیاں اور چھ برقی سیڑھیاں ہوں گی، مسجد کی خوشنما چھتوں میں لٹکے ہوئے نہایت قیمتی اور دیدہ زیب فانوس مسجد کی خوبصورتی میں گراں قدر اضافہ ہیں۔ بڑے فانوسوں کی تعداد 68 ہے، ان دائرہ نما فانوسوں کے چاروں طرف کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے الفاظ کندہ ہیں۔

حجاج کرام کے لیے تقریباً 7996 وضو خانے بھی بنائے جا رہے ہیں، 550 ٹھنڈے پانی کے کولر ہوں گے، اس کے علاوہ 2622 غسل خانے تعمیر کیے جا رہے

ہیں۔

اسطوانات رحمت

اسطوانات، اسطوانہ کی جمع ہے، اسطوانہ کے معنی ستون کے ہیں، مسجد نبوی میں تاریخی اہمیت کے حامل سات ستون ہیں۔

1- اسطوانہ حنانہ:..... (حنانہ کے معنی رونے والی اونٹنی) یہ کھجور کے اس درخت کی جگہ بنایا گیا، جس کے ساتھ ٹیک لگا کر رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ منبر کی تعمیر ہوئی تو آپ اس پر خطبہ دینے لگے، تب یہ درخت پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، آواز سن کر رحمت دو عالم ﷺ نے اسے سینے سے لگایا، اس ستون کو منبر کے نیچے دفن کر دیا۔

2- اسطوانہ حرس:..... یہ حضور ﷺ کے پہرے دار کی جگہ تھی کہ وہ اسی مقام پر نماز بھی ادا کر لیا کرتے تھے۔

3- اسطوانہ وفود:..... باہر سے آنے والے وفود اسی مقام پر آپ کی خدمت میں باریابی حاصل کرتے تھے۔

4- اسطوانہ ابی لبابہ:..... اسے اسطوانہ توبہ بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت ابی لبابہ صحابی تھے، ان سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی تھی، اپنے آپ کو سزا دینے کیلئے اس ستون سے باندھ لیا تھا، اس لیے یہ ان سے منسوب ہو گیا۔

5- اسطوانہ سریر:..... سریر کا مطلب بستر اور چارپائی ہے، نبی کریم ﷺ دوران اعتکاف رات کے وقت یہاں استراحت فرماتے تھے۔

6- اسطوانہ جبرئیل:..... یہاں جبرئیل امین وحی لے کر آتے تھے۔

7- اسطوانہ عائشہ:..... ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی بھی ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز ادا کرنے کی فضیلت معلوم ہو

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جائے تو وہ اس جگہ کے لیے قرعہ اندازی کیا کریں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس جگہ کی نشاندہی کی، اس لیے یہ اسطوانہ عائشہ کہلایا۔

منبر نبوی شریف

فتح خیبر کے بعد سامعین کی تعداد میں اضافہ کے باعث 7 ہجری میں مسجد نبوی کی تعمیر دوم کے بعد منبر بنایا گیا، جس کے تین زینے تھے، منبر کا طول ایک گز اور چوڑائی نصف گز اور ہر زینے کی چوڑائی بھی نصف گز تھی۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں منبر کے لیے غلاف بنایا گیا۔ 50 ہجری میں مدینہ کے حاکم مروان نے چھ زینوں والا منبر بنوا کر منبر نبوی شریف کو اس کے اوپر رکھ دیا۔ 656 ہجری میں شاہ یمن ملک مظفر نے ایک خوبصورت منبر بنوایا اور اسے منبر نبوی شریف کی پرانی جگہ رکھوا دیا، فرمانروائے مصر رکن الدین 658ھ تا 676ھ نے ایک نہایت دیدہ زیب منبر بنوا کر مسجد نبوی شریف میں رکھوایا۔ پھر ملک ظاہر برقوق 792ھ تا 801ھ۔ اس کے بعد شاہ مصر ملک اشرف (872ھ تا 902ھ) بعد ازاں سلطنت عثمانیہ کے فرمانروا سلطان مرزا (982ھ تا 1003ھ) نے سنگ مرمر کا بنا ہوا خوبصورت منبر حرم نبوی کے لیے بطور ہدیہ بھجوایا۔

گنبد خضراء شریف

1282ء تک روضہ اقدس پر گنبد موجود نہ تھا، مصر کے سلطان محمد قالون الصالحی نے پہلی مرتبہ روضہ اطہر پر گنبد تعمیر کروایا، یہ گنبد لکڑی سے بنایا گیا، جسے شیشے سے ڈھانپا گیا تھا، سلطان قالون کے بیٹے ناصر شاہ نے اس کی تزئین و آرائش کروائی، 1366ء میں الشریف شبان ابن حسن اور سلطان قائتبائی نے 1479ء کے دور میں گنبد کی درستی و مرمت کی گئی۔ 1484ء میں مسجد میں آگ لگ جانے کی وجہ سے گنبد

جل گیا، 1485ء میں سلطان قائتبائی نے دوبارہ تعمیر کر کے اس کی تزئین و آرائش کی۔ 1837ء تک گنبد کا رنگ سبز نہ تھا، اسے البیضا (یعنی سفید) الشہبا اور الزرقاء کے ناموں سے پکارا جاتا تھا، ڈیڑھ صدی پہلے ترکی کے سلطان عبدالمجید نے پہلی دفعہ سبز رنگ کروایا اور پھر اس کا نام گنبد خضراء یعنی سبز گنبد ہی پڑ گیا جو اہل محبت کے دلوں کا سکون ہے اور محبت کی علامت ہے۔

محراب نبوی شریف

عہد رسالت اور خلفائے راشدین کے دور میں مسجد میں محراب نہیں تھی، محراب کے تعمیر کے بانی حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ ہیں۔ ترک عہد میں تعمیر کی گئیں، درج ذیل محرابیں مسجد نبوی میں موجود ہیں۔

1 محراب النبی:..... جہاں کھڑے ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

2 محراب سلیمانی 938 :.....ہجری میں سلطان سلیمان نے تعمیر کروائی۔

اسطوانہ ابولبابہ رتوبہ

مسجد نبوی شریف کے حصے ریاض الجنہ میں مختلف ستون ہیں ان میں سے ہر ستون کا ایک تاریخی پس منظر اور وجہ تسمیہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں کے لیے یہ ستون اپنے اندر ایک خاص جاذبیت اور کشش رکھتے ہیں۔ بعض پر ان کے نام لکھے ہوئے ہیں غور سے دیکھیں تو ان میں ایک نام اسطوانہ ابولبابہ بھی ہے۔ یہ ستون ابولبابہ سے کیوں منسوب ہے؟ آیئے! یہ جاننے کے لیے تاریخ کے اوراق پلٹتے ہیں۔ یہ انصاری صحابی تھے بنو قریظہ کے علاقہ میں ان کے باغات تھے۔ آل اولاد بھی وہیں تھی اسلام سے پہلے یہ بنو قریظہ کے حلیف تھے۔ اسلام لانے کے بعد بھی ان کے

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سابقہ تعلقات اور لین دین باقی رہا یہودیوں نے غزوۂ خندق/احزاب میں مسلمانوں کے ساتھ جو بدعہدی اور غداری کی وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ غزوۂ خندق میں مسلمانوں کی فتح کا تصور بھی مشکل تھا دس ہزار کا لشکر جرار جس نے یہودیوں کے ایماء پر مدینہ منورہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔ مدینہ کی چھوٹی سی بستی جس کے بچوں بوڑھوں جوانوں عورتوں کی کل تعداد پانچ ہزار سے زائد نہ تھی اُسے صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے کفر کی ساری طاقتیں اتحادی بن کر جمع ہو گئی تھیں۔ یہ ایک معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی خاص مدد تھی کہ مسلمان فتح سے ہمکنار ہوئے۔

دورانِ جنگ مسلمانوں کے ساتھ بدعہدی کرنا کافروں کا ساتھ دینا مسلمان عورتوں کے قلعے پر حملہ کا ارادہ کرنا بنیادی طور پر اس جنگ کی آگ بھڑکانا اور کافروں کو حملے پر اُکسانا معمولی جرائم نہ تھے کہ ان پر خاموشی اختیار کر لی جاتی۔ رسول کریم ﷺ خندق سے واپس آئے تو حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے عرض کیا آپ نے تو ہتھیار رکھ دیے ہیں مگر فرشتوں نے ابھی ہتھیار نہیں رکھے۔ اٹھیے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ بنو قریظہ کا رخ کیجیے۔ آپ نے فوراً اعلان کرایا کہ جو شخص ہمارا مطیع اور فرمانبردار ہے وہ عصر کی نماز بنو قریظہ میں پڑھے۔ آپ نے مدینہ طیبہ کے انتظامی اُمور حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو سونپے اور بنو قریظہ کے دیار میں انا نامی کنویں کے قریب قیام فرمایا۔

یہودیوں کے قلعوں کا محاصرہ شروع ہوا تو ان کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے سوا کوئی راستہ باقی نہ بچا انہوں نے سوچا کہ ہتھیار ڈالنے سے پہلے کیوں نہ اپنے حلیفوں سے مشورہ کر لیں ممکن ہے معلوم ہو جائے کہ ہتھیار ڈالنے کا نتیجہ کیا ہوگا۔ انہوں نے مشورہ کے لیے اپنے پرانے حلیف ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا پھر رسول اللہ ﷺ سے بنو قریظہ نے درخواست کی کہ انہیں ان کے پاس بھیج دیں تاکہ ان سے مشورہ کر سکیں۔

جب وہ وہاں پہنچے تو مرد ان کی طرف دوڑ پڑے اور عورتیں اور بچے ان کے سامنے دھاڑیں مار کر رونے لگے۔ ابولبابہ نے ان کی حالت دیکھی تو رقت طاری ہو گئی۔ یہود نے ان سے مشورہ کیا کہ کیا ہم محمد ﷺ پر ہتھیار ڈال دیں؟ انہوں نے کہا: ہاں مگر ساتھ ہی حلق کی طرف اشارہ بھی کر دیا مراد یہ تھی کہ اب ذبح کر دیے جاؤ گے۔ وہ غیر ارادی طور پر ذبح کا اشارہ تو کر بیٹھے مگر فوراً ہی احساس ہوا کہ یہ اشارہ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ خیانت ہے۔ چنانچہ وہ بجائے رسول اللہ ﷺ کی خدمت حاضر ہونے کے سیدھے مسجد نبوی پہنچے اور اپنے آپ کو اس ستون کے ساتھ باندھ لیا جس کا ذکر مضمون کے شروع میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا اب مجھے اللہ کے محبوب رسول کریم ﷺ ہی کھولیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ جب میری توبہ قبول ہو گی تب میں اپنے آپ کو آزاد کروں گا وہ مسلسل چھ دن اور چھ راتیں اسی ستون کے ساتھ بندھے رہے۔ ان کی بیوی نمازوں کے اوقات میں انہیں کھول دیتیں اور نماز ادا کرنے کے بعد پھر باندھ دیتی تھیں۔

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ میں دوسرے بہت سے اسباق کے ساتھ ساتھ یہ سبق بھی موجود ہے کہ ایک شخص سے نادانی میں بلا ارادہ ایک فوجی راز افشا ہو گیا۔ اس غلطی کا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم نہ تھا۔ وہ چاہتے تو کسی کو اپنی غلطی کی ہوا بھی نہ لگنے دیتے مگر یہ قوتِ ایمانی تھی اللہ تعالیٰ کا خوف اور یہ احساس تھا کہ میرا سمیع و بصیر اور دانائے قلوب پروردگار مجھے دیکھ رہا ہے۔ اسی احساس کے زیر اثر انہوں نے نہ صرف اپنی غلطی کا اعتراف کیا بلکہ اپنے لیے از خود سزا بھی تجویز کر لی اور اپنے آپ کو ستون کے ساتھ باندھ لیا۔ کسی بھی مہذب معاشرے میں گناہ کے معترف اور نادم شخص کے لیے لوگوں کے دلوں میں ہمدردی اور محبت کے جذبات جوش مارنے لگتے ہیں۔ گناہ پر اصرار فخر اور اس پر اڑے رہنا بدبختی کی نشانی ہے۔ سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معاملہ اور بھی اہم تھا۔ یہ اپنی قوم کے سرکردہ اور نمایاں افراد میں سے تھے لہٰذا لوگوں کی دلی خواہش تھی کہ ان کی توبہ قبول ہو جائے۔ خود اللہ کے پیارے رسول ﷺ بھی یہی چاہتے تھے چنانچہ چھ راتیں گزرنے کے بعد صبح سویرے یہ وحی نازل ہوئی۔ سورہ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے:

کچھ دوسرے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اپنے قصوروں کا اعتراف کر لیا ہے۔ ان کا عمل ملا جلا ہے کچھ نیک ہے اور کچھ برا۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر پھر رحمت کی نظر فرمائے کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (التوبہ)

اس روز اللہ کے پیارے رسول ﷺ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ اس شفیق رحیم ورؤف اور مہربان نبی ﷺ کو اپنے اس ساتھی کی توبہ قبول ہونے پر اتنی خوشی ہوئی کہ فرطِ مسرت سے بے اختیار مسکرا پڑے۔ صحابہ کرام ہوں یا صحابیات یا امہات المؤمنین ان کی جناب رسالت مآب ﷺ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ایک ایک بات نوٹ کرتے تھے۔ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو مسکراتے دیکھا تو عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اسی طرح مسکراتا رکھے۔

ارشاد ہوا کہ ابولبابہ کی توبہ قبول ہو گئی۔ اس وقت تک پردہ کے احکامات نازل نہیں ہوئے تھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر اجازت ہو تو میں ابولبابہ کو خوشخبری سنا دوں؟ ارشاد ہوا: ہاں اگر چاہو تو (سنا دو)۔ وہ اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑی ہو گئیں اور فرمانے لگیں:

اے ابولبابہ! (ابشر فقد تاب الله عليك)

تمہیں مبارک ہو اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔

ادھر صحابہ کرام کو یہ خبر ملی تو وہ ابولبابہ کو کھولنے کے لیے دوڑے چلے آئے۔ اب

ذرا دُنیائے محبت کی یہ ادا بھی ملاحظہ فرمائیں۔ انہوں نے فوراً صحابہ کو روک دیا۔ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! اب تو مجھے اللہ کے پیارے رسول ﷺ ہی اپنے دست مبارک سے آزاد فرمائیں گے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز کے لیے تشریف لائے تو آپ نے انہیں خود اپنے مبارک ہاتھوں سے کھولا اور آزاد فرما دیا۔

حجرہ نبوی شریف

حضور اکرم ﷺ آج جہاں تشریف فرما ہیں، وہاں سوا چودہ صدیاں قبل آپ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرۂ مبارک تھا۔

اس کی لمبائی تقریباً 16 فٹ اور چوڑائی 12 فٹ تھی۔ آج کے کمروں کی لمبائی چوڑائی بھی عموماً یہی ہوتی ہے۔ فرق یہ ہے کہ ہمارے گھروں میں ایسے کمرے ایک سے زیادہ ہوتے ہیں، جن کے ساتھ غسل خانہ، باورچی خانہ اور کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے اور مہمانوں کے لیے الگ جگہیں بھی ہوتی ہیں۔

آئندہ سطور پڑھتے وقت یہ خیال رہے کہ مدینہ منورہ میں قبلے کا رخ جنوب کی جانب ہے۔ رسول کریم ﷺ کی سب سے چھوٹی بیٹی حضرت سیدہ فاطمہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا حجرہ، آپ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے ساتھ، اس کے شمال کی سمت میں تھا۔ ان دونوں حجروں کے دروازے مسجد نبوی میں کھلتے تھے۔ اب یہ دونوں گنبد خضرا کے سائے تلے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے مشرق اور اس سے متصل، رسول کریم ﷺ کی دوسری زوجہ محترمہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا۔ مسجد نبوی کی تعمیر سے فارغ ہوتے ہی رسول کریم ﷺ نے ان دونوں کو بیک وقت اور ایک ہی طرز پر تعمیر کرایا تھا۔ محل وقوع کو مزید سمجھنے کے لیے یاد رہے کہ مسجد نبوی کے مشرق میں جنت

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

البقیع ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے جنوب، یعنی قبلے کی سمت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے گز بھر آگے، حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا۔

گذشتہ چودہ صدیوں کے دوران جب اربوں کلمہ گو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر، گداز دل اور تر آنکھوں سے، آپ پر درود و سلام بھیج رہے ہیں تو ان میں سے بیش تر کو یہ علم نہ ہوگا کہ وہ جہاں کھڑے ہیں، وہ جگہ چالیس برس سے زیادہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی رہائش گاہ کا ایک حصہ رہی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجروں کے درمیان ایک انتہائی تنگ گلی تھی، جس میں ایک وقت میں ایک ہی آدمی گزر سکتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے اپنے حجروں میں بیٹھی ہوئی ایک دوسرے سے باتیں کر لیا کرتی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ازواج مطہرات میں سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ صرف ایک اور حجرے کا صحیح محل وقوع معلوم ہے۔

اس میں آپ کی پانچویں بیوی حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا صرف چند ماہ رہیں۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو آپ نے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی، جو اگلے چھپن برس یہاں رہائش پذیر رہیں۔ ازواج مطہرات میں سے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال سب سے آخر میں ہوا۔ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے بعد، شمال کی جانب پانچ مزید حجرات تقریباً ایک قطار میں وقتاً فوقتاً بنتے گئے، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ دیگر ازواج مطہرات کی رہائش گاہیں تھیں۔

بالائی سطور سے یہ نقشہ سامنے آتا ہے کہ مسجد نبوی شریف کے مشرق میں، قبلے یا جنوب کی سمت، سب سے پہلا حجرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا تھا، اس کے نیچے یا شمال میں، دو دو حجروں کی دو قطاریں تھیں۔ پہلی قطار میں مغرب، یا مسجد نبوی کی جانب پہلا حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تھا، جو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے تقریباً سامنے تھا،

دوسرا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا تھا، جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے متصل، مشرق یعنی جنت البقیع کی جانب تھا، دوسری قطار میں، مغرب یعنی مسجد نبوی کی جانب پہلا حجرہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا تھا، جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے متصل تھا اور اس کا دروازہ بھی مسجد نبوی شریف میں کھلتا تھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے ساتھ دوسرا حجرہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا تھا، جو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے مشرق یا جنت البقیع کی جانب تھا۔ اب یہ واضح ہو گیا ہے کہ زمین کا وہ خوش نصیب ٹکڑا جسے آج گنبدِ خضرا نے ڈھانپ رکھا ہے، سوا چودہ صدیوں پہلے، حضرت عائشہ، حضرت سودہ، حضرت فاطمہ، حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنھن کے حجرات اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے ایک حصے کی جگہ تھا۔ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے نیچے یا شمال کے رخ پر اس طرح کے پانچ اور حجرے تھے، جو دوسری ازواج مطہرات کی رہائش گاہیں تھیں۔

یہ تھے دو دو سو مربع فٹ کے وہ نو حجرے جن میں اللہ کے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری دس سال یہاں گزارے۔ یہ تھیں وہ اقامت گاہیں، جن میں آپ نے آرام فرمایا، اٹھے، بیٹھے، محو گفتگو اور سجدہ ریز ہوئے۔ ان میں سے بعض میں آپ پر وحی اتری اور ان میں سے ایک میں آپ دُنیا سے پردہ فرما گئے اور اب آرام فرما ہیں۔

مزارات مبارکہ کا محلِ وقوع

جب کوئی زائر مسجدِ نبوی میں، ریاض الجنۃ کے قریب، جنوب کی جانب جالیوں کی وسطی جالی میں نصب، تین گول دائروں میں سے پہلے گول دائرے کے بالمقابل کھڑا ہوتا ہے تو اس کے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان، ظاہری طور پر صرف چند گز کا فاصلہ ہوتا ہے۔ اس جانب کی جالیوں کے پیچھے، سب سے پہلے حضرت سیدہ حفصہ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللہ عنہا کے حجرے کا ایک حصہ ہے اور پھر گز بھر چوڑی وہ گلی جو کبھی حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجروں کے درمیان ہوا کرتی تھی۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ ہے، جس میں جنوب مغرب یا قبلہ اور ریاض الجنۃ کی اطراف سے پہلے رسول اکرم ﷺ کا مزار اقدس ہے۔ اس سے ذرا نیچے یا شمال کی جانب پہلے آپ کے خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اس کے بعد ذرا نیچے آپ کے دوسرے خلیفہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مزارات مقدسہ ہیں۔

رسول کریم ﷺ کا سر مبارک مغرب یعنی مسجد نبوی شریف کی طرف، پاؤں مشرق یا جنت البقیع کی طرف اور چہرۂ انور کا رخ قبلہ یا جنوب کی طرف ہے۔ تدفین کے وقت یہی ترتیب آپ ﷺ کے ان دو اصحاب کی رکھی گئی جو زندگی میں بھی آپ کے ساتھی تھے اور اب بھی آپ کے ساتھ آرام فرما ہیں۔

رسول کریم ﷺ کے سینے (اور بعض روایات کے مطابق کندھے) کے سامنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سر، اور ان کے سینے (اور بعض روایات کے مطابق کندھے) کے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر ہے۔ یہ تینوں مزارات تقریباً مربع شکل کی ایک مہر بند چار دیواری میں ہیں جو کبھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا، اس چار دیواری کے گرد ایک پانچ دیواری ہے۔ اس پانچ دیواروں والے کمرے کو ہی آج کل حجرہ شریفہ کہا جاتا ہے۔ یہ پانچ دیواری بھی مہر بند ہے اور اس کے اوپر سبز غلاف چڑھا ہوا ہے۔ اس پانچ دیواری کی تفصیلات اگلی سطور میں دی گئی ہیں۔ یہاں صرف یہ بتانا ضروری ہے کہ تین گول دائروں والی جالی کے اندر سے زائر کو جو نظر آتا ہے، وہ اس پانچ دیواری کا جنوبی یا قبلے کے رخ والا حصہ ہے۔

رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ کے وصال کے تقریباً اسی برس بعد، اُموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں مدینے کے گورنر حضرت عمر بن عبدالعزیز کو مسجد نبوی کی

مزید توسیع کا حکم دیا گیا یہ بات تقریباً 91ھ مطابق (710ء) کی ہو رہی ہے۔ اس وقت تک تمام ازواج مطہرات وفات پا چکی تھیں۔ خلیفہ کی ہدایت پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے علاوہ باقی تمام حجرات گرا کر، ان کی زمین مسجد نبوی کی توسیع کے لیے استعمال کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ جس روز یہ تقریباً سو سال قدیم حجرے گرائے گئے، اس دن مدینے میں ہر آنکھ اشک بار تھی۔ لوگ کہہ رہے تھے اور مدتوں کہتے رہے کہ یہ حجرے جوں کے توں رہنے چاہیے تھے، تاکہ آنے والی نسلوں کو معلوم ہوتا کہ ان کے آقا اور مولا رسول کریم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری دس برس فقیرانہ شان سے گزارے، حالاں کہ فتح خیبر کے بعد اگر آپ چاہتے تو اپنے، اپنی بیٹی اور بیویوں کے لیے پختہ و وسیع اور آرام دہ مکانات بنوا سکتے تھے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چار دیواری کی ازسرِنو تعمیر کی اور اس کے بعد، اس کے گرد، تقریباً سات میٹر، یا ساڑھے سات گز، اونچی ایک بیرونی دیوار کا بھی اضافہ کیا۔ تعمیرِ نو اور توسیع کے دوران جب یہ حجرے گرائے گئے تو مدینے کی ایک بھیگی رات میں جو کچھ بیتی، وہ ایک معاصر عبداللہ بن محمد بن عقیل کی زبانی سنیے:

اس رات مدینے میں بارش ہو رہی تھی۔ میرا معمول تھا کہ رات کے آخری حصہ مسجدِ نبوی میں حاضری دیتا۔ پہلے رسول اللہ پر درود و سلام بھیجتا اور پھر نمازِ فجر تک مسجدِ نبوی میں رہتا۔ اس رات بھی میں حسب معمول نکلا۔ ابھی حضرت مغیرہ بن شعبہ کے مکان تک پہنچا تھا (جو جنت البقیع کے بالکل پاس تھا) کہ اچانک ایسی خوش بو آئی جو میں نے کبھی محسوس نہ کی تھی۔ مسجدِ نبوی پہنچا تو دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کوٹھڑی کی ایک دیوار (مشرقی دیوار جو جنت البقیع کی جانب ہے) گری ہوئی ہے۔ میں اندر گیا اور رسول کریم ﷺ کی خدمت میں درود و سلام پیش کیا۔ ابھی وہیں تھا کہ

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدینے کے گورنر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ آ گئے۔ ان کے حکم پر کوٹھڑی کو ایک بڑے کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ علی الصباح مستری کو کوٹھڑی کے اندر جانے کے لیے کہا گیا اس نے کہا کہ اس کے ساتھ کوئی اور بھی چلے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے ساتھ دو اور حضرات بھی تیار ہو گئے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو کہا کہ ہمیں اس مقدس مقام کے مکینوں کے سکون میں خلل اندازی سے گریز کرنا چاہیے۔ انہوں نے صرف اپنے آزاد کردہ غلام مزاحم کو اندر جانے کے لیے کہا۔ جس نے بعد میں بتایا کہ پہلی قبر دوسری دو قبروں کے مقابلے میں تھوڑی سی نیچی تھی۔ اس واقعے کے کم از کم برس 35 قبل، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک پوتے نے جب اپنی پھوپھی حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں یہ تینوں مزارات دیکھے تو وہ سطح زمین سے نہ بہت بلند تھیں اور نہ زمین کے ساتھ لگی تھیں۔ تینوں پر سرخ مٹی نظر آ رہی تھی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے ایک اور ہم عصر کا بیان ہے کہ انہوں نے جب یہ تینوں مزارات دیکھے تو وہ سطح زمین سے تقریباً چار انچ اوپر تھیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے گرد جو چار دیواری کھنچوائی، اس میں سیاہ رنگ کے ویسے ہی پتھر استعمال کیے گئے، جیسے خانہ کعبہ کی دیواروں میں ہیں۔ اس کی تصدیق صدیوں بعد ان لوگوں نے کی، جنہیں مرمت کے دوران یہ مہر بند چوکور کمرہ کو دیکھنے کا موقع نصیب ہوا۔ اس چار دیواری کے گرد پانچ دیواری بنوانے کا ایک مقصد یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرام گاہ کا طرزِ تعمیر اللہ کے گھر کے طرزِ تعمیر سے مختلف رہے جو چار دیواروں پر مشتمل ہے۔

اس پانچ دیواری کا نقشہ کچھ یوں ہے کہ جب آپ تین گول دائروں والی جالی کے سامنے کھڑے ہوں تو جالیوں کے درمیان میں سے آپ کو جو نظر آتا ہے، وہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی بنوائی ہوئی بیرونی دیوار کا جنوبی حصہ ہے، جو ساڑھے آٹھ میٹر لمبا اور خط مستقیم میں ہے۔ جالیوں میں سے آپ کو عربی تحریر سے مزین جو سبز کپڑا اندر نظر آئے گا، وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی بنوائی ہوئی بیرونی دیوار کے جنوبی حصے پر چڑھا ہوا ہے، نہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی دیوار پر۔ مشرق میں یا جنت البقیع کی جانب، بیرونی دیوار (جو ظاہر ہے کہ سبز جالیوں کے اندر ہے) خط مستقیم میں نہیں، بلکہ دو حصوں میں ہے۔ جنوب (یا قبلے کی جانب) سے شمال کو جاتے ہوئے، بیرونی دیوار کا ایک حصہ، جو تقریباً چھے میٹر لمبا ہے، خط مستقیم میں ہے، لیکن آگے جا کر اس دیوار کا دوسرا حصہ وتر کا زاویہ بناتا ہوا شمال مغرب کی سمت مڑ جاتا ہے۔ اس دوسرے حصے کی لمبائی تقریباً سات میٹر ہے۔ اسی طرح مغرب یا ریاض الجنۃ کی جانب بھی بیرونی دیوار خط مستقیم میں نہیں۔ ریاض الجنۃ میں جنوب سے شمال کو جاتے ہوئے، سبز جالیوں میں تین ستونوں کے نام نظر آئیں گے جو بالترتیب السریر الحرس اور الوفود ہیں۔

السریر سے الوفود کو جاتے ہوئے، سبز جالیوں کے اندر، بیرونی دیوار کا ایک حصہ، جو تقریباً آٹھ میٹر لمبا ہے، خط مستقیم میں ہے، لیکن آگے جا کر اسی دیوار کا دوسرا حصہ، جس کی لمبائی چھ میٹر ہے، وتر کا زاویہ بناتے ہوئے، شمال مشرق کی طرف مڑ جاتا ہے اور پھر شمال میں اپنے بالمقابل دیوار سے مل جاتا ہے۔ اس طرح بیرونی دیوار کی مجموعی لمبائی ساڑھے پینتیس میٹر ہے۔ قبلے یعنی جنوب کی جانب ساڑھے آٹھ میٹر لمبی دیوار خط مستقیم میں ہے۔ مشرق اور مغرب کی سمت یہ دیوار دو حصوں میں منقسم ہے۔ جنوب سے شمال کو جاتے ہوئے ان دیواروں کا ایک حصہ خط مستقیم میں اور دوسرا وتر کا زاویہ لیے ہوئے ہے۔ شمال کی سمت مشرقی اور مغربی دیواروں کا نقطۂ اتصال ہے اور کوئی دیوار نہیں۔ ان پانچ دیواروں کے گرد وہ گوشہ اور سبز جالی ہے جو ہر زائر کی

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتی ہے۔

اس کی لمبائی جنوب یا قبلے کی سمت سے شمال تک تقریباً سولہ میٹر اور مشرق سے مغرب (ریاض الجنۃ) تک تقریباً پندرہ میٹر ہے۔ اس جالی میں چار دروازے ہیں جو شمال، جنوب، مشرق اور مغرب میں ہیں (جن کی تفصیل فقیر اپنے گذشتہ سفرنامہ ''حاضری مدینے کی'' میں عرض کر چکا ہے)۔ مشرقی دروازے کے علاوہ باقی تینوں دروازے بند رکھے جاتے ہیں۔ مشرقی دروازہ بھی اسی وقت کھولا جاتا ہے، جب کسی خصوصی مہمان یا وفد کو اندر لے جانا ہو۔ یہ خصوصی مہمان سبز جالی کے اندر داخل ہو جاتے ہیں، لیکن اس مہر بند بیرونی پانچ دیواری کے اندر نہیں جا سکتے، جس کی اوّلین تعمیر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے سوا تیرہ صدی قبل کرائی تھی اور ظاہر ہے کہ اس اندرونی مہر بند چار دیواری کے اندر جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔

اس مقدس اور قدیم چار دیواری کے اوپر ایک چھوٹا گنبد اور اس چھوٹے گنبد کے اوپر وہ بڑا سبز گنبد ہے جو اپنے رنگ کی نسبت سے، دنیا بھر میں گنبدِ خضراء شریف کے نام سے مشہور ہے۔

نظر آنے والا سوراخ؟

ان دونوں گنبدوں میں، قبلے یعنی جنوب کی جانب، ایک دوسرے کے متوازی، ایک ایک سوراخ اس طرح رکھا گیا ہے کہ جب سورج کی کرنیں گنبدِ خضراء کے سوراخ پر پڑتی ہیں، تو وہ اندرونی گنبد کے متوازی سوراخ سے ہوتی ہوئی، اس کے متعلق یہ ایک بڑا ایمان افروز واقعہ ہے امام دارمی صحیح اِسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

قُحِطَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَة، فَقَالَتْ: انْظُرُوْا

قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كِوًى إِلَى السَّمَاءِ، حَتَّى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ قَالَ: فَفَعَلُوْا فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ

ایک مرتبہ مدینہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی دِگرگوں حالت کی) شکایت کی۔ آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ مبارک کے پاس جاؤ اور اس سے ایک روشندان آسمان کی طرف کھولو تاکہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایسا کرنے کی دیر تھی کہ اتنی زوردار بارش ہوئی جس کی وجہ سے خوب سبزہ اُگ آیا اور اُونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے۔ پس اُس سال کا نام ہی عامُ الفتق (سبزہ و کشادگی کا سال) رکھ دیا گیا۔

(سنن دارمی، الوفا باحوال المصطفیٰ، شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام)

مقامِ تہجد

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے باہر شمال کی سمت میں واقع کھلی جگہ میں نمازِ تہجد ادا فرمائی ہے۔ یہاں ایک محراب ہے جو محرابِ تہجد کہلاتی ہے لیکن سبز جالیوں سے نظر نہیں آتی۔ اس کے آگے آج ایک پتلا سا چبوترہ بنا ہوا ہے جس کے سامنے پیتل کی ایک دیدہ زیب منقش جالی نصب ہے۔ چبوترے پر ایک لمبی اور اونچی الماری ہے جس میں قرآن پاک کے نسخے رکھے ہیں۔ اس پیتل کی جالی کے سامنے وہ گزرگاہ ہے جو مشرق کی سمت باب جبریل اور مغرب کی سمت ریاض الجنۃ کی طرف جاتی ہے۔ اگر آپ باب جبریل سے مسجدِ نبوی میں داخل ہوں، جو ہر زائر کی ترجیح ہوتی ہے، چند گز بعد آپ کے بائیں جانب پیتل کی منقش جالی اور دائیں جانب قالینوں سے مزیّن ایک بڑا سا چبوترہ ہے، جسے اکثر زائرین غلطی سے اہل صفہ کا

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چبوترہ سمجھ کر، اس پر جگہ حاصل کرنے کی تگ ودو میں لگ جاتے ہیں۔

اصحاب صفہ کے قیام کا وہ مقام جہاں دورِ رسالت میں رسول کریم ﷺ کے ساٹھ ستر اصحاب بیک وقت قیام کرتے تھے، یہ نہیں ہے۔ اہل صفہ کی جگہ موجودہ چبوترے سے خاصی آگے مغرب کی جانب تھی۔ اگر آپ اسطوانہ عائشہ سے شمال کی سمت یعنی قبلے کے مخالف رخ چلیں تو پانچواں ستون آج جہاں ہے، وہاں 7ھ سے پہلے اصحاب صفہ کا چبوترہ اور سائبان ہوتا تھا۔

7ھ سے قبل مسجد نبوی کی شمال مغربی حد بھی یہیں تک تھی۔ موجودہ چبوترہ رسول کریم ﷺ کے وصال کے تقریباً ساڑھے پانچ صدیوں بعد، بالفاظ دیگر آج سے تقریباً ساڑھے آٹھ سو سال قبل، مصر اور شام کے حکمراں سلطان نور الدین زنگی نے 557ھ (مطابق 1162ء) میں اس سنگین واقعے کے بعد بنوایا (جس کا ذکر حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی اپنے تصنیف تاریخ محبوب مدینہ میں فرمایا ہے)۔ یہ چبوترہ مسجد نبوی کے خادموں اور محافظوں کے بیٹھنے کے لیے بنوایا گیا تھا اور اب یہاں زائرین کی نشست ہوتی ہے۔

دریچہ آلِ عمر

جب آپ مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر بارگاہ اقدس میں نذرانہ سلام پیش کر رہے ہوتے ہیں تو آپ کی پشت پر قبلہ رو آج بھی ایک کھڑکی نما جگہ موجود ہے جہاں آج کل ٹی وی کیمرہ بھی لگا ہے گویا یہ کھڑکی مسجد نبوی کی پہلی صف کے انتہائی بائیں جانب روضۂ رسول ﷺ کے سامنے موجود ہے۔

یہ بڑا تاریخی مقام ہے اس مقام پر حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مکان تھا جو بذات خود بھی عظیم صحابی ہیں اور انکا مرتبہ اپنے والد صحابی کی وجہ سے بھی بہت بلند ہے۔ یہ بھی روایت ہے اور الیاس عبدالغنی نے اپنی کتاب "تاریخ مدینہ المنورہ" میں

لکھا ہے کہ سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے اس مکان کے پلر پر کھڑے ہو کر اذانیں بھی دی ہیں۔

یہ بھی مرقوم ہے کہ جب مسجد نبوی کی سامنے کی جانب توسیع کی گئی تو تمام مکانات ختم کر دیئے گئے سوائے اس مکان کے اور اس مکان کو پکی اینٹوں سے گھیر کر دروازہ لگا دیا گیا جو عین اس مقام پر تھا جہاں آج یہ کھڑکی موجود ہے اور اس دروازے پر (جو اب کھڑکی کی صورت میں نظر آ رہی ہے) ایک عبارت بھی لکھ دی گئی تھی۔ وہ دروازہ براہ راست مسجد نبوی کے توسیع حصے میں کھلتا تھا تاریخ مدینہ منورہ پر لکھی گئی کتابوں میں لکھا ہے کہ 165 ہجری تک اس عظیم صحابی کے گھر والے (گویا آنے والی انکی نسلیں) اس دروازے کو مسجد نبوی میں آنے کے لیے استعمال کرتے رہے۔ پھر اس مکان کے مکین ایک زمین دوز راستے سے مسجد نبوی تک آنے لگے اور یہ راستہ موجودہ مسجد نبوی میں محراب عثمانی (جہاں آج کل امام کھڑا ہو کر نماز پڑھاتا ہے) کی پشت پر موجود ستونوں کی دوسری رو کے قریب کہیں نکلتا تھا۔

ان عظیم صحابی کے تمام قریبی گھر والوں کے انتقال کے بعد اس زمین دوز راستے اور مکان کو تالہ لگا کر بند کر دیا گیا۔ اس وقت کی حکومت حج کے زمانے میں زیارت کے پیش نظر اس راستے اور مکان کو کھول دیتی تھی اور یہ سلسلہ 888 تک چلتا رہا لیکن اس کے بعد حج کے موقعہ پر بے انتہا رش ہو جانے کے باعث اس وقت کے سلطان اشرف قاتبائی نے اس زمین دوز راستے اور اس مکان کو ہمیشہ کے لیے بند کروا دیا لیکن تقریباً چودہ صدیوں سے یہ کھڑکی جو زائرین مدینہ جا کر دیکھتے ہیں اس عظیم صحابی کی رہائش گاہ کے طور پر بطور نشانی موجود ہے لیکن آج کے حجاج اور معتمرین معلومات نہ ہونے کی وجہ سے اس عظیم زیارت گاہ کو محض ایک کھڑکی سمجھتے ہیں اور شاید ہی کوئی ہو جو اس پر نگاہیں مرکوز کرتا ہو۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب آپ جب مدینہ منورہ کی حاضری سے بہرہ مند ہوں تو اس مقام کی زیارت سے ضرور سعادت مند ہوں گے۔ مرد حضرات تو اس کو بہت آسانی سے دیکھ سکتے ہیں خواتین شاید اس خزینے تک نہ پہنچ سکیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک مکہ المکرمہ میں ہے۔ (الحمدللہ فقیر نے دوبار اس مزار پاک کی زیارت کی ہے)

سیدنا عبداللہ بچپن میں والد کے ساتھ مسلمان ہو گئے تھے اور کم سنی ہی کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شرکت کی اجازت نہ ملی تھی، اتباع سنت میں بڑے مشہور ہوئے' جہاں کہیں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں اُترتے یا نماز پڑھتے دیکھا تھا وہاں جب کبھی پہنچنے کا اتفاق ہو جاتا کیا مجال کہ بغیر اترے یا بغیر نماز پڑھے گزر جاتے۔ 83 ہجری میں چوراسی برس کی عمر میں وفات پائی' مکہ شریف میں انتقال کرنے والے صحابہ کرام میں آپ سب سے آخری صحابی تھے۔

آپ کا مکان

قبلہ کی جانب محراب سے مشرق کی طرف واقع تھا، اسی میں وہ ستون بھی تھا جس کے اوپر کھڑے ہو کر حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان دیا کرتے تھے۔

قبلہ کی جانب سے جو مکانات مسجد سے متصل تھے اور جن کے دروازے مسجد نبوی میں کھلا کرتے تھے ان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا مکان بھی تھا اور اس کا دروازہ 'دریچہ آلِ عمر کے نام سے مشہور تھا۔

اسی مکان کے بارے میں صاحب ''عمدۃ الاخبار'' میں لکھا ہے کہ وہ مکانات جو کبھی دیارِ عشرہ سے مشہور تھے سب گرا دیئے گئے البتہ اس زمین کو پکی دیوار سے گھیر کر باہر سے ایک مضبوط دروازہ لگا دیا گیا جس کے اوپر لکھا دیا گیا: دیارِ آلِ عمر اور اندر پھول پھلواری لگا کر پورے احاطے کو سبزہ زار بنا دیا گیا۔ چنانچہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

مواجہہ شریفہ کے سامنے سب کا سب ہرا بھرا چمن بن گیا چار دیواری کے ذریعے حد بندی کر دینے کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان کی یہ جگہ ماضی قریب تک متعین تھی مگر 1357 ہجری مطابق 1955 میں سعودی حکومت کی پہلی توسیع کے دوران ساری دیواریں منہدم کر دی گئیں اس لئے اب اس مکان کی کچھ زمین جنوبی ہال کے اندر اور زیادہ تر حصہ ہال سے متصل باہر کشادہ میدان میں سمجھنا چاہیے۔

مدینہ منورہ میں یوم حضور فیض ملت منایا گیا

آج مدینہ منورہ میں ۱۵ رمضان المبارک (20-6-2016) پیر شریف ہے۔ میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کا یوم وصال (15 رمضان المبارک 1431ھ 26 اگست 2010ء) کو ہے۔ فقیر نے ابو مصعب علامہ غلام شبیر المدنی' بھائی محمد یٰسین کے افطاری کے صفرہ پر ختم شریف مع درود تاج شریف پڑھا آج کے وظائف سورہ یاسین شریف، حرب البحر شریف، درود مستغاث شریف، دلائل الخیرات شریف اور دیگر احباب نے کلمات حسنات جو پڑھے تھے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی روح کو ایصالِ ثواب کیا' حضرت سید محمد حسن شاہ مدنی نے دُعا کی۔

بعد نمازِ مغرب

مدینہ منورہ میں ہی محترم محمد شاہد اویسی صاحب (کامونکی منڈی) نے ختم شریف کا اہتمام کیا 10 قرآن پاک پڑھے گئے اور بیشمار درود پاک کا ایصالِ ثواب کیا۔ لنگر شریف کا وسیع اہتمام کیا۔

بعد صلوٰۃ العشاء

فقیر نے اپنے روم میں عرس کی تقریب کا اہتمام کر رکھا ہے شب 12-30

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بجے تقریب کا آغاز کرتے ہوئے حضرت سید محمد حسن شاہ مدنی نے کہا کہ آج کی تقریب کا اہتمام عالم اسلام کی عظیم علمی و روحانی شخصیت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضی اللہ عنہ کے یوم وصال پر ان کے ایصال ثواب کے لیے کیا گیا ہے۔ تلاوت کلام مجید کی سعادت محترم حضرت قاری محمد سعید مدنی نے حاصل کی جبکہ ہدیہ نعت بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت محمد حسن شاہ، محمد نوید کے حصہ میں آئی اس موقعہ پر عالمی شہرت یافتہ نعت گو شاعر محترم خالد محمود خالد نقشبندی کے چھوٹے بھائی محترم جناب سجاد محمود نقشبندی باب مدینہ (کراچی) نے ہدیہ نعت پیش کرنے سے قبل کہا کہ علامہ اویسی رضی اللہ عنہ جیسی علمی، روحانی شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں وہ اپنے عہد کے بہت بڑے عالم، کثیر التصانیف مصنف، محدث تھے مگر سادگی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے بتایا کہ ان سے مدینہ منورہ میں ملاقاتیں رہیں ان کے رگ وپے میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم رچا بسا تھا وہ عالم دین کے ساتھ عارف باللہ بھی تھے بتایا کہ میرے ایک جاننے والے ان سے مسجد نبوی شریف میں ملے تو رو رو کے کہہ رہے تھے کہ علامہ اویسی صاحب ولی اللہ ہیں ان کے چہرہ پر نورانیت ہے انہیں دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ سجاد بھائی نے حسب حال نعتیہ کلام:

اپنی نسبت سے میں کچھ نہیں ہوں اس کرم کی بدولت بڑا ہوں
اُن ٹکڑوں سے اعزاز پا کر تاجداروں کی صف میں کھڑا ہوں
دیکھتا ہوں جب اُن کی عطائیں بھول جاتا ہوں اپنی خطائیں
سر ندامت سے اُٹھتا نہیں ہے جب میں اپنی طرف دیکھتا ہوں
دیکھنے والو مجھ کو نہ دیکھو دیکھنا ہے اگر تو یہ دیکھو
کس کے دامن سے وابستہ ہوں میں کون والی ہے کس کا گدا ہوں

اِس کرم کو مگر کیا کہو گے میں نے مانا میں سب سے برا ہوں
جو بروں کو سمیٹے ہوئے ہیں اُن کے قدموں میں میں بھی پڑا ہوں
شافع مذنباں کے کرم نے لاج رکھ لی میرے کھوٹے پن کی
نسبتوں کا کرم ہے یہ خالد کھوٹا ہوتے ہوئے بھی کھرا ہوں

کچھ اس انداز سے پڑھا کہ محفل پر رقت طاری تھی تقریباً ہر آنکھ اشکبار تھی۔ محسوس ہوتا تھا صاحب عرس مدینہ منورہ کی اس رقت انگیز محفل میں خود حاضر ہیں۔ عالمی مبلغ حضرت سید حسن شاہ مدنی نے حضور فیض ملت کا تعارف بہت ہی بھلے انداز سے کرایا۔ فقیر کو بھی اظہار خیال کا کہا گیا تو فقیر نے کہا میرے قبلہ والد گرامی نور اللہ مرقدہٗ کی زندگی ادب سے مزین تھی آپ اکثر فرمایا کرتے تھے "الدین کلہ ادب" دین سارے کا سارا ادب کا نام ہے مدینہ منورہ میں ان کے ساتھ اکثر فقیر کو حاضر ہونے کا اعزاز حاصل رہا (وہ حاضریاں میرے لیے زندگی کا عظیم اثاثہ ہیں) فرمایا کرتے تھے حرم نبوی شریف آتے جاتے وقت روضہ اقدس کی طرف پیٹھ نہ ہو آخری تین سالوں میں تکلیف کے باعث وہیل چیئر پر حرم شریف آتا ہوتا فقیر کو فرماتے کہ سفر طویل ہو جائے مگر روضہ اقدس کو پیٹھ نہ ہوتے پائے۔ اس موقعہ پر محترم محمود اقبال اویسی (موچھ میانوالی) نے بھی اظہار خیال کیا۔

آخر میں ایصال ثواب میں قاری محمد صدیق مکہ مکرمہ سے چالیس ختمات قرآن پاک چالیس ہزار مرتبہ درود پاک پیش کیے فقیر کی طرف سے عمرہ شریف اور حرمین شریفین میں کی جانے والی عبادات کا ثواب شامل کر کے دعا کی گئی۔ محترم محمد یاسین صاحب نے مدینہ منورہ کی منڈی سے بکرا خرید کر کے ذبح کرا کے لنگر شریف تیار کرایا۔ حافظ محمد فیاض احمد اویسی قادری، محمد لطیف اویسی، صوفی مختار احمد اویسی، قاری محمد صدیق نقشبندی، محترم محمد رفیق خان اویسی، قاری محمد شہباز اویسی، محترم محمد ندیم

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محمد علی سعیدی، مولانا محمد لیاقت نیازی مدنی نے عرس مبارک کے انتظام وانصرام میں بھرپور معاونت کی۔ اس موقعہ پر محترم محمد قربان سومرو نے حضرت سید محمد حسن شاہ مدنی کو سندھی اجرک پیش کی۔

☆ مکہ مکرمہ سے کئی احباب نے اطلاع دی کہ ہم نے حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کے نام کا طواف کیا۔

☆ جدہ سے حضور فیض ملت کے خلیفہ مجاز حضرت سید شوکت حسین قادری رضوی اویسی اور محمد جاوید اقبال قادری قلندری نے اطلاع دی کہ ہم نے بھی افطاری سے قبل حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا ہے۔

☆ ابوظہبی میں محترم محمد شفیق الرحمٰن، دبئی میں محمد علی اویسی، حافظ محمد اویس اویسی عجمان میں علامہ محمد نعمان شاذلی، اُم فرحان اویسیہ کی طرف سے یوم حضور فیض ملت پر فاتحہ خوانی کے اہتمام کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ مدینہ منورہ سے محترم حضرت قاری سعید احمد نے ایک تحریر لکھی جو نذر قارئین ہے

آج ایک ایسی عظیم ہستی کا عرس ہے کہ جس نے تقریباً 10 جلدوں میں عربی تفسیر الفضل المنان لکھی..... جس نے 25 جلدوں میں حدائق بخشش کی شرح کی..... جس نے 15 جلدوں (سابقہ اشاعت) پر مشتمل تفسیر فیوض الرحمن لکھی..... جس نے 10 جلدوں پر مشتمل فیض الجاری شرح صحیح البخاری لکھی..... 10 جلدوں پر ہی صحیح مسلم شریف کا ترجمہ اور شرح لکھی..... جس نے 4 جلدوں پر ترمذی شریف کا ترجمہ اور شرح لکھی..... جس نے 20 جلدوں پر مشتمل مثنوی شریف کی شرح لکھی..... جس نے 12 جلدوں پر مشتمل فتاویٰ اویسی لکھے..... جس نے تفسیر اویسی بھی لکھی..... جس نے عقائد اہلسنت کے ہر موضوع پر بے شمار کتب تحریر کیں..... جس نے وہابیہ، دیابنہ، روافض کی کتب کا رد لکھ کر اہلسنت پر برسائے گئے نشتروں کا رخ موڑ دیا..... جس نے

56 سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دیئے..... اور ملک پاکستان کے لیے جید علماء تیار کئے..... جس نے خلافت مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان سے حاصل کی..... جس نے ملک پاکستان کے کئی شہروں میں دورہ تفسیر قرآن کروایا..... جس نے بیسیوں مناظرے کیے..... اور سب میں مدمقابل کو شکست سے دوچار کیا..... جس نے اپنی مختصر سی زندگی میں اتنی کتابیں لکھ دیں کہ اگر کوئی ادارہ بھی چاہے تو بمشکل ہی لکھ سکے..... جس نے ہر ہر موضوع ہر قلم اٹھایا..... جس نے ہر ہر موضوع کی تشنگی کو اپنے قلم کی سیاہی سے سیراب کیا..... میری مراد مفتی اعظم مفسر اعظم مصنف اعظم علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یقیناً ان کی خدمات کا صلہ ہم نہیں دے سکتے لیکن ان کی روح کو ایصالِ ثواب کر کے راحت ضرور پہنچا سکتے ہیں، آپ سے گزارش ہے ایک مرتبہ فاتحہ پڑھ کر ان کو ایصالِ ثواب ضرور کیجیے گا۔

پاکستان میں یوم حضور فیض ملت

☆ مدینہ منورہ میں آج منگل کا دن ہے رمضان المبارک کا 16 واں روزہ ہے۔ 22 جون 2016ء جبکہ پاکستان میں آج 15 رمضان المبارک ہے۔ حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کے یوم وصال کے موقعہ پر مختلف شہروں میں ایصالِ ثواب کی تقریبات ہوئیں۔

بہاولپور سے

مدینہ منورہ میں فقیر کے بیٹے ابوعبداللہ محمد اعجاز اویسی فون پر بتایا کہ جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں مزار حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ پر ایصالِ ثواب کی تقریبات صبح نماز فجر کے بعد شروع ہوئیں بعد نماز فجر جامعہ ہذا کے طلباء نے مزار شریف پر ختم قرآن پاک و قصیدہ بردہ شریف کی سعادت حاصل کی۔ سارا دن حضرت صاحب

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین منسلکین محبین تلامذہ مزار شریف پر حاضری دیتے رہے ختم شریف کی خصوصی محفل بعد نماز عصر شروع ہوئی علماء کرام نے حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ تقریبات میں علامہ مفتی مختیار علی رضوی راولپنڈی، قاضی سید اختر حسین شاہ صاحب، علامہ محمد ارشد خامر القادری، حافظ ماجد حسین اویسی، خانوادہ اویسیہ کے صاحبزادگان کے علاوہ قاری ریاض حسین گولڑوی، مولانا غلام مجتبیٰ اویسی، قاری جاوید اقبال مہروی محترم محمد افتخار مغل و کثیر تعداد میں خدام اویسیہ نے شرکت کی بعد نماز عصر حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اویسی' صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی نے دعا کرائی۔ (محمد اعجاز اویسی)

داتا کی نگری لاہور سے

محترم حضرت قاری محمد بلال رضا محمدی سیفی اویسی نے اطلاع دی کہ آج الحمدللہ جامعہ باب رحمت میں حضور مفسر اعظم پاکستان کے عرس مبارک کی تقاریب کا اہتمام ہوا جس میں جامعہ کے طلباء وطالبات کے علاوہ سالکین ونمازی حضرات نے شرکت کی جس میں حضور فیض ملت کے ایصال ثواب کے لیے تیس قرآن پاک لاتعداد یٰسین شریف، درود پاک کلمہ شریف کا ورد ہوا اور افطار سے قبل دعا ہوئی۔

گوجرانوالہ سے

گوجرانوالہ سے مولانا دلاور حسین اویسی نے اطلاع دی کہ یوم حضور فیض ملت کے موقعہ پر ہمارے شہر کے مختلف مقامات پر ایصال ثواب کی محافل ہوئی۔

باب مدینہ کراچی سے

☆باب المدینہ کراچی میں دربار سلطانی مرکز روحانی کے مسند نشین حضرت صوفی باصفاء کمال میاں سلطانی نے تمام مریدین' خلفاء' منسلکین کو اپنے پیغام میں کہا

کہ 15/رمضان المبارک کو حضور فیض ملت محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا جائے۔

☆ڈچکوٹ فیصل آباد سے

☆ڈچکوٹ فیصل آباد سے علامہ محمد شرافت علی رضوی اویسی کی اطلاع کے مطابق آج صبح جامعہ رشد الایمان ڈچکوٹ کے طلباء نے حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کے لیے فاتحہ کا اہتمام کیا اور جامع مسجد غوثیہ رضویہ میں افطاری انتظام کیا گیا۔

ہری پور ہزارہ سے

ہری پور ہزارہ میں جامعہ اویسیہ بہاولپور کے فاضل حضرت ڈاکٹر چن مبارک سیفی اویسی صاحب نے یوم فیض ملت کے موقعہ پر محفل شریف کا اہتمام کیا۔ تقریب کے رپورٹ روزنامہ "ندائے خلق" ہری پور ہزارہ مورخہ 22 جون 2016ء کے اخبار میں شائع ہوئی۔

سرگودھا سے

سرگودھا میں دعوت ذکر کے زیر اہتمام ۱۵/رمضان المبارک منگل کو حضور فیض ملت محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لیے جامع مسجد سید حامد علی شاہ میں محفل پاک ہوئی جس میں تلاوت ونعت اور بیان ہوا آخر میں صلوٰۃ وسلام کے ساتھ بانی دعوت ذکر الحاج باباجی محمد حنیف مدنی قادری اویسی نے رقت انگیز دعا میں حضور فیض ملت کے رفع درجات کا ذکر کیا اور افطاری کے لیے لنگر کا وسیع انتظام تھا۔

آہ محترم امجد فرید صابری قوال

آج مدینہ منورہ میں ۱۷/رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ یوم بدر و یوم سیدہ ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہے' فقیر نے ختم شریف اور آج کے وظائف پڑھ کر

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محترم محمد وقار صاحب کے صفرہ افطار پر دعا کی بعد نماز مغرب پاکستانی احباب نے المناک خبر سنائی کہ محترم امجد فرید صابری (قوال) کو کراچی میں شہید کر دیا گیا اللہ ان کے درجات بلند فرمائے ..... آمین۔ حرم نبوی شریف میں بہت سارے احباب کو اشکبار پایا اور ان کے رفع درجات کے لیے فقیر نے اپنے روم میں دُعا کی اور معلوم ہوا کہ آج سماء ٹی وی میں صبح سحری ٹائم میں انہوں نے جو آخری کلام پڑھا وہ یہ ہے:

اے سبز گنبد والے آقا ﷺ منظور دُعا کرنا
جب وقت نزع آئے ' دیدار عطا کرنا

اے نورِ خدا ﷺ آ کر آنکھوں میں سما جانا
یا در پہ بلا لینا یا خواب میں آ جانا

اے پردہ نشین دل کے پردے میں رہا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا

محبوبِ الٰہی ﷺ سا نہ کوئی حسیں دیکھا
یہ شان ہے ان کی کہ سایہ بھی نہیں دیکھا

اللہ نے سائے کو چاہا نہ جدا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا

میں قبر اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا
امداد میری کرنے آ جانا میرے آقا

روشن میری تربت کو للہ ذرہ کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا

چہرے سے ضیاء پائی ان چاند ستاروں نے
اس در سے شفا پائی دُکھ درد کے ماروں نے
آتا ہے انہیں صابر ہر دکھ کو روا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا

دیکھو اس عاشقِ رسول ﷺ کی موت کی گھڑی آن پہنچی ہے اور اس نے عشق میں ڈوب کر کلام پڑھا اور شام ہونے سے پہلے ظالموں نے انہیں شہید کر دیا..... اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

عشقِ رسول ﷺ کا رشتہ سب سے معتبر رشتہ ہوتا ہے۔ آج اُس رشتے کو چوٹ پہنچی ہے، آج امن محبت اور عشقِ رسول کے وجدانی کلام پڑھنے والے ایک عاشقِ رسول کو شہید کر دیا گیا۔ عشقِ رسول ﷺ کا رشتہ رکھنے والی ہر روح زخمی ہے۔

یہ ہیں خادم الحرمین؟

گذشتہ شب خمیس ہم تقریباً 12 بجے کے بعد ہم اپنے فندق سے حرم نبوی شریف سلام کے لیے روانہ ہوئے تو کبری (پل) شارع السلام پر ٹریفک ہر طرف سے رُکی ہوئی تھی حرم میں آنے جانے والے سارے راستے بند ہیں (لوہے کی گرل والے) گیٹ نمبر 7 پر پولیس ہی پولیس ہے کسی کو اس گیٹ سے اندر جانے کی اجازت نہیں ہے ہم مسجد غمامہ سے حرم شریف گئے تو کیا دیکھا کہ حرم نبوی شریف کو پولیس نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے باب قباء، باب البجرہ، باب الرحمۃ، باب ابوبکر، باب السلام، باب البقیع، باب النساء، باب جبریل، باب بلال، باب مکہ سارے کے سارے ابواب پر فوج ہی فوج ہے مجال ہے کہ کسی کو حرم کے اندر جانے کی اجازت ہو ہم بمشکل حمام نمبر 1 کے قریب پہنچے تو کیا دیکھا باب البقیع کی طرف سے گاڑیاں ہی گاڑیاں

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں معلوم کرنے پر بتایا گیا کہ آج سعودی عرب کا بادشاہ ملک سلمان بن عبدالعزیز اپنے شاہی خاندان کے ساتھ آیا ہے۔ کیا آنا ہے کہ گاڑیوں سمیت حرم میں داخل ہوئے' باب جبریل جہاں اب بھی سیدالملائکہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نہایت باادب سر جھکائے حاضر ہوں باب البقیع جہاں انبیاء ومرسلین عاجزی وانکساری کے ساتھ حاضری دیں اس پاکیزہ حرم میں گاڑیاں لیکر آجانا کہاں کا دین ہے؟ محبوب کریم وروف ﷺ کی بارگاہ میں چند قدم چلنا ان سعودیوں کے لیے مشکل ہے کیا خادم الحرمین ایسے ہوتے ہیں؟؟ جنہیں حرم کے تقدس کا خیال نہ ہو۔ گذشتہ سال حج کے موقعہ پر منیٰ میں جمرات پر ہزاروں حجاج بیچارے انہیں سعودی شہزادوں کی وجہ سے شہید ہوئے۔

بچے عالم باعمل بنیں

ہمارے مدینہ منورہ کے میزبان محترم علامہ ابومصعب غلام شبیر المدنی اورام مصعب کی دلی خواہش ہے کہ ہمارے بیٹے محمد مصعب، محمد سعد بہترین حافظ، قاری عالم باعمل بنیں وہ اس کوشش میں شب وروز لگے ہوئے ہیں۔ آج ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ شب ہفتہ صبح سحری کے وقت دونوں بچے اپنی اسناد لیکر آئے فقیر کے استفسار پر علامہ غلام شبیر المدنی نے کہا کہ اہل مدینہ میں حفظ القرآن کی کلاسوں کے بچے رمضان المبارک میں شبینہ (یاد کردہ سپاروں کی منزل) پڑھتے ہیں اچھے تلفظ' لب ولہجہ کے ساتھ پڑھنے والے بچے کو مسجد نبوی شریف کی انتظامیہ انعام اور سند دیتی ہے۔ آج ہمارے دونوں بچوں نے پوزیشن حاصل کی ہے انہیں انعام کے ساتھ یہ اسناد ملی ہیں حضرت سیّد شوکت حسین شاہ رضوی اویسی اور فقیر نے بچوں کو شاباش دی اور ڈھیروں دُعائیں دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین عالم باعمل بنائے اور مدینہ منورہ میں ہمیشہ باادب رہیں۔

ایں دعا من وجملہ جہان آمین باد

مفتی محمد صالح اویسی رحمۃ اللہ علیہ

میرے بڑے بھائی شیخ الفقہ والمیراث مفتی محمد صالح اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ جمعرات کو ہوئی۔ آج مدینہ منورہ میں ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ کے روزہ افطاری کے لیے فقیر حضرت قبلہ سائیں سخی سید عاشق علی شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قادری جیلانی صفرہ پر حاضر ہوا ختم شریف اور آج کے وظائف پڑھ کر حضرت صاحبزادہ سید میراں شاہ جیلانی کے مِلک کر کے عرض کیا کہ آج میرے بڑے بھائی کا یوم شہادت ہے ان کے ایصال ثواب کے لیے دُعا فرمائیں۔ اس طرح فقیر نے اپنے بڑے بھائی کے ایصالِ ثواب کا اہتمام عین گنبد خضریٰ شریف کے سامنے کیا۔

ہوا ایسا کہ

آج مدینہ منورہ میں ۲۲ ویں روزے (رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ) افطاری کے وقت ٹھنڈا پانی اور جوس وغیرہ کا استعمال فقیر کے لیے کھانسی کا سبب بنا معاملہ باایں جا رسید کہ ۲۴ رمضان المبارک عند الصلوٰۃ عشاء سانس لینے میں سخت دشواری ہونے لگی اللہ بھلا کرے محمد رفیق خان کا کہ انہوں نے ادرک اور سونف کی چائے بنا دی پینے کے باوجود تکلیف میں کوئی خاص فرق نہ پڑا حضرت سید محمد حسن شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ میں باادب رکھے انہوں نے ہمت کی فقیر کو مستشفیٰ الانصار (ہسپتال) لے گئے وہاں آکسیجن لگنے سے سینے کی جکڑن میں کچھ افاقہ تو ہوا دوائی لیکر واپس اپنے فندق آگئے۔ صبح سحری کے بعد پھر سے سانس لینے دشواری ہونے لگی پھر ہسپتال میں جا کر آکسیجن لگوایا آرام ہوا۔ اللہ تعالیٰ سب کی خیر سب کا بھلا کرے یارسول اللہ ﷺ آپ کے چاہنے والوں کی خیر۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل مدینہ کو بتقاضائے بشریت اگر کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اس پر صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں اور حرف شکوہ زبان پر نہیں آنے دیتے تو ایسے اہل مدینہ کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص مدینہ منورہ کی سختیوں اور مصیبتوں پر صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑے گا قیامت کے روز میں اس شخص کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔ (صحیح مسلم)

سانس کی بیماری کے علاج کے لیے چند چیزیں پڑھنے کو جو نذرِ قارئین ہیں:

سانس کی بیماری اور اس کی علامات

سانس کی بیماری جسے طبی زبان میں ایستھما کہا جاتا ہے، بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ یہ ایک دائمی پھیپھڑوں کی بیماری ہے۔ جب آپ سانس لینے میں دشواری محسوس کریں، سانس لینے کے دوران کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنیں، سینے کی جکڑن اور کھانسی کا اکثر و بیشتر سامنا کریں تو ممکن ہے کہ آپ اس مرض کا شکار ہوں۔ یہ مرض عام طور پر الرجک ردِعمل یا دیگر امراض کے باعث زیادہ حساس ہونے کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ سانس کا مرض موروثی اور پھیپھڑوں کی دو بڑی سانس کی نالیاں جو سانس لینے میں مددگار ہوتی ہیں ان میں سوزش کی وجہ سے ہوتا ہے۔

علامات

☆.....وقفے وقفے سے کھانسی آنا۔ خاص طور سے رات کو سونے کے لیے لیٹتے ہی کھانسی کا شروع ہو جانا۔

☆.....سانس لینے میں تکلیف ایستھیما کی ایک بنیادی علامت ہے۔

☆.....تھوڑی سی حرکت کرنے سے سانس پھول جانا اور بحال ہونے میں

کافی وقت لگنا بھی اسی مرض کی علامت ہے۔

☆.....سینے پر بھاری پن یا سختی محسوس ہونا۔

☆.....سانس لینے یا سانس باہر نکالتے وقت سیٹی یا سرسراہٹ محسوس ہونا۔

☆.....سونے میں دشواری اور سوتے ناک بند ہو جانا یا سانس صحیح طرح نہ لے پانے کی وجہ سے بار بار آنکھ کھلنا۔

بچاؤ کے طریقے

☆.....اپنے تکیے بستر وغیرہ کو بیکٹیریا اور جراثیم سے بچانے کے لیے انہیں باقاعدگی سے دھوئیں۔

☆.....پالتو جانوروں کو بستر اور فرنیچر وغیرہ سے دور رکھیں۔

☆.....کوشش کریں بیڈروم میں قالین نہ بچھائیں۔

☆.....سگریٹ نوشی سے گریز کریں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھیں جو سگریٹ نوشی کر رہے ہوں۔

☆.....گھر کی صفائی وغیرہ میں زیادہ تیز کیمیکل یا بلیچ وغیرہ نہ استعمال کریں۔

☆.....پریشانیوں اور ذہنی تناؤ سے جتنا ممکن ہو دور رہیں۔ یہ سانس کے مرض کی ایک بڑی وجہ بن سکتے ہیں۔

گھریلو ٹوٹکوں سے علاج

☆.....انجیر بلغم خارج کرنے میں مدد دیتی ہے۔ کھانسی اور دمہ میں اسکے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

☆.....چھوہارہ اور ادرک، پان میں تھوڑا تھوڑا رکھ کر کھانے سے بلغمی کھانسی اور دمے میں افاقہ ہوتا ہے۔ ایک وقت میں پانچ سے زیادہ چھوہارے اور ادرک کے

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ٹکڑے نہ کھائیں۔

☆.....نصف رتی سونف کو منہ میں رکھ کر چبائیں اور اسکے رس کو اندر نگلتے رہیں یہ کھانسی اور دمہ کیلئے مفید ہے۔

☆.....پسی کالی مرچ، شہد کے ساتھ ملا کر چاٹنے سے کھانسی، سینے کا درد دور کرنے اور پھیپھڑوں سے بلغم جلد خارج کرنے میں مدد ملتی ہے۔ البتہ گردے کے درد میں مبتلا افراد اس سے پرہیز کریں۔

الائچی خورد، دمہ اور کھانسی میں مفید ہے

☆.....لہسن پھیپھڑوں کی سل، کھانسی، دمے اور کالی کھانسی میں فائدہ دیتا ہے۔

☆.....بچوں میں سانس کی بیماری کیلئے گرم دودھ میں ہلدی، نمک اور گڑ ڈال کر پلانے سے بچوں کو سردی، کھانسی اور سانس لیتے وقت ہونے والی تکلیف میں افاقہ ہوتا ہے۔

☆.....دو کھجور کا گودا، آدھا چمچ ملٹھی پاؤڈر، آدھا چمچ قصوری میتھی، ڈیڑھ کپ پانی میں ڈال کر خوب جوش دیں۔ ایک کپ رہ جائے تو نہار منہ صبح، دوپہر، شام دو چمچ لیں۔

☆.....پیاز کا رس ایک پاؤ، شہد ایک پاؤ، سوڈا بائیکارب (کھانے والا) پانچ تولہ، تینوں کو ملا کر رکھ لیں۔ صبح و شام ایک ایک چمچ استعمال کریں فائدہ ہوگا، لاثانی نسخہ ہے۔

☆.....شہد دودھ یا پانی میں شامل کر کے پیا جا سکتا ہے۔ یہ جمع شدہ بلغم کو تحلیل کر کے سانس کی نالیوں سے خارج کرنے میں مدد دیتا ہے۔

پھیپھڑوں کو صحت مند رکھنے کے 10 طریقے

ہم سال میں ساٹھ لاکھ سے زائد مرتبہ سانس لیتے ہیں۔ ہر سانس ہمیں آکسیجن فراہم کرتا ہے جو ہمارے جسم میں موجود خلیات کو زندہ رکھتی ہے۔ پھیپھڑوں کے لئے کیا چیزیں نقصان دہ ہیں، یہ جاننے کے بعد ہم ان سے احتیاط کرنے کیساتھ ان باتوں کو بھی اپنا سکتے ہیں جو ہمارے پھیپھڑوں کے لئے فائدہ مند ہیں۔

۱).....سگریٹ نوشی ترک کریں

اپنے پھیپھڑوں کی حفاظت کرنے کے لئے سگریٹ نوشی ترک کریں۔ پھیپھڑوں کے کینسر کی سب سے بڑی وجہ سگریٹ نوشی ہے۔ سگریٹ پینے والوں کو کینسر کا بیس گنا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔

۲).....سگریٹ نوشی کرنے والے سے بھی دور رہیں۔

اگر آپ سگریٹ نہیں بھی پیتے تو ایسے ماحول سے بچیں جہاں سگریٹ نوشی کی جاتی ہے۔ سگریٹ نہ پینے والے لوگوں پر بھی سگریٹ کا دھواں اسی طرح اثر کرتا ہے جس طرح سگریٹ پینے والوں پر۔ سگریٹ سے نکلنے والے دھوئیں میں ایسے کیمیکل ہوتے ہیں جو کپڑوں، بالوں، قالین اور در و دیوار میں بس جاتے ہیں۔ لہٰذا خاص طور پر بچوں کو ان جگہوں سے دور رکھنا چاہیے۔

۳).....ہوائی آلودگی سے بچیں

گھر سے باہر نکل کر آلودگی سے بچنا ناممکن ہے۔ لیکن پھر بھی جتنا ہو سکے احتیاط کریں۔ زیادہ ٹریفک والی جگہوں پر یا اگر آپ ایسی فیکٹری میں کام کرتے ہیں جہاں کام میں گرد و غبار اور زہریلی گیسوں کا اخراج ہوتا ہے تو منہ پر ماسک پہنیں اور ہاتھوں کو دستانوں سے ڈھکیں۔ اس کے علاوہ گلاس فائبر کے ذرات بھی پھیپھڑوں میں جا کر زخم پیدا کر سکتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ماسک کا استعمال کیا جائے۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴).....گہری سانس لیں

سانس کے ذریعے آکسیجن تمام جسم میں جاتی ہے۔ جتنا گہرا سانس لیں گے اتنی ہی زیادہ مقدار میں آکسیجن آپ کے جسم میں داخل ہوگی جو کہ پھیپھڑوں کو فائدہ دے گی۔

۵).....غذا میں تبدیلی لائیں

تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ایسی غذا جس میں پھل اور مچھلی شامل ہوں وہ پھیپھڑوں کے لئے بہترین ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جو اسھما کے مریض ہیں، پتوں والی سبزیاں جیسے بند گوبھی اور پھول گوبھی پھیپھڑوں کے کینسر سے بچاتی ہیں۔

۶).....ناک سے سانس لیں

ناک میں موجود بال ہوا کو صاف کر کے پھیپھڑوں میں جانے دیتے ہیں اور باریک سے باریک مضر ذرات پھیپھڑوں میں جانے سے روک لیتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ منہ کے بجائے ناک سے سانس لیا جائے۔

۷).....ناک کو صاف رکھیں

بیماری، الرجی اور دوسری وجوہات کی بنا پر اکثر ناک بند ہو جاتی ہے۔ ناک بند ہونے کا مطلب ہے کہ آپ سو فیصد جراثیم اور آلودگی منہ کے ذریعے سانس لے کر اپنے پھیپھڑوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ناک کو صاف رکھیں اور ایسے اقدامات کریں جس سے ناک کھلی رہے۔ اسی طرح ناک کی خشکی بھی ناک کے بالوں کی کارکردگی کو متاثر کرتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ ناک کو نم رکھا جائے۔ دن میں پانچ بار وضو ناک کو صاف رکھنے کا بہترین طریقہ ہے۔

۸).....پانی کثرت سے استعمال کریں

زیادہ مقدار میں پانی پینا پھیپھڑوں کے لئے بہت مفید ہے کیونکہ پھیپھڑوں کی اندرونی سطح وافر مقدار میں پانی پینے کی وجہ سے پتلی رہتی ہے جس سے پھیپھڑوں کی کارکردگی بہتر رہتی ہے۔

۹).....پودے لگائیں

گھر میں اور گھر سے باہر زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں تاکہ گھر میں موجود کاربن ڈائی آکسائڈ آکسیجن میں تبدیل ہو جائے۔ ہوا کو صاف کرنے کے لئے برقی آلات لگائیں جس سے گھر میں موجود دھواں، گرد و غبار باہر جا سکے۔

۱۰).....خوب مسکرائیں

خوش اخلاقی مسکراہٹ سے بھی جسم میں وافر مقدار میں آکسیجن داخل ہوتی ہے۔ مسکرانے اور خوش رہنے سے جسم کی مجموعی صحت بھی درست رہتی ہے۔ اس لیے ہر ایک سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں اچھے دوستوں کی محفل بیٹھیں بری محفل سے بچیں۔

رمضان المبارک کا ۲۶واں روزہ

رمضان المبارک کا ۲۶واں روزہ مسجد نبوی شریف کے باب بلال اور باب مکہ کے درمیان عین گنبد خضریٰ شریف کے سامنے افطار کیا۔ محترم محمد شاہد (کامونکی) نے میرے والد گرامی حضور فیض ملت محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لیے دودھ کی سبیل کا اہتمام کیا ہوا ہے۔ فقیر نے ختم شریف پڑھا حضرت سید سبطین شاہ (پشاور) نے رقت آمیز دعا فرمائی۔

۲۷ویں شب رمضان المبارک مدینہ منورہ میں

آج ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ کی شب ہے ہمارے فندق میں آج تکمیل

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن پاک کی تقریب ہے۔ حافظ محمد سعید صاحب نے ۳۰واں پارے کی جو منزل باقی ہے وہ تراویح میں مکمل فرمائی حضرت علامہ ابو مصعب غلام شبیر المدنی نے تقریب کا اہتمام بہت ہی عمدہ شاندار کر رکھا ہے۔ جماعت کی فراغت کے بعد حضرت قاری محمد صدیق نقشبندی (مکہ مکرمہ) نے ختم شریف مع درود تاج شریف پڑھا حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی نے جامع دُعا کرائی لنگر شریف کے لیے سفرہ بچھایا گیا ماشاء اللہ انواع واقسام کی مدنی جنتی نعمتیں سجائی گئیں فقیر سمیت شرکاء تقریب نے محترم علامہ غلام شبیر المدنی عزیزِ مکرم محمد یٰسین صاحبان کے حق میں بہت دعائیں کیں۔ مدینہ طیبہ میں ۲۷ ویں شب رمضان المبارک میں تکمیل قرآن پاک کی تقریب لطف آ گیا۔

فراغت کے بعد قاری محمد صدیق صاحب کی ہمراہی میں فقیر اور الحاج محمد احمد قادری (کاروان اسلامی) امیر طیبہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں درخواستیں لیکر حاضر ہوئے کیا کرم ہوا یہ کریموں اور فقیروں کا معاملہ ہے۔ ہم دامنِ مراد بچھائے کھڑے تھے کہ ایک کونے میں حضرت سید محمد مظفر شاہ (باب المدینہ) بھی چشم تر کے ساتھ چوکھٹ اقدس کو پکڑ کر عرضیاں پیش کرتے نظر آئے دعا والتجاء کے بعد ان سے مصافحہ کیا تو بہت ہی خوش ہوئے۔

آہ صد آہ

آج ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ / ۲ جولائی 2016ء آخر کار اس بار حاضری کی روانگی کی گھڑیاں قریب آنے لگیں گنتی دِنوں کی بجائے گھنٹوں میں سمٹ گئی آج بار بار یہی خیال ستا رہا تھا کہ کل رات فقیر یہاں حاضری نہ دے پائے گا اور آج فقیر کی خواہش تھی کی یہ رات اتنی لمبی ہو جائے کہ اس کی کبھی صبح نہ ہو۔ ہفتہ کی سحری ہم نے عین گنبد خضریٰ شریف کے عقب گیٹ نمبر 39 محترم حضرت پیر صاحب سرکار جی (راولپنڈی) کے ہاں کی جہاں کافی علماء ومشائخ کرام سے ملاقات ہوئی۔ اذان تہجد

کے ہوتے ہی فقیر سلام پیش کرنے مواجہہ اقدس پر حاضر ہوا تو آنکھیں برس پڑیں اپنی بے بسی حامی بیکساں شافع مجرماں ﷺ کی بارگاہ میں پیش کی الوادعی سلام عرض کیا اور بھیگی آنکھوں کے ساتھ آئندہ حاضری کی التجاء کی۔ عشاق جب آقا کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو شدتِ جذبات سے رونے لگتے ہیں اور جب بچھڑنے کا لمحہ آتا ہے تو ہجر وفراق کے کرب کے تصور سے پھر رونے لگتے ہیں کون جانے یہاں سے جانے کے بعد پھر آنا نصیب ہو یا نہ ہو۔ کسے معلوم باہر موت انتظار میں کھڑی ہو اور کسے معلوم کہ اگلی مرتبہ بلاوہ آنے میں کتنے دِن بیت جائیں۔

فقیر اپنے فندق جاتے ہوئے گنبد خضریٰ شریف کو حسرت بھر نگاہوں سے تکتے تکتے عرض گذار ہوا.....ان شاء اللہ تعالیٰ۔

زندگی نے نبھایا ساتھ اگر میرے بدل گئے حالات اگر
اے گنبد خضریٰ وعدہ رہا تیری سج دھج دیکھنے آئیں گے

صُبح فجر کے بعد اپنے فندق میں جا کر سامان وغیرہ پیک کیا اور محترم ذوالفقار قادری نے مطار (ائیر پورٹ) مدینہ منورہ پہنچایا یہاں حضرت خواجہ فقیر محمد باروی رحمۃ اللہ علیہ (ضلع لیہ) کے بڑے شہزادے حضرت خواجہ احمد حسن باروی مدظلہٗ اپنے قافلہ سمیت مدینہ پاک کی جدائی میں آنسو بہاتے نظر آئے ان کے ساتھ بیٹھ کر اپنا غم کچھ ہلکا کیا۔ وقت مقررہ (12 بجے دن) پی آئی اے کے جہاز نے ملتان شریف کے لیے پرواز شروع کی چار گھنٹے محو پرواز رہتے ہوئے ہم شام چھ بجے ملتان کے انٹرنیشنل ائیر پورٹ پر اترے حصول سامان کے بعد باہر آئے تو حضرت حافظ محمد فیاض اویسی کے چک 23 سے ان کے احباب اور محترم غلام محبوب احمد اور فقیر زادے محمد ایاز مدنی، محمد صالح اویسی (سانول) محترم افتخار ملک اویسی ہمارے منتظر ہیں۔ ہمارا قافلہ رات ۹ بجے بہاولپور پہنچا تو حضرات والدین کریمین کے مزارات (جامعہ اویسیہ رضویہ) پر

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاضر ہو کر ان کی قدم بوسی کی اور دُعاؤں کے ساتھ یہ مبارک سفر اختتام پذیر ہوا۔

اب صورتِ حال کچھ اس طرح ہے

مدینہ یاد آتا ہے' مدینہ یاد آتا ہے

مدینہ یاد آتا ہے ' مدینہ یاد آتا ہے
مدینہ یاد آتا ہے ' مدینہ یاد آتا ہے
مجھے فرقت میں رہ رہ کر' مدینہ یاد آتا ہے
وہ جالی یاد آتی ہے' وہ روضہ یاد آتا ہے
کھڑا ہوتا جہاں جا کے سلام شوق کو لیکر
وہ موقعہ یاد آتا ہے' وہ حجرہ یاد آتا ہے
درِ اقدس پہ حاضر ہوں' نگاہوں میں ہے وہ میری
وہ منظر یاد آتا ہے' وہ نقشہ یاد آتا ہے
کبھی عشق نبی ﷺ میں آنسوؤں سے تربتر ہونا
وہ رونا یاد آتا ہے' وہ لمحہ یاد آتا ہے
وہ جنت کی کیاری میں مناجاتِ خدا کرنا
وہ رحمت یاد آتی ہے' وہ جذبہ یاد آتا ہے
کبھی صفا میں جا کر خدا کی یاد میں رہنا
وہ مجلس یاد آتی ہے' وہ گوشہ یاد آتا ہے
کبھی صحن حرم میں بیٹھ کر محو حرم ہونا
وہ منبر یاد آتا ہے' وہ قبلہ یاد آتا ہے
گزرتی زندگی میری مدینے کی فضاؤں میں
وہ وادی یاد آتی ہے' وہ صحرا یاد آتا ہے

الٰہی اب تو پہنچا دے وہیں پہ اپنے فضل کو بھی
کہ طیبہ یاد آتا ہے ' مدینہ یاد آتا ہے

درِ اقدس پہ حالِ دل سنانا یاد آتا ہے

درِ اقدس پہ حالِ دل ' سنانا یاد آتا ہے
مدینہ یاد آتا ہے ' مدینہ یاد آتا ہے
مدینہ میں جو گزرا وہ زمانہ یاد آتا ہے
مدینہ یاد آتا ہے ' مدینہ یاد آتا ہے
خدا کے نور کے جلوے جو دیکھے میں نے طیبہ میں
مجھے رہ رہ کے وہ منظر' سہانا یاد آتا ہے
مدینہ یاد آتا ہے ' مدینہ یاد آتا ہے
ادب سے بیٹھ کر اُس گنبدِ خضریٰ کے سائے میں
نبی (ﷺ) کی یاد میں آنسو بہانا یاد آتا ہے
مدینہ یاد آتا ہے ' مدینہ یاد آتا ہے
رسول اللہ ﷺ کے دربار میں شوق و محبت سے
وہ میرا روز و شب کا آنا جانا یاد آتا ہے
مدینہ یاد آتا ہے مدینہ یاد آتا ہے
مزارِ فاطمہ پر کربلا والوں کی یاد آئی
مدینے والے آقا کا ' گھرانا یاد آتا ہے
مدینہ یاد آتا ہے ' مدینہ یاد آتا ہے

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمرہ قدم بہ قدم فوٹو بازی کے ساتھ

اس تحریر کو ضرور پڑھیں

آج کل ہمارے مسلمان بھائیوں کی عمرہ کی تیاری۔

عمرہ پر آنے سے پہلے عمرہ کی تیاری کم اور.....کیمرہ، موبائل اچھے والا، میموری کارڈ دو عدد یو ایس بی چار جر ایک عدد ایکسٹرا بیٹری، احرام باندھا، ٹک سیلفی جلدی سے ایڈٹ کر کے اپلوڈ کر دوں (بس تیاری نکلنے والے ہیں دُعا کی درخواست) کار، بس میں بیٹھ گئے ٹک سیلفی (ان شاء اللہ آدھے گھنٹے بعد ایئر پورٹ پر پہنچ جائیں گے) ایئر پورٹ پر پہنچنے کے بعد ٹک سیلفی (جسٹ ریچ ایئر پورٹ) بوڈنگ کارڈ مل گیا یہ بس ویٹنگ روم میں بیٹھے ہیں اب باری آئی جہاز کے اندر سیلفی لینے کی آخری سی لفی ٹک بس 5 منٹ تک نکلنے والے ہیں والے ہیں دُعا کی درخواست۔

جدہ ائر پورٹ اُترتے وقت ٹک سیلفی او یار انٹرنیٹ نہیں ہے کیسے اپلوڈ کروں اندر جا کر دیکھتا ہوں شاید کوئی اوپن وائی فائی مل جائے اور قسمت نے ساتھ دیا وائی فائی مل گیا پکچر اپلوڈ و سٹیٹس (جدہ ائیر پورٹ پر پہنچ گئے ہیں آپ کی دُعاؤں سے) اب مرحلہ شروع ہوتا ہے ائیر پورٹ سے حرم تک کا سفر بس میں بیٹھ گئے اب راستے میں سیلفی وقتاً فوقتاً لی جا رہی ہیں لیکن پیٹ میں بھی شدید درد ہے کیونکہ انٹرنیٹ دستیاب نہیں اوہ بیٹری لو واب چارج کہاں سے کروں دوسری بیٹری تو بیگ میں ہے اب کیا کروں بس والے ڈرائیور بھائی گاڑی میں چارجر ہے؟ جی ہے، ذرا لگا دیں موبائل چارجنگ پر لگ گیا اور بھائی کو ایک گھنٹہ سکون کی نیند کرنے کا موقع مل گیا جیسے ہی مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے بس کے مائیک پر اعلان کیا گیا دس منٹ تک حرم پہنچنے والے ہیں آنکھ کھلی اوہ میرا موبائیل ڈرائیور بھائی موبائل چارج ہو گیا؟ جی ہو گیا۔

دل میں اللہ کا شکر ادا کیا ورنہ حرم میں تصاویر کیسے بناتا اتنے میں آواز آئی اتریں جی مکہ شریف آ گیا ایک جگہ سب گروپ میں اکھٹے ہو جائیں اُترتے وقت کسی بھائی سے سوال بھائی سم کہاں سے ملے گی؟ وہ سامنے دوکان ہے عمرہ کر لیں اس کے بعد لے لیجئے گا بھائی وہ سامنے ہی تو ہے ایک منٹ میں مل جائے گی میں لے آؤں؟ نہیں بھائی لائن میں کھڑا ہونا ہو گا اتنی آسانی سے نہیں ملے گی پہلے عمرہ کر لیں اس کے بعد لے لینا اچھا ٹھیک ہے اب وقت آیا کعبہ کی طرف پیدل روانگی جونہی کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت دل میں دو قسم کے وسواس پائے جا رہے ہیں ایک اللہ کا ڈر دوسرا انٹرنیٹ نہ ہونے کا دیکھا پہلی نظر کعبہ پر پڑی وہیں آنسو نکل آئے اور سجدہ ریز ہو گئے لیکن دماغ میں انٹرنیٹ سوار ہے ابھی تک سجدے سے اٹھے تھوڑا آگے بڑھے موبائل نکالا ٹک سیلفی سیلفی سیلفی ایک طرف سے آواز آئی سب اکھٹے ہو جائیں عمرہ کے لئے ایک دوسرے کا ہاتھ لازمی پکڑیں گم نہ جائیں عمرہ کرتے وقت ہر کعبہ کے گرد طواف کے ساتھ پھیروں کے درمیان بیس عدد سیلفیاں بنا ہی لیں جن پھیر صفا مروہ کے طواف پر دس سے بارہ سیلفیاں لے لیں عمرہ کے درمیان دماغ میں صرف ایک ہی جنون سوار تھا کہیں سے انٹرنیٹ مل جائے عمرہ کی ادائیگی کے بعد اتنی تھکن ہو گئی کہ آخری سیلفی کے ساتھ ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئے جاتے ہی پہلے ہوٹل میں وائی فائی چیک کیا لیکن نہیں ملا پھر ناامید ہو کر موبائل چارجنگ پر لگا کر سو گئے عصر کے وقت نماز کے لئے اٹھا نماز پڑھنے کے لئے حرم کی طرف پیدل روانہ ہو پڑے راستے میں مسلسل اوپن وائی فائی سرچ کرتا رہا لیکن کہیں نہیں ملا نماز پڑھنے سے پہلے سم لینے فرجائیز پر پہنچ گیا ایک لمبی لائن میں کھڑا ہو گیا ابھی آگے دس بندے کھڑے تھے کہ نماز کے لیے اذان ہو گئی اور فرانچایز بند ہو گئی۔ خیر دو دن کی مسلسل کوشش کے بعد اللہ کا شکر ہے کہ سم حاصل کی اور انٹرنیٹ چل پڑا جسم میں جیسے جان آ گئی ہو سفر عمرہ کی ساری تھکن دور ہو گئی اب شروع

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہواوقت فیس بک کھولی ایک دو تین چار مکمل البم ہی اپلوڈ کر دی کمنٹ آئے دس کمنٹ 20 لائیک 40 کمنٹ 100 لائیک جی جی آپ کے لئے بھی دُعا کی نام لے کر جی بھائی آپ کے لئے بھی تمام کمنٹ کے ریپلائی اب تو میسج پر میسج آ رہے ہیں ان کو بھی وٹس اپ پر تصاویر خصوصی سینڈ کی ان کو؟؟؟ سمجھ تو گئے ہو نگے ؟؟؟ ان کو کن کو جن کو سفر میں دعاؤں کے لیئے کہا جا رہا تھا اب فیس بک سٹیٹس میں ان سب کے لیئے سیلفی کے ساتھ ساتھ خصوصی دعائیں کی جا رہی ہیں آب زم زم پینا ہو یا نماز پڑھنی ہو کوئی بلی نظر آئے حرم میں یا کوئی بزرگ رو کر دعا مانگ رہا ہو یا مکہ کا کلاک ٹاور ہو ہر جگہ کی تصویر لینی ضروری ہے اور ساتھ ساتھ فیس بک پر اپلوڈ کرنی بھی کرنی ہے عمرہ کے ایام اسی فوٹو بازی سیلفی اور فیس بک کی کشمکش میں گزرے عبادت بہت ہی کم ہوئی.....

کہیں تیرے اعمال تجھے برباد نہ کر دیں

اب کل سفر شروع ہو گا مدینے کی طرف جس کا آج ہی سٹیٹس ڈال دیا ہے

آج ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ پیر شریف بوقت افطار مدینہ منورہ میں میں دھماکہ کی خبریں مل رہی ہیں ؟؟؟ طبیعت میں شدید بے چینی ہے مدینہ منورہ کا امن کائنات کے امن کی ضمانت ہے اس مبارک شہر کیساتھ ہر صاحب ایمان کے دل وجان وابستہ ہیں اس شہر کی حفاظت کے لیے ہمارا سب کچھ قربان ہے۔

خودکش دھماکے ایک نظریاتی جنگ

(تحریر)

علامہ اشفاق مدنی

ابن عبدالوہاب نجدی اور ان کے پیروکار علماء نے آج تک روضۂ رسول بالخصوص گنبدِ خضراء کے خلاف ہرزہ سرائی کو اپنا مشن بنائے رکھا تو جو قوم اپنے علماء سے 100 سال سے روضہ رسول کے خلاف گفتگو سن رہی ہو ان سے اس مبارک مقام پر خودکش حملہ کرنا کوئی اچھنبے کی بات نہیں۔

فضول باتیں نہ کرو کہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہی گروہ تو پوری دُنیا میں اپنے آپ کو اسلام کا ٹھیکیدار سمجھتا ہے پر امن عاشقانِ رسول کو بدعتی و مشرک قرار دے کر ان کو مباح الدم جانتا ہے۔

ان کے مولوی لوگوں کی ویڈیوز آج بھی یوٹیوب پر موجود ہیں جنہوں نے بڑی بیباکی سے یہ فتویٰ لگایا کہ گنبدِ خضراء کا بنانا حرام و ناجائز ہے اور اس کی تائید میں پاک و ہند کے مسلک دیوبند کے بڑے علماء نے بھی بیانات داغ دیئے۔

اب ٹھنڈے دماغ سے سوچیں جب عشق و محبت کو یہ لوگ شرک سے تعبیر کریں گے تو کیا دہشت گرد اس عشق و محبت پر حملہ کرنے کو ثواب نہ سمجھیں گے۔

جی ہاں وہ ثواب سمجھیں گے اور وہ اسی ثواب کو پانے کی غرض سے اپنے چیتھڑے اُڑا دیتے ہیں۔

عراق و شام کے مزارات کو بم سے اُڑانے اور پاکستان میں موجود اولیاء کرام کی قبور کے احاطے میں ہونے والے خودکش دھماکے اسی تکفیری سوچ کی بنیاد پر ہوئے ہیں اور آج مدینہ منورہ کی پُرامن معطر و منور فضا کو بھی اسی سوچ نے آلودہ کرنے کی

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ناکام کوشش کی ہے۔

آج ان کے نمائندے نے جنت البقیع کے پاس خود کو دھماکے سے اُڑا دیا شاید وہ روضہ مبارکہ کی جانب جانا چاہتا تھا کہ جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ جل جلالہ نے لے رکھا ہے اور بد بخت وہاں پہنچنے سے پہلے ہی واصل جہنم ہو گیا اور تاریخ کے اوراق پلٹو تو معلوم چلے گا پہلے اس کے آقاؤں نے جنت البقیع میں بلڈوزر چلا کر دہشت گردی کی تھی یاد رہے اگر امن چاہتے ہیں اور مزید ایسی کاروائیوں کے سامنے بند باندھنا چاہتے ہو تو شرک و کفر کے فتوے دینے والے ابن عبدالوہاب کے پیروکاروں کی زبان بندی کا اہتمام کرو دہشت گردوں کے ساتھ ساتھ ایسے مولویوں کو بھی پابند سلاسل کرو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کو کفر و شرک سے تعبیر کرتے ہیں تو خود بخود امن ہو جائے گا کہ ان دہشت گردوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ مسئلے کا حل نہیں حقیقت کو جان کر اس کا علاج جب تک نہ کیا گیا تو یہ مسئلہ کبھی حل ہونے والا نہیں لہٰذا مسلم ممالک کے حکمرانوں کو سنجیدگی کے ساتھ دہشت گرد سوچ کے سدباب کے لیے علماء سو پر کڑی نظر رکھنی ہو گئی اور ان کو مختلف ممالک میں بڑی مذہبی مسندوں سے ہٹانا ہو گا جب تک آنے والی نسل کو عشق و محبت اور عزت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے روشناس نہ کروایا گیا اس وقت تک اُمت مسلمہ عظمت رفتہ سے محروم رہے گی۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پنجاب پاکستان

۵ شوال المکرم ۱۴۳۷ھ / 10-7-2016

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari